

از: مس راجپوت

ایکے لڑکے خوابے سے



<https://primeurdunovels.com/>

ایک لڑکی خواب سی

مسس راجپوت

مکمل ناول

الارم کی آواز پورے روم میں گونج رہی تھی.. اور محترمہ تکیہ میں منہ چھپائے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھیں لیکن الارم کا ساؤنڈ اب ایسل کی نیند میں خلل پیدا کر رہا تھا... اففففف اففففف یہ صبح اتنی جلدی کیوں ہو جاتی ہے الارم کو اوف کرتے ہوئے ایسل نے ناک چڑیا کر کہا اور پھر سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا....

اونو میں کیسے بھول گئی آج تو مجھے بریک فاسٹ پر جانا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور باتھ روم میں بند ہو گئی..

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی الارم سے پہلے ہی جاگ گیا تھا اور اب وہ شاور لے کر نکلا تھا.. ایک ہاتھ سے ٹوول سے بال ڈرائے کر رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پر ریسٹورنٹ کی لوکیشن سیند کر رہا تھا.. لوکیشن سیند کرنے کے بعد اس نے موبائل کو بیڈ پر اچھال دیا...!

بلو اور وائٹ کلر کی لونگ کرتی پہنے بالوں کو پونی ٹیل میں کید کیے وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی---

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ریسٹورنٹ ہوٹل سے تھوڑی دور ہی تھا اس لیے وہ پیدل ہی جا رہی تھی ہوا کی اسپید سے وہ چل کم بھاگ زیادہ رہی تھی اچانک اس کا فون بجا وہ جانتی تھی کہ فون کس کا ہو گا۔ ہیلو ایسل جلدی اجاویا تم کہا رہ گئی ہو کبھی ٹائم پر نہیں آنا ہمیں تمہیں چھوڑ کر آنا ہی نہیں چاہیے تھا اب تو ہیرو صاحب بھی پہنچنے والے ہو گے اور تم ہو کے پتا نہیں کہا ہو نمل اور ابیرہ نون اسٹوپ ایسل کو سنانا شروع ہو گئی تھیں اووہ پلیرز بریک لو۔

ہاں میں پہنچ گیا ہوں بس کار پارک کر رہا ہوں ارے میرے پیارے دوستوں یہ میری پہلی ملاقات اور آخری ملاقات ہے آج میں اس کو بتا دوں گا کہ یہ صرف ٹاہم پاس تھا اب وہ بات کرتے ہوئے ریسٹورنٹ کے گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا بلو شرٹ اور وائٹ پینٹ جیل سے سیٹ کیئے گئے بال وہ ایک شاندار پرسنلیٹی رکھتا تھا۔ ہاہا میں نے نہیں کہا تھا اس سے کہ مجھ سے محبت کرے اس لیے میں تو غلط نہیں ہو۔۔ جواب میں فون پر کچھ ایسا کہا گیا کہ اس نے ایک جاندار قہقہہ لگایا تبھی کسی سے زبردست تصادم ہوا۔۔ وہ جو نمل اور ابیرا سے فون پر لڑھکتی ہوئی ارہی تھی ٹکرانے پر سامنے والے شخص کو اگنور کر کے چلی گئی جبکہ وہ ایسل کو گھور کر رہ گیا کیونکہ وہ تو منٹوں میں آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی نہ کوئی سوری نہ کچھ اجیب ہے پھر وہ کال کٹ کر کے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

نمل اور ابیرا ایسل کو گھور رہی تھیں دیکھو اب آگئی ہو پلزا اب دوبارہ شروع مت ہو جانا یہاں ہم لڑنے نہیں بلکہ زینب کی پسند دیکھنے آئے ہیں۔۔ وہ تینوں زینب کی پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھیں تھیں آج زینب جسے پسند کرتی تھی اس سے پہلی بار ملنے آئی تھی اور وہ تینوں اس کے پیچھے لگ کر آئیں تھیں

ان کا ارادہ صرف اسے دیکھنے کا تھا کہ آخر ہے کون جس کی محبت میں ان کی اصول پسند دوست گرفتار ہے۔

وہ زینب کے سامنے بیٹھا آرڈر کرنے میں مصروف تھا اور وہ تینوں دوسری ٹیبل سے اسے دیکھنے میں مصروف تھیں اس کی کلائی پر بندھی گھڑی سے لے کر جوتوں تک کا معائنہ کر چکی تھیں لیکن چہرا اب تک نہیں دیکھا تھا کیونکہ اس نے ماسک لگایا ہوا تھا۔۔۔ پتچ یار یہ ماسک کب ہٹائے گا امیرا بیزاریت سے بولی صبر کرو اوڈر آنے دو کھانے کے لیے تو ہٹائے گا نابس پھر ہم چہرا بھی دیکھ لینگے۔۔۔

آج ہماری پہلی ملاقات ہے اس طرح باہر ورنہ تو ہم صرف یونی میں ہی ملتے تھے اور سبجیکٹ الگ ہونے کی وجہ سے بہت کم ہی ملاقات ہوتی تھی لیکن پھر بھی آپ سے اتنی انسیت ہو گئی کہ اب لگتا ہے کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ ہوں میں چاہتی ہوں کہ اب آپ میرے گھر رشتہ بھجیں اور پھر ہم ایک حلال رشتہ میں بندھ جائیں زینب اپنی بات کہہ کر جواب کی منتظر ہوئی۔۔۔ خاموشی طویل ہوئی اور پھر اچانک ہی اس کا قہقہہ بلند ہوا کیا کہا تم نے اووہ پلز اب یہ مت کہنا کہ میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتی بلا بلا بلا۔۔۔ اب وہ اچانک سنجیدہ ہو گیا تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم سے شادی کرونگا تمہاری اوقات کیا ہے تمہیں تو میں اپنے گھر کی ملازمہ نہ رکھوں اور تم ہو کہ ملکہ بننے کے خواب دیکھ رہی ہو۔۔۔ میں ایسی لڑکی سے شادی تو دور کی بات اس پر تھوکوں بھی نہیں جو اپنے گھر والوں کی آنکھ میں دھول جھونک کر ایک لڑکے سے چوری چھپے ملتی ہو اور ایسی لڑکی کا کیا بھروسہ جو مجھ سے مل سکتی ہے وہ کسی اور غیر مرد سے بھی مل سکتی ہے۔۔۔۔۔ زینب کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا سامنے کھڑا شخص جس سے اس نے محبت کی جس پر بھروسہ کیا جس کے علاوہ اس نے کبھی کسی

اور لڑکے سے بات نہیں کی جن آنکھوں میں ہمیشہ اپنے لیے عزت اور محبت دیکھائی دیتی تھی آج ان آنکھوں میں صرف اجنبیت تھی زینب سکتے کی سی حالت میں صرف اسے دیکھے جا رہی تھی زبان نے جیسے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا وہ بس یک تک سامنے کھڑے سفاق انسان کو دیکھ رہی تھی اور وہ تینوں سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں کیونکہ ان تک آواز تو انہیں رہی تھی کے بات کیا چل رہی ہے۔۔۔ اتنے میں ویٹر آرڈر لے کر آگیا اس نے ویٹر کو فورن بل لانے کا کہا اور اگلے ہی لمحے وہ بل دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔ زینب کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا اور وہی ان تینوں کو اسے بنا کچھ کھائے جاتا دیکھ کر اس بات کا اندازہ ہو گیا کے کچھ گڑبڑ ہے۔۔۔۔۔

زینب پلیریا چپ ہو جاو جو ہونا تھا ہو گیا زینب کے مسلسل رونے پر نمل اور ابیرا اسے چپ کروا رہی تھیں کیونکہ وہ لوگ جب سے ہو سٹل واپس آئے تھے جب سے روے جا رہی تھی۔ بس زینب چپ ہو جاؤ اور دعا کرو اس کا ٹکراؤ مجھ سے نہ ہو ورنہ اااااااااا غصہ سے کہتے ہوئے ایسل نے اپنی مٹھی سختی سے بند کی۔ وہ کافی غصہ میں نظر آرہی تھی یہی وجہ تھی کہ زینب بھی اپنا رونہ چھوڑ کر اسے دیکھ رہی تھی لیکن ہم نے اس کا چہرہ دیکھا ہی نہیں تو پہچانو گی کیسے نمل نے بظاہر تو عقل مندی کا کام کیا تھا لیکن زینب اور ابیرا کے گھورنے پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کیونکہ وہ تینوں ایسل کی نیچر سے اچھی طرح واقف تھیں کہ وہ غصہ میں جنونی ہو جاتی ہے لیکن اب تیر کمان سے نکل چکا تھا دنیا گول ہے نمل دنیا گول ہے۔۔۔ اور ہاں آج جو ہوا سب بھول جاؤ زینب اس انسان کو بھول جاؤ اور نیکسٹ منٹھ سے ہمارے فائنل سیمسٹر کے اگزیمس اسٹارٹ ہیں اس پر فوکس

-----۔ شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے جب اس نے روم کا دروازہ کھولا ہر طرف اندھیرا تھا اُس نے لائٹ اون کی اور جونہی اس کی نظر سامنے پڑی اس کے پیرو کے نیچے سے زمین نکل گئی اسے لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں لے لیا ہے سامنے پنکھے کے ساتھ جھولتا ہوا بے جان وجود اس کی سانسیں روک گیا تھا کچھ لمحے گزرنے کے بعد اچانک وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا آپی منش شاء آآ آپپی الفاظ ٹوٹ رہے تھے آپی آپی میری منشاء آپی آپ ایسا نہیں کر سکتیں آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں آپ کا بھائی اکیلا ہے مجھے ضرورت ہے آپ کی آپ کے حدید کو ضرورت ہے آپی اٹھیں آنکھیں کھولیں وہ روتا ہوا کسی چھوٹے سے بچے سے کم نہیں لگ رہا تھا پلیز پلیز آپی آ

مری میں واقع حویلی جس میں قدسیہ اقبال اپنے دو بیٹوں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں تو ان کے تین بیٹے.. امان صاحب جن کی وائف ہاجرہ تھیں اور ان کے دو بیٹے ایک احمد اور دوسرا سارم اور تیسری

بیٹی تھی عافیہ، صادق اقبال جو دوسرے نمبر کے بیٹے تھے تین سال پہلے وفات پا گئے تھے ان کی پہلی بیوی شادی کے دو سال بعد ہی خالق حقیقی سے جا ملی تھی اور کچھ سال بعد انہوں نے ایک بیوہ خاتون سدرہ سے شادی کی جن کی ایک پانچ سالہ بیٹی منشاء اور دو سالہ بیٹا حدید تھا

صادق صاحب سدرہ کے ساتھ اسلام آباد میں رہتے تھے اور چھٹیوں میں حویلی آیا کرتے تھے بیس سال کی عمر میں صادق صاحب نے منشاء کی شادی اپنے دوست کے بیٹے آفتاب سے کی منشاء کو حویلی سے ہی رخصت کیا گیا تھا منشاء اور حدید کے ساتھ کبھی کسی نے سوتیلوں والا سلوک نہیں کیا تھا۔

لیکن منشاء کی شادی کے بعد وہ تو سسرال میں مصروف ہو گئی تھی لیکن حدید نے دوبارہ حویلی کا رخ نہیں کیا تھا منشاء کی شادی کے ٹھیک ایک سال بعد صادق صاحب اور سدرہ ایک ایکسیڈنٹ سے اس دنیا سے رخصت ہو گئے حدید کم عمری سے ہی بسنس میں شوق رکھتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ منشاء کی شادی بعد سے صادق صاحب کے ساتھ فارغ اوقات میں آفس جا کر کام سمجھنے کی کوشش کرتا اور ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی کو بھی وقت دیتا تھا اور صادق صاحب کی وفات کے بعد اپنے چاچو احمر صاحب اور تایا امان صاحب کی مدد سے اپنے والد کی جگہ سمبھالی... اور ساتھ یونیورسٹی میں وہ بسنس ایڈمنسٹریٹر کا اسٹوڈنٹ بھی تھا۔ احمر صاحب تیسرے بیٹے جن کی وائف سعدیہ تھیں اور ان کی ایک ہی صاحبزادی تھیں ایسل جو پوری حویلی پر بھاری تھی لیکن پچھلے چار سال سے وہ اسلام آباد کی یونیورسٹی میں LLB کی اسٹوڈینٹ تھی اور وہی ایک گرلز ہوٹل میں رہائش پذیر تھی ہوٹل میں رہنے کی اجازت اس لیے دی گئی تھی کیونکہ روز روز مری سے اسلام آباد انا جانا مشکل بھی تھا اور اس ہوٹل

کو اقبال اینڈ سنس سے کافی فنڈ جاتا تھا جس کی وجہ سے ایسل کو وہاں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔

.....

ایسل نمل کے ساتھ ہسپتال میں موجود

تھی جب کے منشاء کے سسرال سے کوئی بھی موجود نہیں تھا ہسپتال میں امان صاحب موجود تھے یقیناً وہ ڈائریکٹ آفس سے آئے تھے تبھی جلدی پہنچ گئے تھے کیونکہ آفس سے مری اور حدید کے گھر کا فاصلہ تقریباً برابر ہی تھا۔ السلام علیکم تایا ابو وعلیکم السلام کہا ہیں منشاء آپ اپنی روم میں ہے اندر پولیس بھی ہے حدید سے پوچھ گچھ کر رہی ہے لیکن حدید سے کیوں؟ کیونکہ منشاء حدید کے گھر پر تھی امان صاحب نے منشاء کی موت کا پورا واقعہ ایسل کو بتایا منشاء حویلی میں رہنے والے ہر شخص کے دل کے قریب تھی وہ تھی ہی اتنی سلجھی ہوئی سمجھدار خوش اخلاق لڑکی جو کسی کو بھی اپنا گرویدہ بنا لے۔ ایسل خاموش بیٹھی آنسو بہا رہی تھی پولیس روم سے باہر اچکی تھی اور اب ایسل روم میں داخل ہوئی جہاں سامنے ہی منشاء کا بے جان وجود چادر میں لپٹا ہوا تھا ایک بار پھر ایسل کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی رونے میں شدت آجانے کی وجہ سے ہچکیاں بندھ گئی تھیں جبکہ حدید جو کب سے دنیا سے لا تعلق بیڈ کے برابر رکھے بیچ پر ہاتھوں میں سر دیے بیٹھا تھا کہ اچانک سے کسی کی موجودگی کا احساس ہونے پر سر اٹھا کر دیکھا ایسل نے حدید کو دیکھا وہ کافی سال بعد اسے دیکھ رہی تھی لیکن پہچانے میں صرف ایک سیکنڈ لگا تھا شدید سرخ آنکھیں پلکوں پر آنسو چمک رہے تھے وہ ایسل کو دیکھ کر پھر سے پرانی پوزیشن میں بیٹھ گیا وہ حیران تھا کہ یہ لڑکی کون ہے جو میری آپنی کے لیے رو رہی

ہے اس کا غم اس پر اتنا حاوی تھا کہ وہ حویلی کے مکینوں کو بالکل فراموش کر بیٹھا تھا خود کو اور منشاء کو بالکل اکیلا سمجھ رہا تھا.....

ایسل ہوٹل واپس اچکی تھی حال سے بے حال نڈھال سی وہ بیڈ پر گر سی گئی دماغ میں ماضی گھوم رہا تھا بچپن کے دن جب جب منشاء اور حدید چھٹیاں گزارنے حویلی آتے تھے ایسل کا سارا وقت منشاء کے ساتھ گرتا تھا منشاء جیسے آئیڈیل بن گئی تھی ایسل کا منشاء جیسا بنے کا شوق منشاء چھ سال بڑی تھی ایسل سے وہ اسے بالکل حدید کی طرح پیار سے ٹریٹ کرتی اور منشاء کے لمبے بال انفف اس میں تو جان بستی تھی ایسل کی.. ہوٹل سے زیادہ باہر جانے کی اجازت نہیں تھیں لیکن اس میں بھی وہ ہر منتہ منشاء سے ضرور ملتی تھی ان کی ملاقات باہر ہی ہوتی تھی کسی کوئی شوپ یا کبھی مال لیکن اس کی ان چار سالوں میں کبھی حدید سے ملاقات نہیں ہوئی تھی کبھی اتفاق بھی نہیں ہوا تھا... ان سوچوں میں ڈوبی ایسل اب نیند کی وادی میں جا چکی تھی..... وقت گزرنے لگا منشاء کی ڈیبتھ کو پورے دو ماہ مکمل ہونے والے تھے حدید کو دادی مستقل طور پر حویلی لے گئی تھیں اور حویلی میں وہ کافی اپنا پن محسوس کر رہا تھا۔ لیکن منشاء کی موت نے حدید پر گہرا اثر چھوڑا تھا کیونکہ بچپن سے ہی وہ اپنوں کو کھوتا آیا تھا اور اب منشاء کا بھی چلے جانا.. وہ جیسے جینا ہی بھول گیا تھا منشاء کا کیس چل رہا تھا کیونکہ حدید کو یقین تھا کہ منشاء سوسائڈ نہیں کر سکتی اس کی بہن حرام موت نہیں مر سکتی... وہ ہر وقت خاموش رہتا زیادہ وقت اپنے روم میں ہی گزارتا صرف آفس جاتا یا پھر دادی کے بلانے پر باہر آجاتا..... دادی دادی دادی عافیہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا ارے کیا ہو گیا کیوں چلا رہی ہے ارے دادی ایسی خبر لائی ہوں کہ آپ سنیں گی تو آپ بھی خوشی سے جھوم اٹھیں گی ایسل آرہی

ہے دادی ابھی چاچو نے فون پر بتایا ہے ہائے میری بچی واپس آرہی ہے جا عافیہ جلدی جا کر اپنی امی اور چچی کو بول کے رات کے کھانے کا اچھا اہتمام کیا جائے اور ایسل کی پسند کا خاس خیال رکھا جائے۔ جو حکم دادی یہ کہہ کر عافیہ وہاں سے چلی گئی جبکہ دادی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی یا اللہ امید ہے کہ اب حویلی پے چھائے غم کے بادل چھٹ جائیں میری بچی اس حویلی کے لیے ہمیشہ کی طرح خوشیوں کا باعث بنے.....

چلو جی علویدا کہنے کا وقت اچکا ہے وہ چاروں اپنا اپنا سامان لیے ہو سٹل کے باہر کھڑی تھیں کل ہی ان کے اگزیس ختم ہوئے تھے اور آج ان کی واپسی تھی نمل اور امیرا دونوں فیصل آباد اور زینب راولپنڈی سے تھی۔ ایسل کو لینے احمد ہو سٹل پہنچ چکا تھا ایسل تینوں سے گلے مل کر انھیں علویدا کلمات کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی جہاں اپنی دوستوں سے بچھڑنے کا غم تھا وہی اپنوں سے ملنے کی خوشی زندگی بھی کتنی عجیب ہے ہمیشہ انسان سے خوشی کے بدلے قربانی مانگتی ہے۔ کیا سوچ رہی ہو احمد نے ایسل کو سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر پوچھا۔ کچھ نہیں بھائی بس سوچ رہی تھی کہ حویلی والوں کو کہی میرے بغیر سکون کی عادت نہ ہو گئی ہو۔ ہا ہا نہیں ہم سب کو تمہاری شرارتوں کی ہی عادت ہے اب تک اوہ گریٹ مطلب کچھ نہیں بدلہ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

السلام علیکم ایسل نے حویلی میں داخل ہوتے ہی ایک پر جوش سلام پیش کیا سب سے گرم جوشی سے ملنے کے بعد اب اس کا دیہان حدید کی طرف گیا جو ہر شے سے لا تعلق سا اپر جا رہا تھا وہ کون ہے جو مجھ سے بنا ملے ہی چلا گیا فل اداکاری کے ساتھ ایسل نے ایک آئبرو اچکا کر کہا۔ زیادہ اٹا دادی نہ بن حدید ہے ابھی زرہ غم زدہ ہے میرا بچہ تھیک ہو جائے گا۔۔۔ بلکہ جاؤ سارم تم اسے بلا کر لاؤ اور

سعدیہ اور ہاجرہ چلو کھانا لگاؤ۔۔۔۔۔ کھانا خوش گوار ماحول میں کھایا گیا کھانے سے فارغ ہو کر دادی نے نوجوان پارٹی کو اپنے روم میں آنے کا کہا۔۔۔ وہ سب اس وقت دادی کے روم میں موجود تھے اور دادی عشاء کی نماز ادا کر رہی تھیں سارم عافیہ اور ایسل تینوں کھسر پھسر کرنے میں مصروف تھے جبکہ احمد انھیں بار بار آواز ہلکی رکھنے کا کہہ رہا تھا اور حدید بے زاری کے ساتھ بیٹھا ان تینوں کو دیکھ رہا تھا تو وہ لڑکی ایسل تھی جو ہسپتال میں منشاء آپنی کے لئے رو رہی تھی اسے ایسل کا روتا ہوا چہرہ یاد آیا بچپن میں ایسل شاید تھوڑی موٹی تھی اسی لیے میں ہسپتال میں نہیں پہچانا وہ دل ہی دل میں خود سے ہم کلام تھا ایسل سارم کی کسی بات پر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی عافیہ بھی ہنسنے میں مصروف تھی اور احمد ان تینوں کو گھور رہا تھا جس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا بلکہ مزید ہنسی ارہی تھی دادی نے سلام پھیرتے ہی کہا نماز پڑھتی ہوئی دادی دکھائی نہیں دے رہی کھی کھی کھی بند نہیں ہو رہی مجال ہو جو زرا احترام کر لیں ان کو ڈانٹ کر دادی دعا مانگنے لگیں۔۔ دعا سے فارغ ہو کر انہوں نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

حدید بیٹا میں چاہتی ہوں تم ان سب کی طرح ہنسوں بولو ان کے ساتھ وقت گزارو یوں کمرے میں خود کو بند رکھنا کہا کی سمجھداری ہے جو ہونا تھا ہو گیا اللہ کی یہی مرضی تھی لیکن میرے بچے اس طرح سے تم اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی تکلیف میں مبتلا کر رہے ہو تمہاری یہ بوڑھی دادی تمہیں ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتی ہے بات کرتے کرتے دادی کی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔

پلیز دادی آپ روے نہیں میں نہیں جانتا تھا کہ میری وجہ سے آپ پریشان ہیں سوری دادی میں پوری کوشش کرونگا کہ جیسا آپ چاہتیں ہیں ویسا ہی ہو۔۔

تم میرے صادق کی امانت ہو میرے پیارے بیٹے لوٹ آؤ زندگی کی طرف لوٹ آؤ بیٹا۔
میں وعدہ نہیں کرتا پر کوشش پوری کروں گا حدید جانتا تھا کہ اس کے لیے یہ مشکل ہے لیکن دادی کے لیے وہ کوشش تو کر سکتا تھا۔

پر میں وعدہ کرتی ہوں ایسل نے حدید کی بات ختم ہوتے ہی کہا جس پر حدید سمیت سب اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگے جب کہ دادی اس کی بات سمجھ چکیں تھیں اور اب کافی مطمئن بھی تھی۔
کیا ہو گیا چلو باہر چائے بنا رہی ہوں میں یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئی۔ ایسل چائے لے کر جب لون میں آئی تو وہاں سب موجود تھے سوائے حدید کے۔

مجھے لگتا ہے ہو سٹل میں تم خان بھائی کی جوب تو نہیں کرتی تھی چائے تو کافی خوش شکل لگ رہی ہے
سارم نے چائے کا اٹھاتے ہوئے کہا۔ ارے ہاں میں تو سردیوں میں گرم انڈے بھی بیچا کرتی تھی
آخری الفاظ ایسل نے سارم کو گھورتے ہوئے کہا تھا اور چائے ٹرے میں سے کپ اٹھا کر جانے لگی
۔ کہا جا رہی ہو ایسل سارم مزاق کر رہا تھا بس اففف ایسل نے اپنی آنکھوں کو گول گھمایا یا عافیہ
میرے اتنے برے دن نہیں آئے کے میں اس سارم کی باتوں کو دل پل لوں۔ تو پھر چائے لے کر
کہا جا رہی ہو۔ اوہ وہ تو میں حدید کو بلانے جا رہی ہو اور چائے ٹھنڈی ہو جائے گی اگر یہاں چھوڑ کر
گئی اسی لیے ساتھ لے جا رہی۔ ایسل تو حدید کی بھی لے جاؤ ساتھ جب تک تم اسے بلا کر لاؤ گی
امید ہے کہ اس کی چائے برف ہو جائے سارم نے کپ ایسل کے آگے کرتے ہوئے کہا۔ ہاں تو
سزا تو ملنی چاہیے جب میں نے کہا تھا کہ میں چائے بنا رہی ہوں تو کیا ضرورت تھی اسے جانے کی
ٹھنڈی چائے تو بنتی ہے آتی ہو بلا کر یہ کہہ کر ایسل حدید کے کمرے کی جانب بڑھ گئی.....

دروازے پر نوک کیا، حدید نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایسل چائے کا کپ پکڑے کھڑی تھی اوہ تھینکس حدید نے کپ کی طرف جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تو ایسل نے فورن ہی ہاتھ پیچھے کھینچ لیا خبردار میری چائے کو دیکھا بھی تو۔۔ کیا مطلب حدید نے پہلی دفعہ اتنی بد لحاظ لڑکی دیکھی تھی۔۔ پھر یہاں کیوں آئی ہو؟ پودوں کو پانی دینے ایسل نے سیدھی طرح جواب دینا سیکھا ہی کہاں تھا ہوففف حدید جھنجھلایا ارے تمہیں بلانے آئی ہو چلو لون میں سارم اور عافیہ ویٹ کر رہے ہیں ہم چلو حدید نے ایسل سے کچھ بھی کہنا فضول سمجھا اور اس کے ساتھ لان میں آگیا۔۔

ایسل تو اپنی چائے ختم کر چکی تھی جبکہ حدید کی چائے اب شربت بن چکی تھی جسے حدید ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔
تو پھر کل کا کیا پلین ہے جدید دور کے حدید ایسل کے کہنے پر حدید کو لگا کے شاید اسے سنے میں غلطی ہوئی ہے اسی لیے اس نے ایسل سے سوری کہا تاکہ وہ اپنی بات دہرائے لیکن ایسل نے اس کے اوکے کہہ کر اسے مسکراتے پر مجبور کر دیا جب کے سارم اور عافیہ کا قہقہہ بلند ہوا۔۔
تم اسے چھوڑو حدید اس کا اسکر و تھوڑا ڈھیلا ہے
تم بتاؤ کہاں چلیں

میں کیا بتاؤں تم ابھی حدید اپنی بات مکمل کرتا کے ایسل نے بچ میں ہی بات کاٹ دی
زیرو پوائنٹ

ہاں ہم زیرو پوائنٹ جائینگے عافیہ نے بھی فورن ہامی بھر لی جبکہ سارم نے حدید کو دیکھ کر کندھے اچکا دیے۔۔۔

نومبر اپنے اختتام پر تھا اسی لیے سردی اچھی خاسی بڑھ چکی تھی اور جیسے جیسے رات گہری ہوتی جا رہی تھی سردی میں مزید شدت آتی جا رہی تھی۔۔۔

مجھے لگتا ہے اب ہمیں اندر چلنا چاہیے کیونکہ سردی بڑھتی جا رہی ہے حدید نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا سارم اور عافیہ بھی فورن کھڑے ہو گئے۔۔

آوہ ہیلو مس آپ کو کیا دعوت دینی پڑے گی حدید نے ایسل کو اپنی جگہ جمے بیٹھے دیکھ کر کہا۔۔ سارم اور عافیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر نفی میں گردن ہلا کر اندر چلے گئے۔۔

میں ابھی نہیں جا رہی ایسل جواب دے کر آسمان تکتے لگی، حدید نے پھر سے کہا اندر چلو ایسل سردی ہو رہی ہے لیکن اس بار لہجے میں سختی واضح تھی جو ایسل کو ناگوار گزری تھی، مجھے بول رہے ہو ایسل نے اپنی ایک آبرو اچکا کر کہا۔۔

بول نہیں رہا آرڈر دے رہا ہوں حدید کی اتنی جرات پر ایسل کا دل کیا کے اس کا سر پھاڑ دے بھلا آج تک وہ سب پر آرڈر چلاتی آئی ہے اور یہ دو دن کا آیا ہوا شہزادہ اس کو، ایسل احمر کو آرڈر دے گا دیکھ لوگی میں بھی وہ دل ہی دل میں کہتی ہوئی حدید کو گھورتی ہوئی اندر چلی گئی جبکہ اس کے اس طرح گھورنے پر حدید کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری جو جلد ہی غائب ہو گئی اور وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اندر چل دیا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کا کوئی علاج نہیں ہے دیکھا چچی جان وہ ابھی بھی سو رہی تھی مجھے پتا تھا کہ یہ ٹائم پر آٹھ ہی نہیں سکتی پتا نہیں جب ہو سٹل میں تھی تو وہاں کیا کرتی ہوگی عافیہ غصہ میں ادھر سے ادھر چکر کاٹے جا رہی تھی اور ایسل کی شان میں پھول بچھائے جا رہی تھی ارے خاموش ہو جا اب آتو رہی ہے دادی نے کہا، خاموش ہو جاؤ دادی کوئی چھ دفعہ اس کو اٹھا کر آئی ہوں اور پانچویں بار تو وہ اٹھ کر کھڑی بھی ہو گئی تھی اور اب جب میں دوبارہ گئی تو وہ دوبارہ سو رہی تھی ہاے کیا بنے گا اس لڑکی کا دادی نے تو باقاعدہ اپنا ماتھا پیٹ لیا تھا۔ حدید اور سارم تم دونوں تو ناشتہ شروع کرو بیٹا سعدیہ نے دونوں کی طوجہ ناشتہ کی طرف دلائی بلکہ عافیہ بیٹا چلو آپ بھی غصہ چھوڑو اور ناشتہ کرو سعدیہ نے عافیہ کے آگے آلیٹ رکھتے ہوئے کہا۔ چلو بھی چلنا نہیں ہے تم لوگ اب تک ناشتہ ہی کر رہے ہو واپس بھی آنا ہے وہاں بسنے نہیں جا رہے جلدی کرو، ایسل لائٹ بلو جینس پر لائٹ پنک لونگ کرتی پر ہم رنگ گرم شال پہنے بالوں کی پونی ٹیل باندھے سیڑھیاں اترتی ہوئی آرہی تھی انداز ایسا جیسے وہ سب سے پہلے تیار ہوئی ہو اور باقی سب نے اسے دیر کروائی ہو۔

حدید کا تو اس کے انداز پر کھاتے ہوئے ہاتھ ہی رک گیا تھا ایک تو دیر سے بھی خود اٹھی اور الزام بھی دوسروں پر واہ۔

باقی تو سب عادی تھے اسی لئے ان کے لیے یہ عام بات تھی لیکن حدید کے لیے سب نیا تھا۔۔

زیر پوائنٹ جانے کے لیے چیئر لفٹ کی مدد لینی پڑتی ہے اور تقریباً پچھلے پندرہ منٹ سے وہ تینوں ایسل کو چیئر لفٹ میں بیٹھنے کے لیے راضی کر رہے تھے اور وہ مستقل انکار کر رہی تھی نہیں مجھے ڈر لگتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے کی رٹ لگائی ہوئی تھی،،، حدید کی اب بس ہو گئی تھی ایسل تم بیٹھ رہی ہو یا نہیں آخری بار پوچھ رہا ہوں ورنہ،

ورنہ کیا تم دھمکی دے رہے ہو ایسل رونی صورت بنا کر بولی،

دیکھو دھمکی نہیں دے رہا بس کہہ رہا ہوں کے ٹائم ویسٹ ہو رہا ہے چلو یا ر قسم سے کچھ بھی نہیں ہو گا تم میرے ساتھ بیٹھ جاؤ حدید نے جلد از جلد معاملہ کو نمٹانے کے لیے کہا۔ جب کے ایسل تو چاہتی ہی یہی تھی اوہ تو اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔

ایسل حدید کے ساتھ چیئر لفٹ میں بیٹھ گئی تھی ابھی کچھ فاصلہ ہی طے ہوا تھا کہ ایسل نے لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے،

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہونا ایسل حدید نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا کیونکہ اسے زبردستی بیٹھانے والا وہ خود ہی تھا اور اس وقت ایسل اس کی ذمہ داری تھی لیکن ایک بات اس کی سمجھ سے باہر تھی کہ جب ایسل کو چیئر لفٹ میں بیٹھنا نہیں تھا تو اس نے یہاں آنے کا پلین ہی کیوں بنایا۔۔

حدید می می میرا سانس رک رہا ہے رو کو اسے پل پلایز ایسل کے الفاظ ٹوٹ رہے تھے مجھے کچھ ہو جائے گا،

شش شش بالکل چپ کچھ نہیں ہو گا دیکھو بس ابھی ہم پہنچے والے ہیں

اب تو ایسل کے آنسو بھی بہنا شروع ہو گئے تھے

نہیں حدید میں مر جاؤ گی مجھے asthma ہے زیادہ ہائیٹ پر مجھے سانس لینا مشکل ہوتا ہے
سہی معنوں میں اب حدید کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی ایسل کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا اور اس
کا چہرہ دیکھ کر حدید کو اپنا سانس رکنا ہوا مخصوص ہو رہا تھا اگر اسے کچھ ہو گیا نہیں نہیں ایسا نہیں ہو
سکتا،

تمہارا inhaler کہا ہے حدید نے پوچھا کے اگر ایسل کو یہ مسئلہ ہے تو inhaler تو ہو گا اس کے پاس،
وہ تو گھر پر ہے ایسل نے پھر لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا،
تو تم یہاں کیا کر رہی ہو اچانک ہی حدید کو غصہ آنے لگا تھا، حدید کو غصہ میں دیکھ کر ایسل نے اور
زیادہ رونا شروع کر دیا تھا حدید کو پریشان دیکھ ایسل کو مزاح آ رہا تھا اور حدید کا بس نہیں چل رہا تھا
کہ یا تو ایسل ٹھیک ہو جائے یا پھر وہ اس کھائی میں چھلانگ لگا دے ارد گرد ہر کوئی اس رائڈ کے
مزے لے رہا تھا اور وہ اس سر پھری پاگل لڑکی کے ساتھ دماغ ماری کر رہا تھا۔

فائنلی وہ اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے چیئر لفٹ سے اترتے ہی حدید نے ایسل کو پانی دیا پریشانی اب بھی
اس کے چہرے پر واضح تھی اور ٹھنڈ کی وجہ سے ناک لال ہو چکی تھی،
تم پیو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت تمہیں ہے ایسل نے حدید کو کہا جبکہ اب وہ بالکل نارمل ہو چکی
تھی کہی سے بھی وہ کچھ دیر پہلے والی ایسل نہیں لگ رہی تھی سارم اور عافیہ کی لفٹ بھی آچکی تھی
اور وہ دونوں بھی اسی طرف ارہے تھے،

کیا مطلب حدید نے نا سمجھی سے کہا،

مطلب یہ کہ تم اپنی شکل تو دیکھو بارہ بجے ہوئے ہیں تمہیں تو کوئی بھی بیوقوف بنا سکتا ہے
اففف جدید دور کے حدید تم کتنے بھولے ہو ہاہاہاہاہا ایسل نون اسٹوپ ہنسنے جارہی تھی جبکہ سارم اور
عافیہ معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے،

مطلب تمہیں asthma نہیں ہے ایسل نے ہنستے ہنستے صرف اپنی گردن دائیں اور بائیں جانب ہلائی،
تو وہ سب کیا تھا وہ رونا وہ؟

وہ سب ایکٹنگ تھی ہاہاہاہا اب تو وہ باقاعدہ پیٹ پکر کر ہنس رہی تھی ساتھ میں عافیہ بھی شامل ہو گئی
تھی جبکہ سارم اس سے سارا معاملہ جان رہا تھا،

کیا asthma اور اسے ارے میرے بھولے بھائی اس سے تو بیماری بھی خوف کھاتی ہے اب تو سارم کو
بھی ہنسی آرہی تھی وہ جانتا تھا کہ ایسل اکننگ میں ماسٹر ہے لیکن آج جو اس نے کیا اس کی امید نہیں
تھی،

اوہ تو اب سمجھ میں آیا کہ یہ چیئر لفٹ میں بیٹھنے کے لیے اتنے نالک کیوں کر رہی تھی
ورنہ اس ایسل کے لیے یہ عام سی بات تھی

مطلب صاف ہے حدید ایسل نے پہلے سے ہی تجھے بکرا بنانے کا سوچا ہوا تھا سارم نے حدید پر نیا
انکشاف کیا تھا۔

۔ اس انکشاف پر حدید کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو گیا تھا۔ تبھی حدید غصہ سے ایسل کی طرف بڑھا
۔۔ حدید کا غصہ دیکھ کر ایسل اور عافیہ کو تو چپکی لگ گئی تھی جبکہ سارم فورن بیچ میں آیا تھا۔

حدید میرے بھائی ایسل نے مذاق کیا تھا اور پھر کزنز میں تو یہ سب چلتا رہتا ہے زبانی تو وہ ایسل کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ دل ہی دل میں کوس رہا تھا کہ اور لے ہر کسی سے پنگے آج پڑ گیا نہ غلط بندے سے پالا۔۔۔

حدید نے ایسل کی پونی ٹیل سے بال اپنی متھی کی مضبوط گرفت میں لیے جس پر ایسل کی ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے بعد کچھ قدم کے فاصلے پر جا کر ایسل کو بالوں سے ہی آگے کی طرف دھکیلا جس پر ایسل آگے کو جھک گئی اور نیچے پچیس فٹ گہری کھائی کو دیکھتے ہی چلائی حدید پلینز مجھے چھوڑو یہ کیا پاگل پن ہے،

پاگل پن نہیں تو، پاگل پن تھوڑی ہے یہ کچھ دیر پہلے تمہیں مرنے کی ایکٹنگ کرنے میں مزاح آ رہا تھا اور مجھے تمہیں ریل میں ترپتے ہوئے دیکھنے میں،

دیکھو حدید یہ کوئی مذاق نہیں ہے اگر میرا پاؤ پھسل گیا تو میں سچ میں مر جاؤ گی، سارم اور عافیہ نے بیچ میں بولنے کی کوشش کی جو ناکام رہی۔۔

بے فکر رہو یہ پچیس فٹ کی اونچائی تمہارا کچھ نہیں بگاڑے گی بس یہی کوئی دس گیارہ ہڈیاں ٹوٹیں گی اس سے کیا ہوتا ہے پھر جڑ جائیگی

ایسل کی تو خوف سے آنکھیں بڑی ہو گئی تھی جب حدید نے اس کا سر اوپر کر کے اپنی جانب گھمایا تو ان آنکھوں میں ڈر واضح تھا جو وہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن نہ جانے کیوں اس کو سکون کے بجائے بے چینی ہونے لگی تھی اس نے ایسل کے بال اپنی گرفت سے آزاد کر دیے تھے اور اب وہ اپنا سر تھامے کوئی شوپ کی طرف چل دی تھی۔۔

کونی پیتے ہوئے ایسل نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی مطلب واضح تھا کہ وہ ناراض ہے خاموش بیٹھی ادھر ادھر نظریں گھما رہی تھی غلطی سے بھی حدید کو نہیں دیکھ رہی تھی جب کے وہ سب کچھ نوٹ کر رہا تھا

ایسل کو خاموش بیٹھنا مشکل لگ رہا تھا لیکن بات کرنے میں انا آڑے آرہی تھی تبھی ایسل کی نظر باہر ایک بچے پر پڑی

جو گرم انڈے بیچ رہا تھا بچے کی عمر پانچ سال کے قریب تھی ایسل اس بچے کے پاس آئی، مجاہد کیسے ہو ایسل نے اس بچے کو پکارا، باجی آپ یہاں؟

باجی آپ یہاں؟ مجھے چھوڑو یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ میں تو ابا کے ساتھ یہاں سیزن کرنے آیا ہوں جب تک یونیورسٹی کی چھٹیاں ہیں ہم یہاں کماؤں گے، مجاہد ایسل کی یونی میں اپنے والد کے ساتھ کام کرتا تھا اکثر وہ ہی ایسل اور اس کی دوستوں کا آرڈر لیتا تھا.. مجاہد تمہارا دل نہیں کرتا کہ تم بھی اور بچوں کی طرح کھیلوں تمہارے پاس بھی کھلونے ہوں ایسل نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی

--

باجی کھیلنے کا کیا ہے سارا وقت یہاں وہاں گھومنے میں نکل جاتا ہے وقت ہی نہیں بچتا جو کھیلنے کا دل کرے اور رہی بات کھلونوں کی تو کھلونوں سے پیٹ تھوڑی بھرتا ہے پیٹ تو روٹی سے بھرتا ہے اور

روٹی کے لیے کمانا پڑتا ہے میں تو اپنے رب کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں اپنے ابا کا سہارا بنوں۔

مجاہد نے اپنی باتوں سے ایسل کو حیران کر دیا تھا۔ ہم اپنے رب کا جتنا شکر کریں کم ہے ہم ہمیشہ اپنے سے اوپر والوں کو دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس یہ ہے میرے پاس نہیں ہم اپنے سے نیچے والوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہمیں تو اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔۔

باجی انڈے لیں آپ کے لیے۔ مجاہد کی آواز پر ایسل ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔
ایسل نے مجاہد کے ہاتھ سے ڈسپو سیبل پلیٹ پکڑی اور انڈے کا بائٹ لیا۔

اوہو بڑے انڈے کھائے جا رہے ہیں ویسے جہاں تک مجھے یاد ہے تو ایسل محترمہ کو تو بوائٹل ایگ پسند نہیں کیوں عافیہ ایسا ہی ہے نہ سارم ایسل کے سر پر کھڑا اس کے بوائٹل ایگ پر نظرے جماؤے بول رہا تھا۔۔

زیادہ گھورو مت تمہیں بھی کھانا ہے تو خرید کر کھاؤ میرے ایگ کو ایسے گھرو مت ندیدے۔۔۔
ایسل نے بھی سارم کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا
چھوٹو زرا دو پلیٹ ہمارے لیے بھی بناؤ اور ہاں زرہ یہ کالی مرچ تھوڑی زیادہ ڈالنا سارم نے مجاہد سے کہا۔۔۔

حویلی واپس پہنچ کر سب اپنے اپنے کمروں کی طرف چل دیئے وہ سب ہی تھک چکے تھے
امی یہ گھر میں اتنا سکون کیسے ہے احمد جو ابھی آفس سے آیا تھا گھر میں سکون دیکھ کر پوچھنے لگا۔

ارے آج وہ چاروں سیر سپاٹے کر کے جو آئے ہیں تو اب تھک ہار کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ اوہ ہاں آج تو ان کا گھومنے کا پلین تھا، چلیں میں فریش ہو کر آتا ہوں یہ کہہ کر احمد اپنے کمرے میں چلا گیا۔

رات کے کھانے پر سبھی موجود تھے ایسل کہاں ہے عافیہ، امان صاحب نے پوچھا۔ ابو جی وہ تو سو رہی ہے آج کچھ زیادہ ہی تھک گئی عافیہ نے حدید کو دیکھتے ہوئے کہا، سونے دو میری بچی کو سکون سے چار سال بعد گھر آئی ہے پتہ نہیں وہاں سکون سے سوتی بھی ہوگی یا نہیں اپنے گھر جیسا سکون کہا ملتا ہے امان صاحب کے لہجے سے اپنی بھتیجی کے لیے شفقت برس رہی تھی۔ ابو رہنے دیں چار سال میں کوئی چار سو مرتبہ تو چھٹیاں منانے آتی رہی ہے سارم نے کہا اور جہاں تک بات رہی سکون کی نیند کی تو ایسل کو تو پتھر پر بھی نیند آجائے عافیہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ عافیہ کی بات پر سب ہی کا قہقہہ بلند ہوا۔

رات کا آدھا پہر گزر چکا تھا جب حدید اپنے کمرے سے پانی لینے کے لیے نکلا، جب وہ کچن میں داخل ہوا تو اندر ایسل چائے بنانے میں مصروف تھی کابالوں کا میسی سا جوڑا بنایا ہوا تھا جس میں سے کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔ کیا کر رہی ہوں اس خامش ماحول میں حدید کی آواز کسی بم کی طرح لگی تھی تبھی ایسل پوری اچھل گئی تھی کیونکہ اس وقت اسے کچن میں کسی کی بھی آمد کی توقع نہیں تھی۔ ہاہاہاہاہا تم ڈر گئی تم ڈرتی بھی ہو گھڑی کوئی ساڑھے تین بج رہی ہے اور تمہاری شکل بارہ ہاہاہاہاہا حدید بالکل ایسل کے ہی انداز میں اسے چڑا رہا تھا۔

بکواس بند کرو اور نکلو یہاں سے ایسل نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کے غصے سے کہا۔

ارے یار بڑی بد تمیز ہو چائے بنا رہی ہو اور پوچھ بھی نہیں رہیں۔۔ تمہیں تو میں زہر بھی نہ پوچھوں۔ یہ کہہ کر ایسل واپس چائے کی جانب مڑ گئی لیکن اچانک ہی دماغ میں گھنٹی بجی، چائے پینی ہے؟ ایسل نے حدید سے پوچھا۔۔

نہیں، میں تو یہاں کرکٹ کھیلنے کے لیے کھڑا ہو حدید نے اپنے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔ سیدھی طرح جواب دینا نہیں آتا۔۔

اوہ واہ یہ بات دی گریٹ ایسل صاحبہ کہہ رہی ہیں واہ تالیاں ہونی چاہیے ابھی حدید تالی بجانے ہی والا تھا کہ ایسل نے بیلن دیکھا کر کھا آئے شش شونے کہی کے اپنی اوور ایکٹنگ باد میں دکھانا اگر کوئی آٹھ گیانا تو پتا لگ جانا ہے۔۔ دیکھو تمہیں چائے مل جائے گی لیکن بتاؤ تمہارے پاس بسکٹ ہیں؟ کیا تم مجھے بسکٹ کے بدے چائے دوگی حدید کو حیرانی ہوئی۔۔

جی بالکل مجھے بھوک لگ رہی ہے اور یہاں پورا کچن خالی ہے جیسے یہاں کبھی کچھ بنا ہی نہ ہو۔۔۔ اوہ اچھا ویسے اگر نیند قربان کر کے کھانا کھا لیا ہوتا تو ابھی یوں مجھ سے بسکٹس نہیں مانگنے پڑھتے حدید نے کیبنٹس کو چیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔ یہاں کچھ نہیں ملنے والا ان کیبنٹس میں صرف مصالحہ ہی ملیں گے ایسل نے حدید کی مانگنے والی بات کو انکور کر دیا اور بات کو پلٹا کیونکہ ابھی اس شخص سے بگاڑنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ ہی تھا جو اس وقت بسکٹس کا انتظام کر سکتا تھا اور ویسے بھی خالی پیٹ تو نیند آنی نہیں تھی بس اسی لیے اس کو انکور کرنے میں ہی بھلائی ہے۔۔۔

تمہارے پاس نہیں ہیں لیکن سارم اس کے پاس تو ہوتے ہیں، تم ایک کام کرو گے ایسل نے جاسوسی انداز میں پوچھا، نہیں حدید نے بھی ایسل کا انداز اپناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

دیکھو پلیز کام بس اتنا سا ہے کہ تمہیں سارم کے روم میں جانا ہے اور اس کی رائیٹ سائڈ والی سائڈ ٹیبل کی ڈرور میں زرور بسکٹس ہوں گے میں نے کل ہی دیکھا ہے بس وہ خاموشی سے نکال کر لے آؤ ایسل نے اپنا منصوبہ بتایا۔۔ کیا تم مجھے چوری کرنے کا بول رہی ہو، حدید کو حیرانی ہوئی۔۔ ارے نہیں یہ چوری نہیں ہوتی یہ تو بدلہ ہوتا ہے جب اسے موقع ملتا ہے تو وہ میری چیزیں کھاجاتا ہے تو آج میری باری ہے۔۔

تو جا کر خود چُرا لو مجھے کیوں بول رہی ہو؟ کیونکہ تمہیں چائے چاہیے اسی لیے تمہیں ہی چُرانا ہو گا پلیز بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔ اچھا تھیک ہے لیکن اگر میں پکڑا گیا تو حدید نے اپنا ڈر ظاہر کیا۔۔۔ تو بول دینا کہ عافیہ نے بولا تھا ایسل نے کہا۔۔ اففف ایک تو چوری پھر جھوٹ بھی اس سے اچھا ہے کہ میں باہر جا کر کسی ہوٹل سے ہی چائے پی لوں۔۔۔ ہائے اللہ سچی تو پھر میرے لیے بسکٹس بھی لا دینا ایسل نے کسی چھوٹے بچے کی طرح کہا۔۔۔ آف ایسل اففف تم کس مٹی سے بنی ہو حدید کا تو سر گھوم گیا تھا۔۔۔ تم چائے ریڈی کرو آتا ہوں ابھی یہ کہہ کر حدید سارم کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔ ایسل کی انفرمیشن کے مطابق بسکٹس اسی جگا پر تھے بسکٹس نکالتے ہوئے ایک سیکنڈ کے لیے حدید نے سوچا کہ یہ میں کیا کر رہا ہوں لیکن اگلے ہی لمحے وہ ہر خیال کو جھٹک کر بسکٹس نکال چکا تھا۔۔۔ آگے پتا نہیں اس حویلی میں رح کر اور کیا کیا کرنے والا تھا۔۔۔ سارم کے بھوتوں کو بھی خبر نہیں تھی اور وہ خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔۔۔

یہ لو بسکٹس حدید نے دو پیکٹ لا کر کچن کاؤنٹر پر رکھے۔۔۔ ارے واہ بہت جلدی لے آئے یہ کہتے ہوئے ایسل نے اس کے سامنے گرما گرم بھاپ اڑاتی ہوئی چائے رکھی اور ساتھ ہی بسکٹ کا ایک پیکٹ کھولا اور دوسرا حدید کے سامنے کر دیا۔ جسے حدید نے فورن ہی لے لیا آخر محنت کی تھی اس نے۔۔۔ ایسل اپنی چائے ختم کر کے اب اپنا مگ دھو کر رکھ رہی تھی جبکہ حدید ابھی اپنی چائے پی رہا تھا، بسکٹس کے لیے شکریہ اور ہاں چائے پی کر اپنا مگ واش کر کے رکھ دینا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے ورنہ صبح صبح نیند پر لیکچر سنے کو مل جائے گا۔ ایسل یہ کہہ کر جا چکی تھی۔۔۔

میں تو اس سے سوری کہنے کی سوچ رہا تھا آج جو کچھ زیرو پوائنٹ پر ہوا ٹھیک نہیں ہوا میں کچھ زیادہ ہی رینکٹ کر گیا تھا جھے تو لگ رہا تھا کہ ایسل کو منانا آسان نہیں ہو گا لیکن حیرت ہے کہ اس نے ناراضگی ظاہر ہی نہیں کی جبکہ وہاں پر تو اچھا خاصا منہ بنا ہوا تھا، ویسے ماننا پڑے گا کہ حویلی کے لوگوں کے دل بہت بڑے ہیں حدید دل ہی دل میں سوچ رہا تھا چائے ختم ہو چکی تھی حدید نے ایسل کی ہدایت کے مطابق مگ واش کر کے رکھا اور اپنے روم کی جانب چل دیا اس دوران وہ بالکل بھول چکا تھا کہ اس کا کچن میں آنے کا مقصد پانی تھا ایسل کی چائے نہیں۔۔۔

صبح ایسل، عافیہ، سارم اور احمد ناشتہ کی میز پر موجود تھے باقی سب پہلے ہی ناشتہ کر چکے تھے۔۔۔ حدید کو تو بلاؤ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا حاجرہ نے ملازم سے کہا۔۔۔

السلام علیکم حدید کی آواز پر سبھی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو اپنی روعب دار پر سنیلیٹی کے ساتھ سیڑھیاں اترتا آرہا تھا بلیک پیٹ پر وائٹ شرٹ اور ساتھ میں کیچول سے کوٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ آفس کے لیے تیار تھا اس کی تیاری دوسروں سے زرا مختلف پر آنکھوں کو بھاجانے والی

تھی۔ سب ہی ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب ایسل نے عافیہ کے کان میں سرگوشی کی یار عافیہ یہ حدید کے وہ ماتھے پر گرے ہوئے بال زیادہ اچھے لگتے ہیں نہ بیکار میں جیل لگا لیا ویسے اچھے تو یہ بھی لگ رہے ہیں ایسل کے لیے یہ سرگوشی تھی جبکہ وہاں بیٹھے سب نے اس کی بات سنی تھی تبھی عافیہ نے اس کو کہنی مار کر چپ کروایا۔ بظاہر تو حدید نے انور کیا تھا جیسے اس نے سنا ہی نہیں ہو لیکن اسے اندر ہی اندر ہنسی آرہی تھی کیا چیز ہے یہ لڑکی ہر چیز نوٹ کر لیتی ہے۔۔۔

احمد بھائی آج میٹنگ ہے ٹی اینڈ ایچ کمپنی کے ساتھ لیکن احمد بھائی مجھے کہی جانا ہے تو ہو سکتا ہے میں میٹنگ کے ٹائم تک نہ پہنچ سکوں ویسے میری پوری کوشش ہوگی۔
کے میں میٹنگ شروع ہونے سے پہلے واپس اجاؤ۔۔

حدید نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔۔ میں اٹینڈ کر لوں گا میٹنگ ویسے بھی وہ پروجیکٹ ہمارے لیے اتنا اہم نہیں ہے، لیکن تمہیں جانا کہا ہے؟ احمد نے سوال کیا۔۔

بھائی وہ دراصل مجھے منشاء آپنی کے کیس کے سلسلے میں جانا ہے، منشاء کا ذکر کرتے ہی حدید کے چہرے پر غم کی کیفیت طاری ہو گئی جسے وہاں بیٹھے ہر شخص نے محسوس کیا۔۔

بے فکر ہو جاؤ، تم جاؤ میں سب سمجھا لوں گا۔ احمد نے حدید کو تسلی دی اور ناشتہ کر کے وہ دونوں ہی آفس کے کیے نکل گئے۔۔۔

شام کے سات بجے کے قریب حدید کی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی۔۔۔

حدید گاڑی سے اترا ایک ہاتھ میں کوٹ اور دوسرے ہاتھ میں شاپنگ بیگ لیے وہ لان میں موجود ایسل اور عافیہ کی طرف ہی آرہا تھا۔

ایسل جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی اور عافیہ جھولا دے رہی تھی جھولا لان میں لگے نیم کے درخت کے ساتھ بندھا ہوا تھا جس کی دونوں رسیوں پر آرٹیفیشل فلاور لگے ہوئے تھے،۔۔۔

تمہارے لیے، حدید نے شوپنگ بیگ ایسل کی طرف بڑھا دیا۔۔۔

جسے ایسل نے لے لیا اور فورن ہی اسے کھول کر دیکھا اندر مختلف بسکٹس کے پیکٹس تھے۔۔۔ واؤ یہ سارے میرے ہیں ایسل نے فورن ہی چمکتی آنکھوں سے بولا۔۔

ہاں تاکہ تم مجھ سے چوری نہیں کرواؤ اور نہ ہی خود کرو اور ہاں اب سے روز رات کو ایک کپ

چائے میرے لیے بناؤ گی تم حدید نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔

وہ آج کافی تھک چکا تھا اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا۔ ابھی حدید نے اپنا ایک پاؤں ہی شوز سے آزاد کیا تھا کہ نیچے سے ایسل کی حدید کی آوازیں آنے لگی وہ نون اسٹوپ آوازیں لگا رہی تھی ، حدید فورن گھبرا کر بیلکنی کی طرف بھاگا ایک پاؤں جوتے کے بغیر اور ایک پاؤں جوتے کے ساتھ لیے وہ بیلکنی میں پہنچا نیچے ایسل جھولے کے اوپر چڑھ کر آوازیں لگا رہی تھی۔۔۔

اففف کیا ہو گیا کیوں آوازیں لگا رہی ہو اور یہ بندریاں کی طرح اوپر کیوں چڑھی ہوئی ہوں حدید کو لگا کے کوئی ضروری بات ہوگی جو اتنی آوازیں لگا رہی تھی۔۔۔

ارے وہ مجھے کہنا تھا کہ تھینکس ایسل نے کہا۔۔۔

تم پاگل ہو اتنی آوازیں صرف اس لیے لگا رہیں تھیں، چلو ایک سچیشن دیتا ہوں تمہیں، یہاں جھولے پر چھڑھے چھڑھے اپنے لیے کسی بندر کو دھونڈ لو اس سے پہلے پاگل خانے والوں کو تمہارے یہاں ہونے کا علم ہو جائے اور وہ تمہیں پکڑنے آجائیں حدید کا انداز کمال کا تھا چہرے پر سنجیدگی جیسے بہت اہم بات بتائی جا رہی ہو اور آنکھوں میں اُڈتی شرارت ایسل کا تو پارا ہی ہائے ہو گیا تھا۔۔۔ تبھی ایسل نے جھولے سے نیچے چھلانگ لگائی اور اپنی ایک سلپیر اتار کر سیدھا حدید کا نشانہ لیا۔۔۔ حملہ بہت اچانک تھا یا شاید حدید کو اس کی امید نہیں تھی اس کے باوجود حدید نے اس کی سلپیر کو بڑی مہارت سے کچ کر لیا۔۔۔

حملہ کرنے کے بعد ایسل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے غصہ سے حدید کو گھور رہی تھی، میری جوتی واپس کرو،

ویسے تو اس حرکت پر حدید کو غصہ آنا چاہیے تھا لیکن اس وقت اسے ایسل کا غصہ سے پھولا چہرا اسے ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

یہ تو اب نہیں ملے گی یہ تو اب سے میرے پاس رہے گی، حدید سلپیر کو ہاتھ میں کسی قیمتی سامان کی طرح پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

دیکھو جدید دور کے حدید یہ تمہارے کسی کام کی نہیں ہے واپس نیچے پھیکو ایسل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دوسری جوتی سے اس کا سر توڑ دے لیکن اس پاگل کا کیا پتا دونوں جوتی اس کو مل گئی تو کیا بھروسہ بیچ دے جا کر ایسل اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

چلو بھئی میں چلا سونے یہ کہہ کر حدید بیلکنی سے غائب ہو گیا جبکہ نیچے سے ایسل کی آواز آئی جہنم میں جاؤ گے تم۔۔۔

حدید کا قہقہہ بلند ہوا اور وہ اپنے بیڈ پر گر سا گیا اس بات سے بے خبر کہ اس نے ایک جوتا ابھی تک پہنا ہوا ہے اور ایسل کی سلیپر ابھی بھی اس کے ہاتھ میں موجود ہے وہ نید کی وادی میں جا چکا تھا۔۔۔

کیا ہوا یہ ایک جوتی پہننے کا نیا فیشن چلا ہے کیا سارم جو کے دادی کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوا تھا ایسل کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔۔

وہ حدید کے پاس ہے یہ کہتے ہوئے ایسل بھی دادی کے تخت پر بیٹھ گئی اور سارم جھٹکا کھا کر کھڑا ہوا، کیا یہ حدید نے لیڈیز چپل پہنا شروع کر دی لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک تو لیڈیز چپل اوپر سے وہ بھی ایک اب جب پہننے کے لیے لی ہی ہے تو کم سے کم دونوں تو لیتا سارم نے اپنی انگلی تھوڑی پر ٹکا کر دو نمبر ایکٹنگ کرنی چاہی۔۔۔

اوی بدھو پہننے کے لئے نہیں لی ہے وہ تو میں نے ابھی ایسل اپنا جملہ مکمل کرتی کے کچن سے آتی ہوئی سعدیہ بیگم کو دیکھ کر خاموش ہو گئی۔ ہاں بتاؤ زرا، کے اب ایسا کون سا کارنامہ انجام دیا ہے کے ایک جوتی ہی غائب ہو گئی؟

اُمّی جی و و و وہ تہت تو ارے کیا ہوا ہے یہ تم تو تلی کب سے ہو گئیں سارم نے ایک بار پھر مداخلت کی۔ ارے تم تو اپنی بکواس بند رکھو ایسل ایک دم سارم کو بول پڑی۔ دیکھ لیا اُمّی آپ نے یہ کتنی بد تمیز ہو گئی ہے یہ زبان دیکھو اس کی سعدیہ بیگم غصہ سے بولیں۔ ایسل بیٹا کہاں ہے جوتی دادی نے بھی پوچھا ابھی ایسل کوئی بہانہ سوچ ہی رہی تھی کہ عافیہ نے اینٹری ماری اور لان میں ہونے والا سارا واقعہ بیان کر دیا جسے سن کر سعدیہ بیگم اور دادی دونوں ہی غصہ سے ایسل کو گھورنے لگیں اور سارم تو ایسل کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور عافیہ کو اب اندازہ ہوا تھا کے اس نے غلط بات غلط لوگوں کے سامنے کر دی۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں آپ دونوں مجھے کھانے کا ارادہ ہے کیا ایسل کن انکھیوں سے دادی اور اُمّی کو دیکھ کر بولی۔۔۔

السلام علیکم ابو جی ایسل نے داخلی دروازے کی طرف دیکھ کر کہا، اس کے کہنے پر سعدیہ بیگم اور دادی دونوں نے ہی دروازے کی جانب دیکھا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسل فورن غائب ہو گئی۔۔۔ یا اللہ اس لڑکی کو عقل دے پتا نہیں حدید کو برا نہ لگ گیا ہو ہم سب تو اس جھلّی سے واقف ہیں پر وہ نہیں ہے سعدیہ بیگم کو تو حدید کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔

بڑی بیگم بڑی بیگم! خدا بخش دادی کے کمرے میں داخل ہو ا۔۔
 ارے کیا ہو گیا ہے خدا بخش اور تمہیں میں نے حدید کو بلانے کے لیے بھیجا تھا کہا ہے وہ؟
 بڑی بیگم حدید صاحب کو ہی تو بلانے گئے تھے ہم، لیکن ان کے کمرے کا دروازہ بجایا تو وہ پہلے ہی کھلا
 ہوا تھا اور جب ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ حدید صاحب سوئے ہوئے تھے آدھے بستر پر جسکے
 پاؤ زمین پر تھے ایک جوتا پہنا ہوا تھا اور ایک زمین پر پڑا تھا اور پتا ہے سب سے عجیب بات کیا تھی
 خدا بخش رکا۔۔
 کیا تھی؟۔۔

حدید صاحب کے ہاتھ میں ایک جوتی تھی وہ بھی کسی لڑکی کی جسے انہوں نے نیند میں بھی مضبوطی
 سے پکڑا ہوا تھا۔ ویسے بڑی بیگم حدید صاحب کیا کسی کو پسند۔۔ چپ ہو جاؤ خدا بخش چپ تمہیں گھر
 والوں کی ٹولینے کے علاوہ بھی کوئی کام آتا ہے بس جتنا کام بولا جائے اتنا ہی کیا کروں زیادہ ادھر
 ادھر نظریں مت رکھا کرو دادی نے خدا بخش کی بات کاٹ دی تھی اور اچھی خاصی جھاڑ بھی پلا دی
 تھی

تاکہ آئندہ وہ اپنے کام پر دیہان رکھے ان کے پوتے اور پوتیوں پر نہیں۔۔ خدا بخش تو ڈانٹ سن کر
 جا چکا تھا جبکہ دادی جوتی کا سن کر گہری سوچ میں چلی گئی تھی۔۔

ایسل چائے لے کر دادی کے کمرے میں داخل ہونے ہی والی تھی کہ اندر سے آنے والی آواز کو سن کر رک گئی۔ دادی میں کیا کرو آپ تو جانتی ہیں نہ کہ امی ابو کے بعد صرف منشاء آپنی تو تھیں میرے پاس پھر کیوں وہ بھی چلی گئیں میرا خیال تو کسی کو نہیں ہے میرا کوئی نہیں ہے میں اکیلا رح گیا ہوں حدید منشاء کے کیس کو لے کر کافی پریشان تھا کیونکہ ہر چیز منشاء کے خلاف جا رہی تھی جبکہ حدید کا کہنا یہی تھا کہ منشاء آپنی حرام موت نہیں مر سکتیں۔۔۔ بس میرا بچہ یوں دل چھوٹا نہیں کرتے یہاں سب تمہارے ہیں ہم سب ہیں نہ تم اکیلے نہیں ہو دادی کی تکلیف کا اندازہ ان کی آواز سے لگایا جاسکتا تھا وہ تو حدید کو زندگی کی طرف واپس لانا چاہتیں تھیں اور آج پھر سے اسے روتا دیکھ دادی کے بھی آنسو روا ہو گئے تھے ایسل نے دروازے کو ہلکا سا نوک کیا اور اندر چلی گئی ظاہر یہی کیا کہ جیسے اسے کچھ نہیں پتا کہ یہاں کیا چل رہا ہے اس نے چائے میز پر رکھی اور بنا کچھ کہے باہر آگئی۔۔۔ جبکہ ایسل کو دیکھ کر دادی اور حدید دونوں ہی نے اپنے آنسو چھپائے۔۔۔

دروازے پر دستک سن کر حدید نے لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھا اور دروازہ کھولنے کے لئے اٹھ گیا۔۔۔ السلام علیکم بہت ہی ادب سے سلام کیا گیا۔۔۔

منشاء آپنی حدید زیر لب بڑ بڑایا۔ مہرون شلوار سوٹ ہم رنگ ڈوپٹا جسے سر پر اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا اور ایک سرالے کر ہاتھ کی مدد سے اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا صرف دوہری آنکھیں جھانک رہی تھی جس میں گہرا کاجل لگایا ہوا تھا۔۔۔ آپ کیسے حدید آنکھوں میں بے یقینی لیے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب اس نے آہستہ سے اپنے ہاتھ سے ڈوپٹہ کا سرا چھوڑا تو ڈوپٹا چہرے سے ہٹ گیا اب ڈوپٹا صرف سر پر تھا۔۔۔

تم، تم یہاں اور یہ سب کیا ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی کیسے ہاں کیسے تم نے آپنی کے کپڑوں کو ہاتھ بھی کیسے لگایا کیسے لے لے لے لے لے حدید دھاڑا غصے اور ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھی، ایسل اس کے دھاڑنے پر پوری اچھل گئی تھی۔ وہ میرا مقصد تیت تم تم تمہیں ہر۔۔۔ چپ بلکل چپ تم زہر لگ رہی اس وقت مجھے نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے تمہاری اتنی جرت کیسے ہوئی کے تم نے منشاء آپنی کے سامان کو ہاتھ لگایا تمہیں ہر کوئی تمہاری طرح سر پھرا پاگل لگتا ہے۔۔۔ حدید نے ایسل کی بات بچ میں ہی کاٹ دی تھی ایسل نے حدید کا یہ روپ کبھی نہیں دیکھا تھا وہ خوف سے کچھ بول بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔ تم مجھے ایک بات بتاؤ تم سچ میں پاگل ہو تمہارے پاس دماغ نہیں یا پھر جان بوجھ کر دوسروں کو ہرٹ کرنے کے لیے پاگل پنہ کی ایکٹنگ کرتی ہو۔۔۔

میں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی میں تو بس تمہیں۔ کیا میں تو بس ہاں کیا کرنا چاہتی تھی تمہیں لگا تھا میں کوئی دو سال کا بچہ ہو جو تمہیں اپنی بہن کے گیٹ اپ میں دیکھ کر خوش ہونگا۔ ایسل کے آنسو اس کے چہرے کو بھیگو رہے تھے وہ خاموش کھڑی حدید کی ڈانٹ سن رہی تھی۔۔۔ ناؤ گیٹ آؤٹ

-- ایسل اپنی جگہ جمی رہی وہ بس بے یقینی سے حدید کو ہی تکیے جارہی تھی۔ گیٹ آؤٹ حدید چلایا ابھی ایسل ایک قدم ہی پیچھے ہوئی تھی کہ حدید نے دھڑک کر کے دروازہ بند کیا۔۔۔

ایسل حویلی کی چھت پر موجود تھی اسے اس وقت یہی جگہ مناسب لگی تھی وہ چھت پر موجود لکڑی کے جھولے پر بیٹھی بے تہاشا رونے میں مصروف تھی اور ساتھ ہی ساتھ خود سے باتیں بھی کر رہی تھی، میں نے یہ سب اس لیے کیا تھا کہ وہ منشاء آپنی کو لے کر بہت سیڈ تھے آج مجھے لگا کہ میرا اس طرح سے منشاء آپنی کا گیٹ اپ کرنا انہیں خوش کر دے گا پر میں بھی کتنی پاگل ہوں کیا ضرورت تھی کسی ایسے انسان کو خوش کرنے کی جسے بات کرنے بھی تمیز نہیں ہے الٹا مجھے ہی سیڈ کر دیا کتنی انسٹ کی میری خیر میں نے ہی غلطی کی کسی ایسے انسان کی پرواہ کی جس کے پاس دل ہی نہیں ہے ایک بار پھر وہ ہاتھوں میں سر دیے ہچکیوں سے رونے لگی آج وقفے وقفے سے برفباری کا سلسلہ بھی جاری تھا اور اس وقت بھی ہلکی برفباری شروع ہو چکی تھی جس کا ایسل پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کمرہ بند کرنے کے بعد حدید اپنا سر ہاتھوں میں دے کر بیٹھ گیا کچھ دیر پہلے والا واقعہ یاد آیا منشاء جیسا گیٹ اپ حدید کا غصہ ایسل کا رونا ایک دم ہی حدید اٹھا اور کمرہ میں ہی ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا "وہ میرا مقصد تھت تم تم تمہیں ہر" ایسل کی آواز گونجی اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور ایک ہی سانس میں کافی پانی چڑھا گیا لیکن اسے ایک عجیب سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی میں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی میں تو بس تمہیں۔ ایک بار پھر ایسل کے جملے دماغ میں گھومے پھر اس کی کاجل سے بھری آنکھیں یاد آئیں جو آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں...

یا اللہ یہ کیا کر دیا میں نے کیوں میں غصہ میں اتنا پاگل ہو گیا کے بنا سوچے سمجھے پتا نہیں کیا کیا بولتا گیا انفنف اب کیا کرو۔۔ مجھے بات کرنی چاہیے ایسل سے بلکہ معافی مانگنی چاہیے مجھے یہ سوچ آتے ہی حدید اپنی بیلکنی کی طرف بڑھا کیونکہ ایسل لان میں ہی پائی جاتی تھی حدید نے پورے لان میں نظر گھمائی تھی لیکن دور دور تک ایسل کا نام و نشان نہیں تھا ہلکی ہلکی برفباری ہو رہی تھی جس کی وجہ سے لان نے سفید چادر اوڑھ لی تھی۔ ہو سکتا ہے برفباری کی وجہ سے لان میں نہیں ہے۔ حدید نے ایسل کا روم دادی کا روم عافیہ سارم احمد چچی اور تایا کے روم یہاں تک کے گیسٹ رومس اور کچن ہر جگہ دھونڈ لیا تھا آج اسے اس حویلی کے حویلی ہونے پر بہت غصہ آرہا تھا کاش کوئی سیدھا سادہ گھر ہوتا تو ڈھڈنے میں تو آسانی ہوتی، بوتل ہونوز اس کے ہاتھ میں ہی تھی اب تو بس چھت ہی بچی ہے چلو دیکھ لیتے ہیں ویسے وہاں ہو تو نہیں سکتی پتا نہیں کہا چھپ کر بیٹھی ہے لیکن چلو پھر بھی تسلی کے لیے ایک چکر لگا لیتا ہوں چھت کا۔ اس سوچ کے تحت حدید چھت پر چلا آیا لیکن جیسے ہی اس کی نظر جھولے پر پڑی جہاں ایسل اپنا منہ چھپائے بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی تھی تو اسے ایک بار پھر اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔ ایسل تم یہاں کیا کر رہی ہو دیکھو برف پڑ رہی ہے نیچے چلو حدید کی آواز پر ایسل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی نظروں سے صاف ظاہر تھا کہ اسے حدید کی آمد کی بلکل بھی امید نہیں تھی اور اس وقت اس کی موجودگی ایسل کو زہر لگ رہی تھی۔ ایسل سوری مجھے معاف کر دو پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔ جاؤ یہاں سے میں تو پاگل ہونا کیوں آئے ہو یہاں بلکہ سوری تو مجھے بولنا چاہیے آئندہ سے آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ ہو جائے اسی لیے آپ سے اور

آپکی آپکی چیزوں سے دور رہوں گی کیونکہ آپ اور منشاء آپی ہماری لگتے ہی کیا ہیں ایک بار پھر ایسل کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی۔۔

دیکھوں پلیرز رو تو مت یہ لو پانی پیو حدید نے پانی کی بوتل آگے بڑھائی جو وہ کب سے اپنے ساتھ لیے پھر رہا تھا۔۔ جہنم میں جاؤ یہ کہہ کر ایسل نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔ وہاں بھی چلا جاؤں گا پہلے پانی پی لو حدید کے اس طرح کہنے پر ایسل نے پانی پی لیا۔۔ اب چلو اٹھو یہاں سے نیچے چلو ورنہ بیمار پڑھ جاؤ گی۔۔۔

مجھے نہیں جانا اکیلا چھوڑ دو مجھے۔۔

یار پلیرز ایسل پتا نہیں کیوں میں نے تم سے اتنا الٹا سیدھا بول دیا آئی سویر مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا بکواس کر رہا ہوں بس آج ویسے ہی تھوڑا آپ سیٹ تھا اپنی کے کیس کی وجہ سے بس اسی لیے تم سے مس بیہو کر بیٹھا سوری پلیرز پلیرز بولو تو تمہارے پاؤں پکر کر معافی مانگ لو کیونکہ کسی کا دل دکھا کر سکون سے نہیں سو سکتا اور تمہارا تو بالکل بھی نہیں حدید باقاعدہ اس کے پیروں کی جانب جھکا۔۔ ایسل فورن کھڑی ہو گئی، پاگل ہو گئے ہو کیا پیچھے ہٹو۔۔ پہلے بولو معاف کیا؟ ہاں ہاں کیا

اوہ تھینکس یار ویسے یہ تمہارے لینس کہا گئے حدید نے ایسل کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو رونے سے لال ہو چکی تھیں۔۔ پھیک دیے۔ چلو اچھا کیا آئندہ کبھی اپنی آنکھوں میں لینس مت لگانا۔۔

کیوں؟ تمہیں پتہ ہے تمہاری یہ کالی آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں حدید نے انکشاف کیا شاید ایسل کے بجائے خود کو بتا رہا تھا واقعی ان آنکھوں میں عجیب کشش تھی جو حدید کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔۔۔ میں جانتی ہوں ایسل نے ایک ادا سے کہا۔۔۔ مزاق کر رہا تھا حدید کہتے کے ساتھ ہنسنے لگا۔ بہت بدتمیز ہو تم جاؤ یہاں سے ایک تو میری اتنی انسلٹ کی اپر سے ابھی بھی دانت دکھا رہے ہو۔

ارے سوری بولا تو ہے آج واقعی میں میرا دن بہت برا گزرا شاید آج کا دن ہی خراب تھا صبح سے اب تک کوئی بھی کام سیدھا نہیں ہوا مجھ سے۔ برفباری ابھی بھی جاری تھی ہر سو خاموشی کا ڈیرا تھا۔۔۔ ایک بات کہو حدید اس خاموشی میں ایسل کی آواز بہت بھلی لگ رہی تھی حدید کو۔ ہم کہو حدید نے ایسل کے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا جن پر برف کسی موتی کی طرح گر رہی تھی۔۔۔

رکو پہلے یہ شال اوڑھ لو تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی ورنہ حدید نے اپنی بلیک شال اتار کر ایسل کی طرف بڑھا دی ایسل نے بھی بنہ کچھ کہے شال تھام لی کیونکہ اسے واقعی اب ٹھنڈ لگ رہی تھی، اس نے شال کو سر پر پہلا کر اوڑھ لیا وہ تقریباً پوری ہی چھپ گئی تھی شال میں۔

اب کہو کیا کہہ رہیں تھیں؟

تم نے کہا کہ آج تم نے جو کچھ بھی کیا وہ صرف اس وجہ سے کیونکہ تم ٹینشن میں تھے یا اپ سیٹ تھے اور اسی وجہ سے تم نے مجھ پر غصہ کیا، جواب میں حدید نے صرف گردن ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔۔

پتا نہیں حدید ہم انسان اتنے خود غرض کیوں ہوتے ہیں ہمیں اپنا غم اپنی پریشانی اپنی ٹینشن اور اپنی مجبوری کے آگے کچھ دکھتا ہی نہیں پھر چاہے کوئی ہمیں ہمارے دکھ سے نکالنے کے لیے کتنا ہی کچھ کر لے لیکن ہمیں وہی شخص برا لگ رہا ہوتا ہے ہم اسے کہتے ہیں کہ تم سمجھ ہی نہیں سکتے میرا دکھ، اصل میں ہم سمجھ نہیں رہے ہوتے اس کا دکھ جو اسے ہمیں تکلیف میں دیکھ کر ہو رہا ہوتا ہے ہم پریشان ہیں تو ساری دنیا ماتم کرنے بیٹھ جائے ایسا تو ہو نہیں سکتا نا، ایسل آسمان سے گرتی برف پر نظریں جمائے کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہہ رہی تھی اور حدید بہت دیہان سے اسے سن رہا تھا۔ حدید کبھی کسی کا دل جوڑا ہے؟ ایسل نے اچانک ہی سوال کیا۔

یہ کیسا سوال ہے؟ بھلا دل کیسے جوڑ سکتا ہے کوئی حدید کو حیرانی ہوئی اس بات پر.... کیوں! جب ہم دل توڑ سکتے ہیں تو جوڑ کیوں نہیں سکتے، بلکہ دل توڑنا تو پھر مشکل ہے وقت اور محنت لگتی ہے جسے آپ کو پہلے اس انسان کی کمزوری ڈھونڈنی پڑتی پھر آپ اس کا استعمال کر کے دل توڑ سکتے ہیں یا پھر کبھی کبھی الفاظ بھی انسان کو ٹوڑ دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ سامنے والا شخص آپ کا بہت عزیز ہو جسے آپ سے ان الفاظ کی امید نہ ہو، لیکن پتا ہے دل جوڑنے کے لیے اتنی محنت نہیں لگتی بس کچھ الفاظ جسے اچھے اخلاق کے ساتھ ادا کر دیا جائے اپنے غصے کو قابو میں رکھ کر، اگر کوئی آپ کا اپنا آپ کو پریشان نہیں دیکھ سکتا اور وہ آپ کو پریشانی سے نکالنے کے لیے کچھ کرتا ہے تو اس پر غصہ ہونے سے بہتر ہے کہ اس کے جذبات کی قدر کریں اور اس کی خوشی کے لیے مسکرا دیں اس سے اس کے دل کو سکون ہو جائے گا اور دیکھنا کچھ دیر بعد ہی وہ سکون تمہیں اپنے

اندر اترتا ہوا محسوس ہو گا۔" بے شک میرے اللہ نے دل جوڑنے والے کے لیے آخرت میں انعام رکھا ہے " حدید کو ایسل کو سن کر اندر تک سکون محسوس ہو رہا تھا۔

اب میری ہی مثال لے لو آج میں کتنی آپ سیٹ تھی لیکن تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکی اور اپنا غم بھلا کر تمہیں خوش کرنے کی کوشش میں لگ گئی اور ہوا کیا الٹا میں ہی آپ سیٹ ہو گئی دو ہزار کا نقصان ہوا وہ الگ۔ ایسل اپنے پرانے ورژن میں واپس آرہی تھی۔

کیا مطلب دو ہزار کا نقصان ہو گیا؟ میں نے عافیہ سے لیننس لیے تھے اور دو ہزار رکھوائے تھے کے لیننس دے کر پیسے واپس لے لنگی لیکن میں نے غصہ میں وہ یہی پھینک دیے اور اب تو وہ میرے پیسے بھی نہیں دے گی ایسل نے رونی شکل بنا کر کہا۔

اوو سوسیڈ چلو خیر چھوڑو مجھ سے لے لے ناپیسے۔

میں کسی کا احسان نہیں لیتی ایسل کا جواب حاضر تھا۔

احسان کی کیا بات ہے نقصان میری وجہ سے ہوا تو بھرپائی بھی تو میں کرونگا۔

بھرپائی کو چھوڑو کون سا میں نے اپنی جیب سے دیے تھے وہ تو سارم سے لے کر دیے تھے اب وہ خود ہی لے گا عافیہ سے تم بس مہربانی کر کے میری جوتی واپس کر دو۔

اففف کیا ہو تم اور جوتی کو تو بھول جاؤ ویسے تم نے بتایا نہیں تم آپ سیٹ کیوں تھیں؟

جوتی کی وجہ سے اور کیا وجہ ہوگی آج ہی تو میں نے پہنے کے لیے نکالی تھی ابھی تو باہر بھی نہیں گئی تھی اور تم نے لے لی چور کہی کے آخری الفاظ ایسل نے ناک چڑھا کر کہا تھا۔

ہاہا ہا حید کو اس کے انداز پر ہنسی آئی، چلو اب نیچے چلتے ہیں ورنہ ہم نے یہی جم جانا ہے۔۔
اس قصے کے بعد حید اور ایسل کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی حید بھی اب پہلے سے کافی بدل گیا تھا وہ کہتے ہیں نہ کہ وقت ہر زخم کو بھر دیتا ہے اس گزرتے سال میں اس کو بہت محبت اور اپنائیت ملی تھی حویلی والوں سے اسی لیے اب وہ بھی زندگی کی طرف واپس آنے لگا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ منشاء کا دکھ بھول گیا تھا بس اب زندگی کی طرف واپس آ گیا تھا اس میں کوئی شک نہیں کے اس کا کریڈٹ ایسل کو جاتا تھا

کاش میں نے پہلے یہ فلم دیکھ لی ہوتی فصول میں میں نے اتنی محنت کی اور ابھی مزید میرے L.L.B کے دو سال باکی ہیں ابھی دو سال اور محنت تب کہی جا کر میں lawyer بنوں گی مجھ سے اچھا تو یہ فہد مصطفیٰ نکلا ایکٹنگ ایکٹنگ میں کیس بھی لڑ لیا اور جیت بھی گیا ایسل اور عافیہ پچھلے دو ڈھائی گھنٹے سے اکڑ ان لو فلم دیکھ رہیں تھیں اور اب فلم کے ختم ہونے پر ان کے تبصرے شروع ہو چکے تھے۔ آج کافی دن بعد وہ دونوں کوئی فلم دیکھ رہی تھیں کیونکہ کل ہی ایسل کے اگزیٹس ختم ہوئے تھے اور آج وہ آزادی منار ہی تھی۔

ویسے امی آپ مجھے ایکٹر ہی بنا دیتیں پھر میں بھی فہد مصطفیٰ کی طرح ایکٹنگ ایکٹنگ میں کیس لڑ لیتی۔۔ محترمہ کبھی تو کوئی دھنکی بات کیا کرو تائی جان (ہاجرہ) ایسل کی بات سن کر بولی کیوں تائی جان اس میں برائی کیا ہے میں تو ویسے بھی اچھی خاصی ایکٹنگ کر لیتی ہوں کیوں دادی ایسل نے دادی کو

بھی گھسیٹا۔ ایک تھپڑ پڑے گا نا ایکٹنگ کی بات کی تو اور رہی بات آگے پڑھنے کی تو ہمیں نہیں پڑھانا ویسے ہی اس میں آگے خترا ہوتا ہے ہمیں نہیں لڑوانے کیس ایک بچی کھوئی ہے ہم نے اور ہمت نہیں دادی منشاء کے زکر کر کے اپنے ساتھ ساتھ سب کو افسردہ کر گئیں۔۔۔ اب تو میں شادی کا سوچ رہی ہوں، دادی کا یہ کہنا تھا کہ ایسل فورن بولی ہائے اللہ سچی۔ بڑی جلدی ہے تمہیں شادی کی احمد بولا جو ابھی حدید کے ساتھ آفس سے آیا تھا نہیں وہ تو میں بس ایسے ہی بول رہی تھی احمد بھائی۔ ایسل تھوڑی شرمندہ ہوئی۔۔۔ بے شرم پتا نہیں کون سے گھوڑے پر سوار رہتی ہے مجال ہے جو کبھی پوری بات سن لے پھر بولے، میں احمد کی شادی کا سوچ رہی ہوں دادی ایسل کی عزت افزائی کرتے ہوئے بولیں ویسے بھی مسسز سلمان کی بھتیجی مجھے کافی سلجھی ہوئی لگی خاندانی بھی ہے راولپنڈی میں رہتی ہے پچھلے ماہ جب میں مسسز سلمان کے بیٹے کے ریسپشن پر گئی تھی تو وہی ملاقات ہوئی تھی اور ویسے بھی اچھی لڑکیاں کہاں ملتی ہیں آج کل آسانی سے میں نے سوچا ہے اس ہفتے انہیں چائے پر بلا لوں کیا خیال ہے ہاجرہ اور سعدیہ دادی نے اپنی دونوں بہوؤں سے مشورہ مانگا۔ امی ٹھیک ہے جیسا آپ کو مناسب لگے ہاجرہ اور سعدیہ دونوں نے ہی اپنی ساس کی مرضی کو ہی ترجیح دی میں چائے لاتی ہوں احمد بھائی اور حدید کے لیے یہ کہہ کر ایسل منظر سے غائب ہو گئی ورنہ اور بے عزتی ہوتی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایسل چائے لے کر آگئی تھی سب کو چائے دینے کے بعد وہ اپنا کپ لے کر عافیہ کے ساتھ بیٹھ گئی اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے کانوں میں باتیں کرنے لگیں۔۔۔ محفل میں بیٹھ کر

یوں کانوں میں باتیں نہیں کرتے، اور ہاں آج سے تم دونوں کام پر لگ جاؤ احمد کے رشتے والوں کے آنے پر حویلی کی ہر چیز چمکنی چاہیے دادی ادھر ادھر نظریں گھاتے ہوئے بولیں۔

کیوں دادی رشتہ بھائی کا آرہا ہے یا حویلی کا سارم جو ابھی ابھی آیا تھا دادی کی بات سن کر بولا جس پر ہنسی کا پہلا قہقہہ ایسل کا بلند ہوا اور اس نے سارم کو تالی ماری وہ بھی ایسل اور عافیہ کے ساتھ ہی زمین پر بیٹھ گیا جبکہ باقی سب ہی اپر سوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

بس میں نے کہہ دیا یہ ساری حویلی کے ڈیکوریشن پیس عافیہ ساف کرے گی عافیہ سنتے ہی چکرانے لگی اور ایسل سارے پنکھے دادی کے کہتے ہی ایسل نے اپنی آنکھیں ہی اپر چڑھالیں۔۔ بس پڑ گئی موت دونوں کو کام کا سنتے ہی دادی نے دونوں کی اداکاری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اور یہ سارم احمد بھائی چلیں ان کو تو دیکھنے آرے ہیں انہیں چھوڑیں حدید اور سارم ان دونوں کو بھی تو کام بتائیں۔۔ ارے ایسل بی بی یہ کام لڑکیوں کے ہوتے ہیں لڑکوں کے نہیں جواب دادی کے بجائے سعدیہ (امی) کی طرف سے آیا تھا۔۔

ویسے مجھے دادی آپ کی سمجھ نہیں آتی اتنی بڑی حویلی بنوالی لیکن ملازم ڈھنکے نہیں رکھے جاتے آپ سے وہی قدیم رمانے کے ملازم ہیں جن سے کوئی کام نہیں ہوتا اب ایسل کو پنکھے ساف کرنے والی بات چھ رہی تھی۔

ارے تم لڑکیوں سے تو کوئی کام نہیں ہوتا۔ اور ہم تو اپنی جوانی میں ابھی دادی کچھ بولتیں کے ایسل بول پڑی ہم تو اپنی جوانی میں پنکھوں پر بیٹھ کے پنکھے صاف کرتے تھے ایسل بڑی بوڑھیوں کی طرح بولی جس پر سب ہی ہنسنے لگے اری چل لڑکی جب دیکھو اول فول بکتی رہتی ہے آج کل کی لڑکیوں

سے برتن نہیں دھوئے جاتے اور ہم ایک بار پھر ایسل نے بیچ میں کود لگائی اور ہم، ہم تو دھلے ہوئے برتن بھی دھو دھو کر رکھتے رہتے تھے یہاں تک کے برتنوں میں دھل دھل کر سراخ ہو جاتے تھے۔۔۔ رک ٹھیر جازرا دادی نے اپنی چپل اتاری اتنے میں ایسل ہنستی ہوئی کسی بجلی کی طرح وہاں سے بھاگ گئی جبکہ پیچھے دادی سمیت سب ہی ہنسنے لگے۔۔۔ رات کو ایسل لان میں واک کر رہی تھی جب حدید نے اسے آواز دی اور پھر چلتا ہوا ایسل کی جانب آنے لگا دونوں ہاتھوں میں کافی کے مگ لیے۔۔۔ یہ لو اس نے ایسل کے قریب پہنچ کر ایک بھانپ اڑاتی گرم گرم کافی کا مگ اس کے آگے بڑھایا جسے ایسل نے فورم تھام لیا۔۔۔ ویسے کافی کس خوشی میں ایسل نے سوال کیا حدید نے اپنی کافی کا ایک سپ لیا پھر بولا تمہاری شادی کی خوشی میں۔۔۔ کہاں میری تھوڑی وہ تو احمد بھائی کی شادی کی بات چل رہی ہے ایسل نے افسوس سے کہا۔۔۔ بڑا شوق ہے تمہیں شادی کا حدید نے ایک آبرو اچکائی۔۔۔ نہیں تو وہ تو میں نے دادی کے سامنے ایسے ہی بول دیا تھا۔۔۔

جھوٹ مت بولو ویسے بتاؤ کوئی پسند ہے کیا؟ آواز کو مزید ہلکی کر کے بولا۔۔۔ ارے خدا کا خوف کرو مجھے کوئی اتنی آسانی سے پسند آنے والا نہیں ہے وہ شادی کا تو بس میں نے اس لیے بول دیا تھا کہ کتنا مزہ آتا ہے نہ جب شادی ہوتی ہے اتنا پروٹوکول ملتا ہے اتنے ڈریسز شوز جیولری اور بھی پتہ نہیں کیا کیا شوپنگ ہی شوپنگ ہوتی ہے وہ ایک دم اکسائٹڈ ہو کر بتانے لگی۔۔۔ چلو تھیک ہے پھر دادی کو بولنا پڑے کے جلدی شادی کر دیں حدید معنی خیز انداز میں بولا۔۔۔ نہیں پلیز دادی کو مت بولنا آج اتنی عزت افزائی ہوئی ہے میری دوبارہ نہیں کروانی مجھے اتنے میں ایسل کا فون بجنے لگا اسکرین پر ابیرا کالنگ جگمگا رہا تھا ایسل نے حدید سے ایکسکیوز کیا اور اندر جانے لگی جاتے جاتے اس نے رک کر

حدید کو دیکھا جو دونوں ہاتھ پوکٹس میں ڈالے ابھی بھی اسے ہی جاتا دیکھ رہا تھا تھینک یو، یہ کہتے ہوئے اپنا کافی کاگ تھوڑا اپر کی جانب کیا ایک ہاتھ سے فون کو کان سے لگایا اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

آج صبح سے ہی عافیہ اور ایسل کام میں مصروف تھیں حویلی کو چمکانے کا زمہ جو ملا تھا بالوں کا جوڑا بنائے اس پر ایک چھوٹا سا کپڑا بینڈ کی شکل میں باندھے ہاتھوں میں جھاڑن لیے دونوں ہی کام میں جٹی ہوئی تھیں۔۔ اور ماسیوں کیسا چل رہا ہے کام سارم نے آکر دانوں کو چھیڑا۔۔ سارم تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو اور نکلو یہاں سے ورنہ دادی کو بول کر تمہیں بھی کسی نہ کسی کام پر لگوا دنگی کیوں ایسل۔۔ تھیک کہہ رہی ہے عافیہ سارم اپنی شکل گم کرو یہاں سے ایسل جو پانچ فٹ اونچے اسٹور پر چڑی ہوئی پنکھا صاف کر رہی تھی سارم نے اس کا اسٹور پکر کے ہلکا سا ہلایا جس پر ایسل چلائی سارم کے بچے چھوڑو۔۔ نہیں چھوڑ رہا ماسی، سارم بعض آنے والوں میں سے کہاں تھا اگر میں نیچے گری نا تو میں بتا رہی ہوں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی ایسل جھاڑن ہی اپر سے سارم کو مار رہی تھی عافیہ کی بچت ہو گئی تھی کیونکہ وہ نیچے کی صفائی کر رہی تھی۔۔ اٹی دیکھوں نہ یہ پاگل گرا دے گا ایسل چلائی۔۔ کوئی نہیں سنے والا اٹی اور چچی دونوں ہی دادی کے ساتھ اپر گیسٹ روم میں ہیں اور وہاں تو آواز جانے سے رہی اب کس کو بلاؤ گی جنگلی بلی آج تو پکا تمہیں اس اسٹول سے گرا کر ہی رہو گا پھر لڑنگری کیسی لگو گی نہ تم ہاہاہاہاہاہا۔۔۔

سارم ایک بار میں نیچے اتر گئی نہ سب سے پہلے تمہارے یہ دانت ہی توڑوں گی۔۔ لیکن اُترو گی تب نہ، کیونکہ جیسے ہی ایسل نیچے اترنے کی کوشش کرتی تو سارم اسٹول کو ہلا دیتا اور وہ پھر ڈر سے اسٹول کو پکڑ کر بیٹھ جاتی۔۔ سارم! حدید کی روعب دار آواز گونجی سارم جو اسٹول کو دونوں سائڈ سے پکڑے کھڑا تھا حدید کی آواز پر پیچھے مڑا آؤ دوست آؤ آج یہ جنگلی بلی ہتھے چڑی ہے آجاؤ اس کو مل کر اسٹول سے گراتے ہیں۔ حدید پلیر دیکھو یہ مجھے گرا رہا ہے، نیچے بھی نہیں اترنے دے رہا پلیر اس کو یہاں سے ہٹاؤ میں گر جاؤنگی ایسل کو ویسے تو کوئی خاص امید نہیں تھی لیکن پھر بھی حدید کو بول دیا اور عافیہ تو سب چھوڑ چھاڑ اپنے کام میں لگی تھی اسے پتہ تھا کہ وہ کچھ کر تو سکتی نہیں ہے اس لیے اپنے کام میں ہی لگے رہنے میں بہتری سمجھی۔۔

سارم چھوڑو اسٹول کو حدید نے سیریس انداز میں کہا۔۔ ارے کیا بول رہا ہے یہ ایسے موقع بار بار نہیں ملتے، سارم میں نے کہا چھوڑو، حدید نے تھوڑا زور دے کر کہا اور ہاں تمہیں باہر احمد بھائی بلارہے ہیں۔۔

سارم نے اسٹول چھوڑ دیا تھا قسمت اچھی ہے تمہاری بیچ گئی سارم ایسل کو کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔ نیچے اُترو حدید نے ایسل کو ہاتھ دیا، جسے تھام کر ایسل بہت احتیاط سے نیچے اتر گئی۔۔ آج تو دادی نے کام کروا کر دیا تھا کہ ایسل اپنے کپڑوں کو جھاڑ رہی تھی۔۔ چلو یار عافیہ جلدی کام ختم کرو اور پھر زرا میرے اور حدید کے لیے چائے بنادو یہ کہہ کر ایسل تو حدید کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی چلی جبکہ پیچھے عافیہ کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا اس کے حکم چلانے پر، کہہ کر تو ایسے گئی ہے جیسے میں تو کام کر ہی نہیں رہی سارا کام ایسل محترمہ نے کیا ہے۔۔

آج ہفتہ تھا اور مسس سلمان اپنے بھائی اور بھابھی کے ہمراہ احمد کو دیکھنے حویلی تشریف لا چکیں تھی سب بڑے ڈرانگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے احمد کو بھی بلوایا جا چکا تھا اور ساتھ میں حدید بھی موجود تھا جبکہ ایسل، عافیہ اور سارم تینوں کی ہی روم میں اینٹری بند تھی۔ ہاجرہ بیگم نے مہمانوں کی آمد سے پہلے ہی ان تینوں کو منع کر دیا تھا کہ وہ کمرے کے ارد گرد بھی نہ بھٹکیں جس پر عافیہ اور ایسل جھٹ سے بولیں تھیں کہ ہم تو بس ریفریشمنٹ سرو کرنے آئیں گے اب یہ کام تو کرنا ہے ہمیں ہی اور کون کرے گا۔

جس پر سعدیہ بیگم فورن بولیں او پیاری بچیوں کو آج کام یاد آ رہا ہے ویسے تو ہل کر پانی نہیں پیا جاتا بڑی آئیں سرو کرنا ہوگا،

ملازم ہیں نہ وہ کر لینگے میں بتا رہی ہوں تم تینوں مجھے دکھائی نہیں دینے چاہیے ہو ورنہ اپنا انجام سوچ لینا۔

ان تینوں کو منع کرنے کی وجہ ان کی بچکانہ حرکتیں تھی جو کہی بھی شروع ہو جاتیں تھی۔۔۔ اور اس وقت وہ تینوں کمرے کے باہر کان لگا کے کھڑے تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اندر جا کر زبردستی رشتہ تے کروادیں ایسل نے تو اپنے ڈریس کے کو مبو بھی سوچنا شروع کر دیے تھے۔۔۔ ارے تم تو پیچھے ہو مجھے سنے دو ایسل نے سارم کو پیچھے کو کھینچا جو چوکھٹ سے کان لگائے کھڑا تھا ہاں آؤ تم سن لو بڑے لومڑی کے کان ہیں نا تمہارے سارم نے دروازہ سے دور ہو کر ہلکی آواز میں کہا۔

ارے یار پلیز اب لڑنا مت شروع ہو جانا دونوں اگر اندر کسی کو پتہ چل گیا کہ ہم یہاں کھڑے ہیں تو ٹانگیں توڑی جائیں گی ہماری عافیہ نے دونوں کی لڑائی رکوائی۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ سارم چوکھٹ کے ساتھ کان لگا کر کھڑا تھا اور تھورا نیچے عافیہ کان لگائے کھڑی تھی

اور اس سے نیچے ایسل جو کے باقاعدہ زمین پر بیٹھی ہوئی تھی کان چوکھٹ پر ہی تھے سب کے۔ اتنے میں ملازمہ کھانے کی ٹرالی کھسکاتی ہوئی لائی عافیہ اور سارم تو آواز سنتے ہی بھاگ کر قریب رکھے تخت کے نیچے چھپ گئی جبکہ ایسل بڑے پرسکون انداز میں جو بیٹھی ہوئی تھی اسی لیے جلدی اٹھ نہیں پائی بس چوکھٹ چھوڑ کر تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گئی۔۔

ایسل بی بی آپ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہیں ملازمہ نے حیران ہو کر پوچھا جس پر ایسل نے کچھ سمجھ نہ آنے پر کہا۔ دل کر رہا ہے

ہیں بی بی جی ملازمہ کو ایسل کی دماغی حالت پر شک ہوا۔۔

تم سے ٹانگیں ادھار لیں ہیں کیا میں نے؟

نہیں بی بی یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ

تو پھر اتنی پنچایت کیوں کر رہی ہیں آپ، ایسل نے ملازمہ کی ہی نکل اتارتے ہوئے کہا جس پر وہ منہ پھلا کر ٹرولی کو لیے اندر چلی گئی۔۔

ملازمہ کے واپس جانے کے بعد ایک بار پھر وہ تینوں روم کے باہر موجود تھے اور ایک دوسرے کو ہٹا کر خود سننے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے

جب ایسل آگے بڑھی اور سارم نے اس کے بالوں کو پکڑ کر دھکا دیا تو تم ہی سن لو سب اور ایسل جو توازن برقرار نہ رکھ سکی سیدھا روم کے اندر مسس سلمان کے بھائی شعیب صاحب کے قدموں میں گری، اس اچانک کے حملے پر سب ہی چونک گئے ایسل کو تو خود کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے اسی لیے اچانک ہی منہ پر کرتے ہی بولی گلاب جامن بس اتنا ہی بول پائی۔ مطلب بیٹا؟ شعیب صاحب نے نہ سمجھی کا اظہار کیا جب پر ایسل کے اپنے گھر والوں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو یہی جوتیوں سے ماریں۔ اور باہر سارم اور عافیہ کا خون خشک ہو رہا تھا۔

میرا مطلب ہے کہ گلاب جامن کیسی لگی آپ کو میں یہی پوچھنیں آئی تھی ایسل نے خود کو سمجھالا۔ اوہ اچھا تو بیٹا یہ آپ نے بنائی ہیں لیکن اس کے لیے یوں قدموں میں آکر کیوں بیٹھ گئی شعیب صاحب کافی سلجھے ہوئے اور خوش اخلاق شخص تھے اسی وجہ سے انھوں نے ایسل کی حرکت کو انکسور کر دیا۔

وہ و و و وہ اُمّی پر نظر پڑھتے ہی ایسل کے الفاظ ٹوٹنے لگے۔

ارے انکل باتیں تو ہوتی رہیں گی آپ چائے لیجیے ٹھنڈی ہو رہی ہے حدید نے ایسل کی جان بچائی جس پر احمد نے بڑی غور سے حدید کو دیکھا۔ آپ چائے پیجیے میں جاتی ہوں یہ کہ کر ایسل باہر نکل گئی روم سے لیکن اچانک ہی روم کے دروازے پر سے پھر اندر جھانکا اور شعیب صاحب کو آواز لگائی انکل! جس پر سب گھر والوں نے اسے گھورا لیکن اس نے کسی کو بھی دیکھنے سے اجتناب کیا، جی بیٹا۔

آپ زینب کے والد ہیں؟ اسے ان کی شکل زینب سے ملتی ہوئی لگی اور پھر زینب کا بھی تو پورا نام زینب شعیب تھا۔

ایسل کی بات سن کر شعیب صاحب مسکرائے تم ایسل ہی ہو نہ ان کے کہنے پر ایسل کی آنکھیں ہیرت سے پھیل گئیں جبکہ باکی سب نا سمجھی سے ان کی گفتگو سن رہے تھے۔

جی جی میں ایسل لیکن آپ کو کیسے پتا؟ ایسل اکسائٹڈ ہو کر واپس اندر آگئی تھی اور بڑے مزے سے سنگل سونے پر بیٹھ گئی تھی۔

زینب، زینب بہت باتیں کرتی ہے آپ کی ابیرا اور نمل کا بھی ذکر کرتی ہے پر آپ کے بارے اس نے جو بتایا آپ بالکل ویسی ہی ہو سب سے الگ چلبلی سی۔ تو مطلب یہاں پر زینب کے رشتہ کی بات چل رہی احمد بھائی سے مطلب واہ یہ تو کمال ہو گیا میری طرف سے تو رشتہ ڈن ہے ایسل ایک دم ہی پر جوش انداز میں بولی جس پر مسس سلمان شعیب صاحب اور ان کی وائف تو ہنس دی جبکہ باکی سب ہی جھوٹی مسکراہٹ کے ساتھ ایسل کو گھور رہے تھے ایسل دادی کی گھوری دیکھتے ہی اچھا انکل زینب کو سلام دیجیے گا کہہ کر کمرے سے بھاگ گئی جبکہ شعیب صاحب اور ان کی وائف اب مطمئن ہو گئے تھے اس رشتہ سے کیونکہ مسس سلمان تو پہلے سے جانتی تھیں دادی وغیرہ کو لیکن یہ لوگ آج پہلی بار مل رہے تھے لیکن ایسل سے مل کر سارے شک و شبہ ختم ہو گئے تھے کیونکہ شروع سے ہی زینب ہمیشہ ایسل کی اور اس کی فیملی کی تاریف کیا کرتی تھی۔ اور پھر زینب کی فیملی نے انھیں بھی اپنے گھر تشریف لانے کی دعوت دی،۔۔۔۔۔ مہمان جا چکے تھے ایسل عافیہ اور سارم

کہاں کی تیاری ہے یہ تم کس خوشی میں سمجھ دھج کے بیٹھی ہو عافیہ نے ایسل کو ڈریسر کے سامنے سمجھ دھجے بیٹھا دیکھ کر کہا۔۔۔ ارے راولپنڈی زینب کے گھر اسے دیکھنے ایسل نے وہی ایک ہاتھ میں چوڑیاں پہنتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں تم نے کیا کبھی دیکھا نہیں ہے اسے جو جا رہی ہو عافیہ کافی جلی بھنی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ ایسل مسکرائی تم جیلز ہو رہی ہو مجھ سے۔۔۔

ہا ہا میرا دماغ کھراب ہے کیا جو تم سے جیلز ہو گی وہ تو دادی نے ہی اعلان کیا ہے کے صرف بڑے جائینگے اور تمہارا تو اسپیشلی نام لے کر کہا ہے کہ ایسل تو بالکل بھی نہیں جائے گی۔۔۔ کیا ایسا کہا دادی نے ایسل فورن روم سے نکلی آخر میں نے اتنی تیاری کی ہے ایسے کیسے مجھے نہیں لے کر جائینگے ایسل ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں چوڑیاں پہنتے ہوئے خود ہی اپنے آپ میں بڑبڑاتی ہوئی جا رہی تھی تبھی کسی سے زور دار ٹکر ہوئی اور ایسل کے ہاتھ سے چوڑیاں چھوٹ کر زمین پر جا گری اور ساری ہی چوڑیاں ٹوٹ گئیں۔۔۔

تم دیکھ کر نہیں چل سکتے حدید دیکھو یہ ساری ٹوٹ گئیں ایسل نے غصہ سے حدید کو گھورا جبکہ دیکھ کر تو وہ خود نہیں چل رہی تھی۔۔۔ ویسے کہاں جانے کی تیاری ہے حدید نے ایسل کا جائزہ لیا۔۔۔

اچھی خاصی تیار ہو گئی ہوں اور اب دادی نے اعلان کیا ہے کے میں نہیں جاؤنگی اب بتاؤ میری ہی دوست کو میرے بغیر کیسے دیکھنے جاسکتے ہیں یہ لوگ، اب ایسل زمین سے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں اٹھا رہی تھی۔۔۔

پائوں سے جائینگے اور آنکھوں سے دیکھیں گے اب حدید نے ایسل کے ہاتھ سے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں لی اور باکی کی چوڑیاں خھود اٹھانے لگا۔۔ ایسل حدید کو گھور رہی تھی اور وہ اپنے کام میں مگن تھا۔ اتنا مت گھورو یار اب اتنا بھی پیارا نہیں ہوں حدید نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس پر ایسل نے دانتوں تلے زبان دبائی جیسے اس کی چوری پکڑی گئی اسے اچھا لگ رہا تھا اسے روک کر خود چوڑیاں اٹھانا۔۔

وہاں سے واپسی پر رات کافی ہو گئی تھی اسی لیے کسی کی کوئی بات نہیں ہوئی جبکہ ایسل جاگ رہی تھی وہاں کیا ہوا یہ جاننے کے لیے کیونکہ جانے بغیر تو اسے نیند آنی نہیں تھی اسی لیے جیسے ہی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی ایسل جو کب سے کھڑکی کے چکر کاٹ رہی تھی فورن نیچے بھاگی۔۔۔ کیا بات ہوئی امی رشتہ پگنا؟ ایسل نے سعید بیگم کے گھر میں گھستے ہی سوال کیا ارے تم سوئی نہیں چلو جا کر سو صبح بات ہوگی اس بارے میں سعید بیگم کی جگہ دادی کا جواب آیا، مطلب صاف تھا کہ ابھی اسے ان لوگوں سے تو کوئی خبر نہیں ملنے والی تھی اسی لیے ایسل خاموش ہو گئی، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان لوگوں میں سے کوئی کچھ نہیں بتانے والا سب کو نیند کی پڑی ہے

صرف چار ہی تو بچے ہیں کیا ہوا اگر پانچ منٹ رک کر مجھے بتا دیں گے چار بج کر پانچ منٹ ہو جائینگے چھوڑو حدید ابھی گاڑی پارک کر کے آجائے اسی سے پوچھ لوں گی۔۔۔ حدید کیا ہوا کیا بات ہوئی؟

ایسل نے جیسے ہی حدید کو اندر آتے دیکھا فورن ہی اس سے پوچھا،
ایسل ہم صبح بات کرتے ہیں میں تھک چکا ہوں یہ کہہ کر وہ بنا رکے اپر کی سیڑھیاں عبور کر کے
اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔

اسے کیا ہوا ایسل کو اس کا انداز کافی عجیب لگا کچھ دیر وہ وہی کھڑی رہی پھر مرے کدموں سے
سیڑھیاں چڑھنے لگی اللہ اب نیند کیسے آئے گی مجھے کسی سے کوئی خبر نہیں ملی۔۔۔۔۔

صبح ناشتہ پر دادی نے سب کو کل ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا اور ساتھ میں یہ بھی بتایا کہ اگلے مہینے
کی ۱۲ کو منگنی کا کمبائن فنکشن رکھا ہے۔۔ اس خبر کو سن کر سب ہی بہت خوش تھے۔۔
اور آج سے ہی شوپنگ شروع کرو کیونکہ ٹائم لگتا ہے تیاریوں میں زینب کا سامان سارا اچھا ہونا چاہیے
اور آج ہی جویلر کو انگوٹھی کا آرڈر بھی دو جا کر اور یہ کام احمد تم خود کرو گے انگوٹھی تمہاری پسند کی
ہونی چاہیے۔۔۔

سب ہی لوگ تیاریوں میں جٹ گئے۔۔

ویسے تم نے کیا سوچا ہے کیا پہنو گی ایسل مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کیا بناؤ عافیہ ایسل کے پاس
آئی تھی کے ڈریس ڈسائن کر لیں گے لیکن ایسل نے اسے صاف کہا
میں تمہیں نہیں کیوں بتاؤں تاکہ تم میری چیٹنگ کر لو

جب سے سارم اور عافیہ کی وجہ سے وہ مہمانوں کے سامنے جا کر گری تھی تب سے ہی ان دونوں کی ان بن چل رہی تھی۔۔

مت بتاؤ جاؤ نکھرے ہی دکھاؤ جب میں اور سارم کلر میچنگ کریں گے تو تم ہی اجیب لگو گی عافیہ یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی جبکہ ایسل سوچ چکی تھی کہ وہ کیا بنوائے گی۔

شام کا وقت تھا سعدیہ بیگم اور ہاجرہ بیگم دونوں ہی ڈرائیور کے ساتھ شوپنگ کے لیے گئی ہوئی تھیں اور ایسل اور عافیہ دونوں ہی لان میں بیٹھی ہوئی گٹار کے ساتھ گانے گانے میں مگن تھیں ساتھ میں سارم بھی شامل تھا ان کی ناراضگی ایسی ہی ہوتی تھی کچھ وقت کی پھر دوبارہ ایک ہو جایا کرتے تھے

...

کیا ہوا جو لاری چھوٹی جیون کی گاڑی چھوٹی کیا تھا میں کیا ہو گیا زندگی ایک پل میں ساری یوں بدل گئی ہماری... ایسل اور عافیہ دونوں گانے میں مصروف تھیں اور سارم گٹار بجا رہا تھا تبھی حدید نے اپنی بیلکنی سے جھانکا، یار سارم یہ کون فقیر ہے جو مانگ رہے ہیں پیسے دے کر چلتا کر انہیں۔۔

ایسل اور عافیہ دونوں ہی

نے ایک ساتھ غصہ سے اپر دیکھا جہاں حدید کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

اوہ ہیلو زیادہ ہوشیاری نہیں دکھانا ہمیں، ہمت ہے تو نیچے آؤ، ہاں نیچے آکر گا کر دکھاؤ پھر مانے عافیہ بھی ایسل کے ساتھ بولی۔۔

چلو تو پھر آج ہو ہی جائے حدید یہ کہہ کر بیلکنی سے غائب ہو گیا۔۔

اب وہ چلتا ہوا لان میں آرہا تھا اتنے میں احمد بھی آگیا ارے واہ آج لگتا ہے سارے سنگر یہی آگئے احمد نے ان سب کو گٹار کے ساتھ دیکھ کر کہا۔۔

آئیے احمد بھائی آپ بھی آئیے حدید نے اپنے برابر والی چیئر کے طرف اشارہ کیا۔۔
حدید یہ تم احمد بھائی کو احمد بھی بول سکتے ہو وہ بس تین سال ہی تو بڑے ہیں تم سے ایسل نے حدید کو مخاطب کیا۔۔

اب ہر کوئی تمہاری طرح بے شرم تو ہوتا نہیں ہے بڑے تو میں اور حدید بھی تم سے ہیں لیکن تم تو ہمیں بھائی بولنے کی زحمت نہیں کرتیں جواب حدید کے بجائے سارم کی طرف سے آیا۔۔
تم سے بات کی میں نے؟ میں نے حدید سے کہا ہے ایسل نے سارم کو چپ رہنے کو کہا۔۔
دیکھو زرہ ابھی بھی حدید ہی بول رہی ہے اتنا نہیں ہو رہا کے اب ہی بھائی لگا دے سارم نے بیچ میں بولا۔۔ جبکہ حدید کو ان کی گفتگو سے الجھن ہوئی کہ کہی سچ میں ایسل اسے بھائی بولنا نہ شروع ہو جائے اسی لیے اس نے سب کو چپ کروانے کے لیے سارم سے گٹار لیا اور اس کے تار چھیڑے جس کے آواز پر سب حدید کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر اس نے گانا شروع کیا۔۔

بات دل کی نظروں کی

سچ کہہ رہا تیری قسم

تیرے بن اب نہ لیں گے ایک بھی دم

تجھے کتنا چاہنے لگے ہم

تیرے بن اب نہ لیں گے ایک بھی دم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم
تیرے ساتھ ہو جائیں گے ختم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم

بات دل کی نظروں نے کی
سچ کہہ رہا تیری قسم
تیرے بن اب نہ لیں گے ایک بھی دم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم

اس جگہ آگئی چاہتیں سب میری
چھین لوں گا تمہیں ساری دنیا سے ہی
تیرے عشق پہ ہاں حق میرا ہی تو ہے۔
کہہ دیا ہے یہ میں نے سب سے بھی
جس راستے تو نہ ملے
اس پے نا ہو میرے قدم

تیرے بن اب نہ لیں گے ایک بھی دم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم
تیرے ساتھ ہو جائیں گے خاتم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم

اوہ ہو او، اوہ ہو او

ہو ہو

تجھے کتنا چاہنے لگے ہم۔۔۔

لمبھ جیسے تھم سا گیا تھا واقعی حدید کی آواز قابل تعریف تھی اس کے گانے میں جیسے سب کھو سے
گئے تھے۔۔۔ واوووو واوو واوو حدید تم تو سنگر نکلے کتنا اچھا گاتے ہو اف سب سے پہلے ایسل ہوش کی
دنیا میں واپس آئی جبکہ لفظ گانے پے اسے برا لگا مطلب صرف گانا نہیں تھا یہ حدید کے دل کی آواز
تھی جو وہ چاہتا تھا کے وہ سمجھے۔۔۔

واہ برو تم نے تو اینڈ کر دیا چلو یار کچھ اور بھی سناؤ مزہ آگیا کیوں احمد بھائی ہاں واقعی سارم ورنہ ان دو
چڑیوں کے گانے سن سن کر میرے کان دکھ گئے آخر میں احمد نے عافیہ اور ایسل کو چڑایا اور حدید
اور سارم کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی، اتنے میں ملازمہ چائے کی ٹرے لے کر لان میں آئی، چلو چائے

آگئی بھاپ اڑاتی گرم چائے حدید کے نام سارم نے چائے کا کپ حدید کے آگے رکھتے ہوئے کہا اور پھر باری باری سب کو چائے دی۔۔۔۔۔

ساری ہی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں اور آج گھر کی ساری ہی خواتین مہندی لگوا رہی تھی کیونکہ کل منگنی کا فنکشن تھا، دادی یہ دیکھیں اور بتائیں کیسی ہے احمد مصروف سے انداز میں اندر داخل ہوا ساتھ میں حدید بھی تھا جس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا چھوٹا مخملی بوکس تھا۔

دکھاؤ زرہ کیسی انگوٹھی لائے ہو دادی نے حدید کے ہاتھ سے باکس لیا، ارے ماشاء اللہ تمہاری پسند تو واقعی بہت خوبصورت ہے بہت خوبصورت ہے یہ انگوٹھی دیکھو ہاجرہ اور سعدیہ دادی نے باری باری سب کو انگوٹھی دکھائی

اور اب تم یہ سوچ رہی ہوگی کے کاش ایسی رنگ تمہاری بھی ہو کاش تمہاری بھی انگلیجمنٹ ہو رہی ہوتی، حدید نے ایسل کو رنگ کو گھومتے ہوئے گہری سوچ میں دوبہ دیکھ کر کہا۔ تمہیں کیسے پتا تم کیا نجومی ہو یا جادو گر؟ ایسل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی بھلا یہ شخص اس کے دماغ تک رسائی رکھتا ہے۔۔۔

ہمممم نہ میں جادو گر ہو نہ ہی کوئی نجومی بس ایک لڑکی ہے جس کا چہرہ پڑھنے کا ہنر رکھتا ہوں حدید کے انداز میں کچھ تھا کے ایسل نے اپنی آنکھیں جھکا لیں جسے دیکھ کر حدید کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔

ارے ایسل ہاتھ مت ہلاؤ مہندی ہل رہی ہے مہندی والی نے اسے ٹوکا کیونکہ وہ بار بار ہاتھ ہلا رہی تھی۔۔

اوکے میں یہاں سے آٹھ جاتا ہوں تم سکون سے بناہ ہلے مہندی لگوالو حدید ایسل کے برابر سے آٹھ کر سامنے سوئے پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ اس کے چہرے کو اپنے احسار میں رکھا، اور ایسل مہندی لگوانے میں مصروف ہو گئی، یار کیا ہے تم سکون سے بیٹھ نہیں سکتیں مہندی والی نے ایسل کی حرکتوں سے تنگ آکر کہا جو کبھی ہل رہی تھی تو اب اپنے چہرے پر آنے والی لٹوں کو پھوک مار کر چہرے سے ہٹانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور اس دوران وہ ہاتھ کو ہلنے سے باز نہیں رکھ رہی تھی، آف تو میں کیا کروں یہ بال ہیں نہ منہ پر آرہے ہیں انہیں ہٹاؤ نہیں کیا؟ سارم جو حدید کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا فورن بولا گنجی ہو جاؤ مصلح ہی حل، بولتے کے ساتھ ہی سارم نے قہقہہ لگایا اور حدید کو تالی ماری،

ہے ہے ہے ہو گیا تم لوگوں کا ایسا نا ہو تمہاری دلہن ہی میں گنجی لے آؤ، ایسل نے سارم کی نکل اتاری،

ارے کبھی تو تم لوگ بنے لڑے کوئی کام کر لیا کرو جب دیکھوں ان لوگوں کی نوک جھونک چلتی رہتی ہے ہاجرہ نے سب کو دپٹا جس پر دادی نے بھی دھمکایا کہ اگر اب کوئی لڑائی کی تو میری جوتی سے نہیں بچو گے۔۔

ارے یار ایک تو کسی دن میں دادی کی جوتی ہی چھپا دنگی کبھی بھی کہی سے بھی اڑتی ہوئی اجاتی ہے ایسل نے بولتے کے ساتھ ہی اپنی جگہ بدلی کیونکہ دادی کی چپل وہاں اڑتی ہوئی ارہی تھی۔۔۔ ارے دادی ہم لڑتے تھوڑی ہیں ہم تو مزاق کرتے ہیں اور آپ لوگ سیریس ہو جاتے ہو اب کیا ہم بات بھی نہ کریں سارم نے آخری بات ایسل کو دیکھ کر کہی ہاں دادی ہمارا پیار ہی ایسا ہے اگر ہم

لڑتے ہیں تو ایک دوسرے کی ساری باتیں بھی تو مانتے ہیں کیوں سارم ایسل نے سارم سے گواہی چاہی جس پر سارم نے ہاں میں گودن ہلا دی لیکن فورن ہی ایسل کے کان کی جانب جھک کر ہلکی آواز میں بولا، لیکن میں گنجی لڑکی سے شادی نہیں کرونگا اس کے کہتے ہی ایسل کا ہنسی چھوٹی ارے میرے بھائی بے فکر رہو میری دو دوستیں اور ہیں ایک تو انگیجڈ ہے لیکن ایک ابھی بھی باقی ہے۔۔

ہیں سچی کیسی ہے پیاری ہے بال لمبے ہیں یا چھوٹے اور کھانے میں کیا پسند اور ہاں کلر کون سا پسند ہے، سارم نے فورن ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی ارے چپ ہو جاؤ وہ دیکھو سب ہم دونوں کو ہی گھور رہے ہیں کل ملواتی ہوں تمہیں ایسل نے ہلکی آواز میں سرگوشی کی اور پھر ہنس کر زور سے بولی میں تو مزاق کر رہی تھی ہاہاہا ہاں یہ مزاق کر رہی تھی سارم نے بھی جھوٹا قہقہہ لگا کر کہا لیکن پھر سے ایسل کے کان میں سرگوشی کی، سچ بول رہی ہو نا ملواؤ گی نا؟ ایسل نے اپنا پاؤ زور سے سارم کے پاؤ پر مارا اور ساتھ ہی اسے آنکھیں دکھائی مطلب تھا کہ وہ اپنا منہ بند رکھے۔۔ امی اور چچی آپ نے پیننگ دیکھ لی سامان کی ٹھیک لگ رہی ہے؟ عافیہ نے ان دونوں کی طرف سے دھیان ہٹانا چاہا اور وہ کامیاب بھی رہی ارے ہاں امی آپ کو دکھانا تھا مجھے تو سب ٹھیک لگا لیکن آپ بھی دیکھ لیں کہی کوئی کمی نہ لہے جائے ہاجرہ بیگم کو جیسے اچانک ہی یاد آیا عافیہ کی بات سن کر اور وہ فورن ہی سعدیہ بیگم اور دادی کو لے کر سامان دکھانے لے گئیں۔۔

ارے یار تم لوگ یہاں بیٹھے ہو باہر دیکھو کتنی بارش ہو رہی ہے احمد نے روم میں داخل ہوتے ہی سب کو اطلاع دی جو لائوڈ میوزک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی میوزک بند کیا۔

احمد کی بات سنتے ہی سارم، عافیہ، حدید اور ایسل چاروں ہی باہر لان کی طرف بھاگے، جیسے ہی سارم نے لان کا گیٹ کھولا بارش کے ساتھ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے ان سب کے اندر ٹھنڈ کی ایک لہر دوڑائی.. ستمبر کا مہینہ تھا سب ہی لوگ خوش گوار موسم میں فنکشن کرنا چاہتے تھے لیکن اب یہ بارش -- وہ چاروں ہی روندی شکل بنائے خاموشی سے باہر گرج چمک کے ساتھ ہوتی بارش کو دیکھ رہے تھے جب احمد نے کہا،

مجھے تو اپنی منگنی بہتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔۔

بے فکر رہو بھائی انشاء اللہ کچھ دیر میں بارش رک جائے گی اور بارش ہی تو ہے شکر کریں بر فباری نہیں ہوئی ویسے مجھے وہ بھابھی بہتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں سارم نے کہتے ہوئے احمد کی کمر تھپتھپائی جس پر احمد نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔۔ بارش تو کچھ دیر بعد رک گئی لیکن موسم ٹھنڈا ہو گیا تھا

آج منگنی کا فنکشن تھا جس کی وجہ سے گھر میں ہر طرف افراتفری کا ماحول تھا ارے بھئی جلدی کرو اسلام آباد پہنچے میں بھی کچھ وقت تو لگے گا نہ بھلے زیادہ دور نہیں ہے پھر بھی وقت پر نکلے گے تو ہی وقت پر پہنچنے امان صاحب کوئی پچھلے دس منٹ میں پتہ نہیں کتنی دفعہ یہ بعد دہرا چکے تھے لیکن گھر والوں کی تیاریاں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھیں۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں میں احمد بھائی بتائیں بلکہ حدید تو بتا سارم اپنی تیاری ختم کر کے اب احمد اور حدید کے سامنے آکیشن سے کھڑا تھا، تیری منگنی نہیں ہے اسی لیے اتنی فکر مت کر اچھا لگ رہا ہے بہت اچھا

لگ رہا ہے لیکن اگر اب دوبارہ پوچھنا تو میں چھوڑوں گا نہیں حدید نے بیزار آکر کہا کیونکہ سارم کی نہ ہی تیاری مکمل ہو رہی تھی اور نہ ہی میں کیسا لگ رہا ہوں کی رٹ۔۔

سب ہی لوگ کو من میں موجود تھے بس ایسل ہی نہیں آئی تھی، ارے ایسل اجاؤ یار کون سا تم نے تیار ہو کے کوئی حور پری لگ جانا ہے سارم نے نیچے سے ہی آواز لگائی۔۔

ارے یار میرا فون تو روم میں ہی رہ گیا میں لے کر آتا ہوں، حدید بیٹا ایسل کو بھی بلا کے لے آؤ جی دادی یہ کہہ کر حدید اپر چلا گیا

اپنا موبائل لینے کے بعد حدید نے ایسل کا روم نوک کیا،

آجاؤ! یہ کیا کر رہی ہو حدید نے ایسل کو دیکھ کر کہا جو ڈارک بلو لانگ فروک کے نیچے جو گرز پہن رہی تھی، دیکھو مجھے پاؤں پر ٹھنڈ لگ رہی ہے اسی لیے یہ پہن رہی ہوں ایسل نے مصروف سے انداز میں جواب دیا، تم سچ میں پاگل ہو بلکہ عجیب ہو حدید کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے اتنا حیران مت ہو ڈریس ایسا ہے میرا کہ یہ نہیں دکھینگے ایسل شوز پہن کر کھڑی ہوئی تو واقعی وہ نہیں دکھ رہے تھے کیونکہ اس کی فروک زمین کو چھو رہی تھی ساتھ میں ہم رنگ بڑا سا ڈوپٹا جس پر ہلکا ہلکا کام تھا بالوں کو کھلا چھوڑ کر مناسب سے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

چلیں ایسل نے حدید کے آگے چٹکی بجائی جو ناجانے کون سی دنیا میں نکل چکا تھا بلو شلوار قمیض پر گلے میں بلیک شال ڈالے وہ بھی بہت پر کشش لگ رہا تھا۔۔

ہم چلو حدید نے اسے راستہ دیا۔۔

اب وہ دونوں ساتھ میں نیچے اترتے ہوئے آرہے تھے ایسل ایک سیڑھیا آگے اور حدید ایک سیڑھی پیچھے چل رہا تھا۔

مجھے لگ رہا ہے آج میری نہیں ان دونوں کی منگنی ہے احمد نے سارم کی طرف جھک کر ہلکی سی سرگوشی کی جس پر سارم نے ایک زوردار قہقہہ لگایا لیکن جلد ہی اس کو کنٹرول کر لیا۔ سارم نے بھی بلو ہی شلوار قمیض پہنی تھی بس شیڈ تھورا مختلف تھا اور ہم رنگ ویسکوٹ پہنی ہوئی تھی ان سب نے مل کر ڈسائنڈ کیا تھا کہ کسی ایک کلر کا تھیم رکھتے ہیں اور کیونکہ سب سے پہلے ایسل نے اپنا ڈریس ڈسائنڈ کیا تھا تو سب نے پھر اسی کی پسند کا کلر رکھا عافیہ کا ڈریس بھی ایسل سے ملتا جھلتا ہی تھا اور احمد نے اوف وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر سیم کلر کا کوٹ پہنا ہوا تھا جو اس پر خوب بیچ رہا تھا۔۔۔

سب ہی وقت پر ہال میں پہنچ چکے تھے۔ زینب ماشاء اللہ تم تو بالکل چاند کا ٹکرا لگ رہی ہو ویسے احمد بھائی تو پورے چاند ہی لگ رہے ہیں ایسل نے زینب کو کہا جو وٹینگ روم میں بیٹھی ٹی پنک کلر کے ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی ساتھ میں عبیرا موجود تھی، واہ ایسل تم تو واقعی میں لڑکے والوں کی طرح بات کر رہی ہو فورن ہی تم نے پارٹی بدل لی جب کے تمہیں زینب کی سائنڈ ہونا چاہیے دوست ہے تمہاری عبیرا نے زینب کی حمایت میں کہا جبکہ زینب نے صرف آنکھیں دکھانے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔

مراق کر رہی ہوں پاگل ہو گئی ہو میری دوست تو آج سب سے زیادہ پیاری لگ رہی ہے ایسل نے بولتے کے ساتھ زینب کو ہلکا سا ہگ کیا ساتھ ہی عبیرا بھی آگئی، واہ واہ میرے بغیر ہی محبتیں بانٹیں جا رہی ہیں نمل جو ابھی روم میں اینٹر ہوئی تھی ان تینوں کو اس طرح دیکھ کر فورن بولی اور دوسرے ہی لمحے خود بھی جا کے گلے لگ گئی۔

چلو لڑکیوں زینب کو اسٹیج پر لے آؤ زینب کی امی نے آکر کہا، کیونکہ زینب کی کوئی اور بہن نہیں تھی اور اس کا کہنا تھا کہ وہ ان تینوں کے ساتھ ہی انٹری کرے گی تو اب وہ تینوں اسے باہر لے کر آگئی تھیں لیکن کچھ مسئلہ تھا جو چاروں ہی ٹریک کے سٹارٹ میں ہی رکی ہوئی کچھ الجھی ہوئی لگ رہیں تھی۔

کیا ہو گیا ہے یہاں کیوں رکی ہوئی ہو؟ سب ویٹ کر رہے ہیں سب کی نظر ان چاروں پر ہی جمی ہوئی تھی لیکن وہ ہر چیز سے بے خبر اپنا مسئلہ لیے ہوئے تھیں،

یار سارم ہمیں سمجھ نہیں آرہا کے سونگ کون سا پلے کر وائیں ایسل نے مسئلہ بیان کیا اففف ایسل مجھے لگتا تھا کہ تم اکلوتا پیس ہو ہمارے گھر میں لیکن تمہاری تو دوستیں بھی لینٹیک ہی ہیں سارم نے ان چارے کے بچنے پر چوٹ کیا جبکہ نظریں نمل پر ٹکی ہوئی تھیں۔

ایک جوتا پڑے گا نہ۔۔ ایسل! حدید نے آواز دی اور ساتھ ہی گھوری سے نوازا جس پر ایسل کا جوتے تک جاتا ہوا ہاتھ رک گیا ورنہ وہ تو بھول ہی چکی تھی کہ وہ جو گرز پہن کر آئی ہے وہ صرف سارم کو پاؤں میں جوتا دکھا کر دھمکی دیتی لیکن اگر سارم دیکھ لیتا تو پھر ایسل کا مراق بنا بنا کر مہینوں ہنستا رہتا۔۔

ہاں حدید ایسل نے بہت ہی تمیز سے جواب دیا لہجے میں بہت مٹھاس تھی جس پر عبیرا اور نمل سمیت زینب نے بھی اسے چونک کر دیکھا۔

کیا ہوا ہے کوئی پروہلم ہے رکے ہوئے کیوں ہو؟

حدید کے لہجے میں بھی حد درجہ کا احترام تھا زینب تو حیران تھی۔۔

ایسل نے اپنا مسئلہ بیان کیا جسے حدید نے بہت ہی غور سے سنا، ٹھیک ہے تو پھر میں کوئی اپنی پسند سے سونگ پلے کرواؤں تمہارے لیے حدید نے ورڈ تمہارے پر زور دیا جسے سب نے ہی فیل کیا اور سارم کو تو کھانسی کا پھندا ہی لگ گیا، سارم اپنی یہ کھانسی کہی اور جا کر کرو، ہاں حدید تھیک ہے جو تمہیں ٹھیک لگے پلے کر وادو ایسل نے مصروف سے انداز میں کہا کیونکہ لوگوں کی تجسس بھری نظریں اسے اجیب لگ رہی تھی اسی لیے وہ حدید کی بات پر بھی دیہان نہیں دے سکی۔۔

رفتہ-رفتہ صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

خواب سا یہ جہاں

فرش دھواں-دھواں

جنتوں کا شہر

ہم تیرے ہو گئے

یا خدا، عشق میں

گمشدہ دل جگر

رفتہ-رفتہ صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

رفتہ-رفتہ صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

تُو ہی تُو ہر سوہ، تُو ہی تُو

تُو ہی خواب ہے، تُو ہی میرے روبرو

تُو ہی تُو ہر سوہ، تُو ہی تُو

تُو ہی خواب ہے، تُو ہی میرے روبرو

قداں 'بچ تیرے اسیں تلیاں وچھائیے، نیں

نیٹاں توں چرایے، تکّ کے نہ مر جاییے، نیں

نیٹاں توں چرایے، تکّ کے نہ مر جاییے

اُس نے نگاہ سے کیا سلام ہے

اُس نے نگاہ سے کیا سلام ہے

دل میں ہے درد سا، پھر بھی آرام ہے

تنگ آیا یہ سماء

ہوش ہے لاپتہ

تیرا دیدار کر

رفتہ-رفتہ صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

خواب سا یہ جہاں

فرش دھواں-دھواں

جنتوں کا شہر

رفتہ-رفتہ صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

خواب سا یہ جہاں

فرش دھواں-دھواں

جنتوں کا شہر



وہ چاروں ہی ساتھ میں آتی ہوئی بہت ہی خوبصورت لگ رہیں تھی کتنی ہی پھول کی پتیاں ان پر برسائی جا رہی تھیں حدید نہ چاہتے ہوئے بھی ایسل پر سے نظر نہیں ہٹا پا رہا تھا احمد کی انٹری پہلے ہی ہو چکی تھی احمد حدید اور سارم کے ساتھ اسٹیج تک آیا تھا ابھی وہ انتظار میں تھا کہ کب زینب اسٹیج پر آئے گی۔۔۔

اب دونوں کو ساتھ میں بٹھا دیا گیا تھا ہر کوئی ان کی جوڑی کی تاریف کر رہا تھا۔

دونوں نے ہی بہت سی تالیوں میں ایک دوسرے کو رنگ پہنائی سب ہی بڑے رسم سے فارگ ہو گئے تھے اور اب نوجوان پارٹی اسٹیج پر چڑی فوٹو شوٹ کروانے میں لگی ہوئی تھی۔ اور فوٹو گرافر ان کی الٹی سیدھی پوزنگ سے تقریباً پاگل ہو چکا تھا۔

آئے فوٹو گرافر! وہ جو گھومنے والا پوز ہوتا ہے نہ وہ والی پکچر لو میری لیکن اسٹیج پر نہیں پیچھے یہ ساری کچرا پارٹی بھی آئے گی اور میری پکس خراب ہو جائیں گی وہاں جو وائٹ ٹری ہے نہ وہاں پر ایسل نے تھورا دور ایک اسٹیشنل ٹری کی طرف اشارہ کیا جو مہمانوں سے تھوڑا ہٹ کر بنا ہوا تھا ایسل نے فوٹو گرافر کو کہا اور اسٹیج سے نیچے اتر گئی۔

نہیں تم ایسی کوئی پک نہیں بناؤ گی بھول گئی کیا تم نے جو گرز پہنے ہوئے ہیں ایک بار پھر حدید اس کے سر پر کھڑا تھا، تو کیا ہوا یہاں تھوڑی کسی کو دکھے گا ایسل نے کہا اور ساتھ ہی گھومی لیکن جیسے ہی پکچر کیسچر ہوئی حدید بیچ میں آگیا۔ یار کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ میری پکچر خراب کر دی، دکھاؤ زرا پکچر کیسی آئی ہے ایسل نے فوٹو گرافر سے کہا جو انگاروں پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کیمرہ ایسل کے سامنے کیا جہاں ایسل کے گھومنے پر اس کا ڈریس بہت خوبصورت انداز میں گھوم رہا تھا لیکن بیچ میں

حدید اپنے دونوں ہاتھ اپر کئے وکٹری کا سائنگ بنائے کھڑا تھا۔ اففف جدید دور کے حدید میں تمہیں کچا چبا جائو گی ایسل نے اپنے دانت پیسے جس پر حدید نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپر کر کے سرینڈر کیا۔۔

اچھا سر اگر آپ کو پروہلم نہ ہو تو میں خود ایک دو پکچر کیپچر کر سکتا ہوں میم کی؟ حدید نے فوٹو گرافر سے اجازت چاہی جس پر اس نے فورن ہی کیمراس کے آگے کر دیا کیونکہ وہ بے انتہا پریشان اچکا تھا۔ اس کے بعد حدید نے ایسل کی بہت سی پکچر کیپچر کی جس میں کبھی وہ گھوم رہی تھی تو کبھی اپنے ڈوپٹہ کو لہرا رہی تھی۔۔۔

سب ہی کھانے میں مصروف تھے اور سارم اور ایسل کھانے کے ساتھ ساتھ ہلکی سرگوشیاں کر رہے تھے، ایسل تمہیں پتہ ہے جب ہم لوگ اندر آئے تھے اس کے بعد تم غائب ہو گئی تھی اور میں تمہیں یہاں وہاں ڈھونڈ رہا تھا پھر میں ویٹنگ روم کی طرف بڑھا اب جیسے ہی میں نے روم کی طرف قدم بڑھائے ایک لڑکی فورن میرے سامنے آکر کہنے لگی آئے لڑکے کہا جا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اندر شاید میری بہن ہے اسی کے پاس جا رہا ہوں، تو پھر مجھے بولتی ہے کہ کیا میں تمہیں پاگل دکھتی ہوں کریم بھائی کے علاوہ تو زینب کا کوئی بھائی نہیں ہے تم کس خوشی میں زبردستی کا رشتہ بنا رہے ہو، میں سمجھ گیا کہ یہ کم عقل لڑکی سمجھ رہی تھی کہ میں زینب بھابھی کو اپنی بہن بول رہا ہوں پھر میں واپس آگیا اور جب اس نے مجھے باہر تمہارے ساتھ دیکھا تو اس کی شکل دیکھنے والی تھی یقین اس سے اپنی جلد بازی پر غصہ آرہا ہوگا۔ ویسے کافی انٹر سٹنگ ہے تمہاری دوست لیکن کیا ہی بات ہوتی اگر

ہسن کے ساتھ ساتھ تھوڑی عقل بھی ہوتی، صارم نے کہتے ہوئے ایک گلاب جامن اپنے منہ میں ڈالی۔۔

اگر تم ایسے ہی گلاب جامن پے گلاب جامن کھاتے رہے تو بھول جاؤ میری دوست کو، کہی ایسا نہ ہو کے تمہاری خوراک کو دیکھتے ہوئے تمہاری جو اسٹوری ابھی شروع نہیں ہوئی اس پر پہلے ہی فل اسٹاپ لگ جائے۔ ایسل نے صارم کے ہاتھ پر ہلکا سا تھپڑ مارا جو واپس سے گلاب جامن کی جانب بڑھ رہا تھا بدلے میں صارم بس منہ بنا کر رہ گیا اب کیا کرتا ایک طرف لڑکی کا معاملہ تو دوسری طرف کھانا۔۔۔ فنکشن اپنے اختتام پر پہنچا تو سب ہی نے اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔۔۔۔۔

السلام علیکم! جی کس سے ملنا ہے آپ کو؟ ایسل نے سوال کیا بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس شخص جس نے ہاتھ میں کچھ فائلز لی ہوئی تھیں حلیے سے وہ کوئی وکیل لگ رہا تھا۔۔

محترمہ مجھے حدید صاحب سے ملنا ہے، کیا میں مل سکتا ہوں؟

جی بالکل، آجائیں آپ ایسل نے وکیل صاحب کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور ملازمہ کو حدید کو بلانے کا کہا۔۔

آپ مجھے بتا سکتے ہیں کیسے آنا ہوا آپ کا؟ ایسل نے کوشش کی کہ وہ کچھ معلومات لے سکے کے آخر وکیل صاحب گھر آئے ہیں تو کیا بات کرنے آئے ہیں،

آپ حدید صاحب کو بلا دیں میں تھوڑا جلدی میں ہوں وکیل نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا۔۔ السلام علیکم! حدید نے روم میں داخل ہوتے ہی سلام کیا۔۔

لیجیے آگئے ایسل نے حدید کی طرف اشارہ کیا اور خود آٹھ کر باہر چلی گئی۔۔۔

کیا ہوا کیا بات ہوئی ایسل نے حدید کو آتا دیکھ کر پوچھا جو ابھی وکیل کو چھوڑ کر اندر آیا تھا کچھ خاص نہیں، یہ کہہ کر حدید وہی سوئے پر بیٹھ گیا اور کائوچ پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ ایسل نے اس کے چہرے کو گور سے دیکھا جہاں پریشانی کے آثار نمایا تھے۔

کیا ہوا اور پیسے مانگ رہا ہے وکیل یا پھر کہہ رہا ہے کہ سارے سبوت تمہاری بہن کے خلاف ہیں کچھ نہیں ہو سکتا بلا بلا،

حدید نے فوراً آنکھیں کھول کر ایسل کو گھور کر دیکھا۔

گھور کیوں رہے ہو کچھ غلط کہا میں نے ایسل نے اتمینان سے کہا۔ تم ہماری باتیں سن رہی تھی؟

بلکل بھی نہیں، میں تو اس کی شکل دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھی کہ اس نے صرف پیسے کھانے ہیں اور کچھ نہیں کرنا۔

تم اپنے چھوٹے سے دماغ پر زیادہ زور مت ڈالو ویسے بھی تم کچھ نہیں جانتی اس بارے میں، حدید نے دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لیں تھی۔

میں نہیں جانتی، تم نہیں جانتے یہ لایرز کتنی ٹیری کھیر ہوتے ہیں۔ ان سے کام نکلوانا اتنا آسان نہیں ہوتا اور اس لایر کی شکل دیکھ کر ہی میں سمجھ گئی تھی کہ اس سے کچھ نہیں ہونے والا یہ صرف تمہیں لوٹ رہا ہے ورنہ دیکھ لینا کچھ ہی ٹائم بعد یہ تمہیں کہے گا کہ اس سے آگے ہم کچھ نہیں کر سکتے یا اور اس طرح کے ان لوگوں کے روایتی ڈانٹاگ۔ اب مجھے ایسے مت دیکھو آخر کچھ ہی ٹائم بعد میں بھی لایر بنے والی ہوں بس اسی لیے ان کے بارے میں جانتی ہوں ایسل نے حدید کی گھورتی

ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر کہا اور وہاں سے آٹھ کھڑی ہوئی ویسے اللہ تعالیٰ مجھے حق اور سچائی کے راستے پر چلنے والا بنائے یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

احمد بھائی کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ایسل نے دروازہ نوک کیا۔۔

اجاؤ ایسل، اجازت ملنے پر ایسل اندر داخل ہوئی تو احمد نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھا اور ایسل کو بیٹھنے کو کہا۔۔

ایسل خاموشی سے بیڈ کے کنار پر ٹک گئی۔

ایسل بتاؤ کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہی ہو، احمد نے ایسل کو یوہی خاموش بیٹھا دیکھ کر کہا۔۔
بھائی وہ مجھے، مجھے یہ بتانا تھا ایسل کچھ الجھی ہوئی سی لگ رہی تھی وہ تو ہر بات بے دھڑک کہنے والوں میں سے تھی پھر آج ایسی کیا بات تھی جو وہ کہنے کے لیے اتنا سوچ رہی تھی احمد کو گھبراہٹ ہوئی۔۔

دیکھو ایسل بیٹا جو بھی بات ہے تم بلا جھجک اپنے بھائی کو بتا سکتی ہو احمد نے ایسل کو اعتماد دلایا۔۔
بھائی آج گھر پر ایک وکیل آیا تھا ایسل نے آج ہونے والی ساری بات احمد کو بتائی، بھائی میں آپ کو بتا رہی ہوں وہ صرف پیسے کھا رہا ہے وہ کچھ نہیں کرے گا مجھے ڈر ہے کہ یہ کیس کلوز نہ ہو جائے احمد بھائی منشاء آپ میرے لیے بالکل سگی بہنوں کی طرح تھیں اور میں نہیں چاہتی کہ ان کو انصاف نہ ملے اور لوگ یہی کہتے رہیں کہ وہ حرام موت مری ہیں

اسلام آباد میں میری اکثر ان سے ملاقات ہوتی تھی کبھی کیفے میں کبھی مال میں لیکن کچھ ٹائم سے ان سے ملاقات نہیں ہو رہی تھی میری اور آخری دفعہ جب ہم ملے تھے وہ کچھ پریشان سی لگ رہی تھی

جیسے کسی کا خوف ہو کے کوئی دیکھ نہ لے ہمیں ساتھ اور پھر اچانک ہی ان کا فون رنگ ہوا جسے دیکھ کر منشاء آپنی کافی گھبراگئی میں نے وجہ بھی پوچھی لیکن انہوں نے ٹال دیا اور وہاں سے چلی گئی اور کافی جو اسی وقت آئی تھی وہ بھی نہیں پی مجھے اس دن لگا کے وہ کچھ چھپا رہی ہیں پر سوچا کے نیکس ٹائم ملینگے تو ضرور پوچھوں گی پر مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ ملاقات ہماری آخری ملاقات ہے ایسل کی آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہو گئے تھے۔ ایسل بیٹا ایسے روتے تھوری ہیں تم تو بہت اسٹرون ہو چلو چپ ہو جاؤ۔ بھائی مجھے لگ رہا ہے کہ کوئی چیز میری نظروں سے بچ رہی ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں آپنی کے اصل مجرم کو جانتی ہوں کچھ ہے بھائی جو میں سمجھ نہیں پا رہی۔ احمد بھائی میں اسلام آباد جانا چاہتی ہوں میں اپنے طور پر اس کیس کو انویسٹیٹ کرنا چاہتی ہوں مجھے لگتا ہے کہ میں یہ کر سکتی ہوں لیکن بھائی مجھے آپ کی مدد چاہیے کیا کریں گے آپ میری مدد؟ ایسل نے مدد طلب نظروں سے احمد کو دیکھا اس کی نظروں میں کیا کچھ نہیں تھا، جسے دیکھ کر احمد چاہتے ہوئے بھی نہ نہیں کر سکا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کام میں خطرہ ہے لیکن وہ اپنی بہن کے ساتھ تھا ہر خطرہ ہر مصیبت سے بچانے کے لیے۔۔ لیکن بھائی ہم اس بارے میں حویلی میں کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے کیونکہ آپ جانتے ہیں اگر کسی کو بھی پتا چل گیا تو کوئی بھی مجھے اسلام آباد نہیں جانے دے گا یہاں تک کہ حدید کو بھی نہیں یہ راز ہے جو صرف آپ کے اور میرے درمیان رہے گا۔۔۔۔۔

اگلے ہی دن ایسل نے احمد صاحب کو اسلام آباد جانے کے بارے میں آگاہ کیا کہ وہ اپنے کچھ فارم لینے جا رہی ہے اصل وجہ چھپالی تھی تبھی اسے جانے کی اجازت مل چکی تھی۔۔

احمد اور ایسل اب دونوں ہی اسلام آباد میں موجود تھے۔۔

احمد بھائی مجھے لگتا ہے کہ ہمیں منشاء آپ کے گھر کا چکر لگانا چاہیے آفتاب بھائی سے بھی ملاقات کرنی چاہیے ہو سکتا ہے کوئی انفرمیشن مل سکے کیونکہ حدید نے بتایا تھا کہ آپ کے لیے lawyer بھی حدید نے ہی کیا کتنا تاؤم گزر چکا ہے لیکن آفتاب بھائی کی طرف سے کوئی خبر ہی نہیں آئی کہی باکی لوگوں کی طرح انہیں بھی تو ایسا نہیں لگتا کہ آپ نے خودکشی کی ہے۔۔

اب یہ تو وہاں جا کر ہی پتا چلے گا کہ آفتاب کیا سوچتا ہے منشاء کے بارے میں۔۔ وہ لوگ منشاء کے گھر پہنچ چکے تھے ملازم نے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا تھا۔

السلام علیکم۔ جی صاحب تو اس وقت گھر پر ہوتے ہی نہیں ہیں اور بیگم صاحبہ بھی آج تو گھر پر موجود نہیں ہیں ملازمہ نے کہا جو چائے لے کر ابھی روم میں داخل ہوئی تھی۔۔

اس کی بات پر احمد اور ایسل دونوں نے ہی چونک کر اسے دیکھا،

ارے ایسل بی بی آپ؟ ملازمہ نے ایسل کو پہچان لیا تھا وہ منشاء کے ساتھ کافی دفعہ ملی تھی ایسل سے، آپ کو تو بہت عرصے بعد دیکھا ہے، مجھے لگا تھا کہ بیگم صاحبہ، مطلب دوسری بیگم صاحبہ کے گھر سے کوئی آیا ہے

کیا مطلب ہے تمہارا دوسری بیگم سے؟ ایسل نے کچھ الجھ کر سوال کیا۔۔

وہ آفتاب صاحب کی دوسری بیوی انہوں نے دوسری شادی کر لیں تھی کچھ ہی عرصہ بعد۔

یہ سن کر احمد اور ایسل دونوں کو ہی شوکڈ لگا۔

اچھا اب ہمیں چلنا چاہیے احمد بھائی چلیں پھر ایسل کھڑی ہوئی،

ایسل بی بی چائے تو پیتی جائیں۔۔

بہت شکریہ چائے کا لیکن ابھی میرا موڈ نہیں

اچھا وہ آپ کو مل گیا تھا آخری وقت میں منشاء بی بی نے آپ کے لیے کچھ بھیجا تھا، ملازمہ کے کہنے پر ایسل کے چلتے قدم رک گئے مل گیا تھا آپ کو؟
کیا تھا ایسل ملازمہ کے پاس آئی۔

وہ کچھ کاغذ کا لفافہ تھا آپ کو دینے کا کہا تھا اور آپ کے وہ کہا رہتی تھی آپ وہ ہاسٹ ہاں ہاسٹل وہاں آئی تھی میں تو آپ وہاں موجود نہیں تھیں تو وہاں کوئی عورت تھی اسے ہی دیا تھا میں نے کے جب آپ آؤ تو آپ تک پہنچا دے ملازمہ نے یاد کرتے ہوئے ایسل کو بتایا۔
کیا مل گیا تھا آپ کو؟

کب کی بات ہے یہ کچھ یاد ہے تمہیں کب دیا تھا ایسل کو بالکل بھی کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔
شاید جس دن منشاء بی بی کا انتقال ہوا ہے اس ہی صبح میں آئی تھی آپ کے پاس۔۔
اچھا ویسے مجھے وہ ملا نہیں یہ کہہ کر ایسل باہر کی طرف بڑھ گئی احمد بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکل گیا۔۔

ایسل اب کیا سوچا کہاں جانا ہے اب، احمد نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

حدید جب شام کو گھر آیا تو حسبِ معمول اس کی نظروں نے ایسل کو ڈھونڈنا شروع کیا پہلے اسے لگا کے ہو سکتا ہے وہ اپنے روم میں ہو لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا حدید کی بے چینی میں عذاف ہو رہا تھا ایسل ایک جگہ سکون سے بیٹھنے والوں میں سے تو ہے نہیں پھر آج ایسا کیا ہو گیا کے

اب تک محترمہ کی ایک جھلک بھی دکھائی نہیں دی حدید اپنے روم میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا بالآخر حدید نے اس کے روم کا رخ کیا دروازہ نوک کیا کوئی بھی جواب نہ ملنے پر اس نے دروازے کا نوب گھمایا تو وہ کھلتا چلا گیا کمرہ بالکل خالی تھا اب تو اسے فکر نے آگھیرا اور اس نے دادی کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔

دادی!

آجاؤ میرے بچے دادی نے بہت ہی شفقت سے حدید کو اندر آنے کو کہا، دادی وہ ایسل کہاں ہے وہ مجھے کام تھا کچھ حدید کو ڈائریکٹ پوچھنا کچھ مناسب نہیں لگا اسی لیے بہانہ بنایا۔۔

ارے وہ تو اسلام آباد گئی ہے احمد کے ساتھ۔

کیا حدید کو جھٹکا لگا، لیکن کیوں دادی؟

وہ تو معلوم نہیں بتایا تو تھا مجھے احمد نے پر میں بھول گئی جانے کیا بتا کے گیا تھا کیا لینے گئی ہے۔۔

تھیک ہے دادی حدید دادی کے کمرے سے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا ایک ہی دم ہر چیز سے اس کا دل اچاٹ ہو گیا تھا۔۔ کچھ سوچتے ہوئے حدید نے ایک نمبر ڈائل کیا۔۔۔

کیا ہوا ایسل کس کا فون ہے احمد نے ایسل کو کہا جو فون اٹھانے کے بجائے اسکرین کو گھور رہی تھی ایسل نے اسکرین احمد کے سامنے کردی جہاں حدید jdk جگمگا رہا تھا۔۔

ہاہاہا مجھے پتا تھا چلو اب بتاؤ ہم کہاں گھوم رہے ہیں۔۔

بہت سوال کرے گا بھائی،

تو بہانہ بنا دینا کوئی بھی ویسے بھی تم تو ماہر ہو اس کام میں، فون بج بج کر بند ہو چکا تھا، ایسل نے شکر کا سانس لیا لیکن ایک بار بھر فون بجنا شروع ہو چکا تھا _____
ایسل پک اپ دی کال، حدید فون کان سے لگائے بڑبڑا رہا تھا،
ہیلو ایسل کی آواز گونجی،

ہیلو کہاں ہو تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں اور کیوں گئی ہو واپس کب تک آرہی ہو اور بتا کر کیوں نہیں گئی ایک ساتھ ہی حدید نے ایسل پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی
افف افف حدید سانس تو لے لو یار کام سے گئی تھی اور بس راستے میں ہوں آرہی ہوں اور احمد بھائی ساتھ ہیں میرے۔

ایسا کون سا کام تھا تمہیں؟

وہ مجھے کچھ فارم لینے تھے اپنے بس اسی لیے اچھا میں گھر آکر بات کرتی ہوں یہاں سگنل اشو ہے شاید تمہاری آواز نہیں آرہی ہیلو ہیلو،

ہیلو ایسل ہیلو ہیل، اوہ شٹ حدید نے موبائل بیڈ پر اچھالا۔۔۔

ایسل گلط بات کون سا سگنل اشو ہے یہاں، جھوٹ کیوں بولا؟

بھائی اتنے سوالات کر دیے تھے اس نے ایک سانس میں کیسے جواب دیتی بزنس مین نہیں حدید کو پولیس آفیسر ہونا چاہئے تھا۔۔

جواب میں احمد مسکرایا،

ویسے یہ jdk کا کیا مطلب ہے تم نے حدید کے نام کے آگے لکھا ہوا ہے۔۔

وہ اس کا مطلب ہے جدید دور کے حدید، ایسل نے بتایا اور پھر دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔

جب احمد اور ایسل گھر پہنچے تو سب ہی لوگ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔ احمد بھی اپنے کمرے میں چلا گیا ایسل نے بھی گھر میں چاروں طرف کسی کو بھی نہ پا کر شکر کا سانس لیا اور اپنے روم کی جانب بڑھ گئی

افسوس کہ حدید سے سامنا نہیں ہوا ایسل نے اپنے روم میں آتے ہی دروازہ بند کیا اور جیسے ہی لائٹ اون کی ایسل کو جھٹکا لگا، تم تم یہاں کیا کر رہے ہو، حدید ایسل کے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا دونوں ہاتھوں کو مٹھی کی سورت بند کیے اپنے چہرے کے نیچے ٹکائے ایسل کو ہی گھور رہا تھا۔

شکر ہے حدید سے سامنا نہیں ہوا حدید نے ایسل کے الفاظ دہرائے وہ کافی غصہ میں لگ رہا تھا۔
می می می، اوہ پلیز ایسل اب بکریوں کی طرح می می نہیں کرو اور آج ایسل دی گریٹ کی لمبی زبان کو کیا ہو گیا ہاں، حدید ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔

وہ میرا وہ مطلب نہیں تھا حدید بڑی ہمت جمع کر کے ایسل نے جواب دیا اس کا خوف اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا جسے دیکھ کر حدید کو بالکل اچھا نہیں لگا اور فورن ہی اس نے اپنا رویہ بدلا۔
ایسل یار کہاں تھی تم ایک فون کال کر کے ہی بتا دیتیں مجھے کتنی فکر ہو رہی تھی پتا بھی ہے تمہیں اب حدید کے چہرے پر صرف فکر دکھائی دے رہی تھی غصہ تو دور دور تک کہی نہیں تھا۔

تمہیں کیوں فکر ہو رہی تھی میری؟ ایسل کی زبان سے پھسلا، حدید کے دیکھنے پر ایسل کو اندازہ ہوا کہ وہ غلط بول گئی ہے، کچھ لمحے یوہی خاموشی کی نظر ہو گئے بالآخر اس خاموشی کو ایسل کی آواز نے

توڑا، وہ میں اپنے کچھ فارم لینے گئی تھی۔ اور اگر اجازت ہو تو میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں بہت تھک گئی ہوں۔

ویسے کافی اچھا جھوٹ بولتی ہو زبان جھوٹ بولتی ہے اور آنکھیں ساتھ بھی نہیں دیتیں انٹرسٹنگ خیر بتانا نہیں چاہتیں تو کوئی بات نہیں فورس نہیں کرونگا، یہ کہہ کر حدید نے دروازہ کی طرف قدم بڑھا دیے اور ہاں اگر کھانا نہیں کھایا تو کھا کر سونا ورنہ آدھی رات کو حویلی میں بھوتوں کی طرح گھوموں گی۔

فکر کرنے کے لیے شکریہ پر میں نے کھانا کھا لیا۔ ایسل نے حدید کی پشت پر نظر جمائے جواب دیا۔ حدید نے گردن گھما کر ایسل کو دیکھا مسکراہٹ کے ساتھ اسے شبہ خیر کہا اور روم سے باہر نکل گیا، جبکہ ایسل ابھی بھی اس جگہ کو تک رہی تھی جہاں سے حدید گیا تھا۔

اففف ایسل اف تمہیں کیا ہو گیا ہے بالکل پاگل ہو گئی ہو اب چپ کر کے لیٹو اور سو جاؤ ایسل کو اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا ایک جھوٹ بھی ڈھنگ سے نہیں بول سکتی ہر کسی کو پاگل بنادیتی ہوں پھر اس حدید نامی بلا کے سامنے کیوں بھیگی بلی بن گئی ایسل یو ہی خود سے ہم کلام ہوتی کب نیند کی وادی میں چلی گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

دوسری جانب حدید اپنے بیڈ پر دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے لیٹا ہوا کمرے کی چھت کو گھور رہا تھا، تمہیں کیوں فکر ہو رہی تھی میری، ایسل کی کہی بات یاد آئی اور ساتھ ہی حدید کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری، اور یو ہی وہ ایسل کو سوچتا ہوا نیند کی وادی میں چلا گیا۔۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ الرَّسُولِ اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ الرَّسُولِ اللَّهُ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہر طرف سے آتی ہوئی اذان کی آواز بہت خوبصورت لگ رہی تھی ایسل کو اپنے اندر تک سکون محسوس ہو رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھی بس کبھی اس طرح غور سے فجر کی اذان نہیں سنتی تھی کیونکہ وہ ہمیشہ الارم لگا کر سوتی تھی اور نماز کے آخری پہر میں ہی اٹھ پاتی تھی پھر بس جلدی جلدی نماز ادا کرتی تھی۔ لیکن آج خود ہی اس کی آنکھ اذان کی آواز پر کھل گئی تھی اور

اس وقت وہ نماز کی چادر اوڑھے آنکھیں بند کیے سکون کو اپنے اندر اترتا ہوا محسوس کر رہی تھی ہوا کے جھونکے اس کے چہرے سے ٹکرا رہے تھے جس سے اس کی ناک پر سرخی مائل ہو گئی تھی۔ اور کوئی تھا جو اس منظر کو بہت ہی غور سے دیکھ رہا تھا ایسے جیسے وقت یہی رک جائے اور وہ اسے یوہی دیکھتا رہے۔ یا اللہ میں اپنی زندگی کی باکی ساری اذائیں ایسل کے ساتھ سنا چاہتا ہوں دل سے بے

ساختہ دعا نکلی جس پر حدید خود بھی حیران تھا یہ کیسا انکشاف تھا جو اب اچانک ہوا تھا حدید جو روز اس وقت اٹھتا تھا پہلے اذان سنتا اور پھر گھر میں ہی نماز ادا کرتا تھا آج بھی وہ معمول کے مطابق اپنی بیلکنی میں آیا لیکن سامنے ایسل کو اس کی بیلکنی میں دیکھ کر کھو سا گیا تھا۔ اذان مکمل ہو چکی تھی ایسل نے اپنی آنکھیں کھول دی اور سامنے حدید کو پایا جو اپنی بیلکنی کی گرل پر ہاتھ جمائے ایسل کو ہی دیکھ رہا تھا لیکن اس کے دیکھنے پر حدید فورن ہی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ تو اسے دیکھ ہی نہیں رہا ہو۔ حدید کی اس حرکت پر ایسل کو ہنسی آئی اور وہ اندر چلی گئی۔ نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

اور حدید بھی ایسل کے اندر جاتے ہی خود بھی نماز ادا کرنے چلا گیا دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو پھر ایسل کا عکس لہرایا یا اللہ یا الرحمن ایسل کو میرے نصیب میں لکھ دے۔۔۔۔۔

اُس ملازمہ نے بتایا تھا کہ جس دن زینب آپ کی ڈیوٹی تھی، اسی دن وہ آئی تھی، میں صبح ہو سٹل سے نکلی تھی بریک فاسٹ کے لیے اور پھر جب میں واپس آئی تھی تو ہاں یاد آیا مجھے بوانے کچھ دیا تھا کہ یہ کوئی دے کر گیا ہے آپ کے لیے اور پھر میں نے اسے اپنے بیگ میں رکھ لیا تھا پھر میں پہلے زینب کے روم میں گئی تھی اور پھر اس کی ٹینشن میں بھول ہی گئی اس خط کو پھر رات تک مجھے

منشاء آپنی کی نیوز مل گئی شٹ یار میں کیسے بھول گئی پتا نہیں اس میں ایسا کیا لکھا ہوگا ایسل جو صبح سے سب یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی اب سب یاد اجانے پر اپنا سامان پھیلا کر بیٹھی ہوئی تھی یہ سارا سامان میں اسلام آباد سے لے کر آئی تھی پھر یہ ساری بکس میں نے یوز کی اور انہیں شیف میں سیٹ کر دیا تھا اور یہ بیگ میں اور کیا ہے اوہ یہ تو زینب کی ڈائری ہے (مجھے دو زینب اب نہ ہی تم اس ڈائری کو اپنے پاس رکھو گی اور نہ ہی اس شخص کے بارے میں سوچو گی، مگر ایسل اس میں زینب نے بولنا چاہا لیکن ایسل نے بیچ میں ہی بات کاٹ دی ہاں جانتی ہوں اس میں اس کی فوٹوس بھی ہیں بے فکر رہو اس پوری ڈائری کو فوٹو گریف سمیت جلاؤنگی میں اور پھر ایسل نے اسے اپنے بیگ میں رکھ دیا) اس ڈائری کو ہاتھ میں لیے ایسل اس وقت کو سوچ رہی تھی کتنا بورا تھا وہ دن شاید یہ ڈائری ابھی تک جل کر راکھ ہو چکی ہوتی لیکن منشاء کی ڈیوٹھ نے اسے سب کچھ بھلا دیا تھا ایسل نے ڈائری سائنڈ پر رکھ کر بیگ میں اور سرچ کیا کچھ شوپنگ کے بلز کے بعد فائنل ایسل کو وہ خط مل ہی گیا تھا جو منشاء نے بھیجا تھا۔

ایسل یہ کیا حشر کیا ہوا ہے تم نے روم کا سعدیہ بیگم نے کہا جو ابھی ابھی دادی کے ہمراہ ایسل کے روم میں آئیں تھی انہیں دیکھتے ہی ایسل نے فورن ہی وہ خط اور ڈائری دوبارہ اپنے بیگ میں رکھ دی اور کپڑے جھاڑتی خود بھی کھڑی ہو گئی۔ جی امی کوئی کام میں بس یہ کچھ سامان سیٹ کر رہی تھی اپنا لیکن کمرے کو دیکھ کر تو لگ رہا ہے کہ پھیلا رہی تھی دادی نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

ہاں تو وہ میری ایک بک نہیں مل رہی تھی بس اسی لیے یہ سب نکالا تھا ابھی بس دوبارہ سیٹ کرنے ہی لگی تھی میں ایسل بیڈ پر پھیلی بکس اٹھانے لگی۔

چھوڑو یہ سب اور جلدی سے تیار ہو جاؤ کچھ لوگ آرہے ہیں تمہیں دیکھنے کے لئے، دادی نے ایسل پر بم پھوڑا۔

کیا دادی میں کوئی تیار نہیں ہو رہی منع کر دیں آپ جو بھی آرہا ہے مجھے ابھی کوئی شادی وادی نہیں کرنی اور ویسے بھی مجھے ابھی اپنا روم صاف کرنا ہے۔

آئی بڑی کام کرنے والی میں نے جو کہہ دیا کہہ دیا تیار ہو جاؤ اور ہاں انسانوں کی طرح ہونا اور یہ کمرہ ملازمہ صاف کر دے گی دادی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن میرے کمرے کو ایسی ہی رہنے دیں بعد میں میں خود کر لنگی۔

اور ہاں اپنی زبان کم چلانا دادی نے جاتے جاتے نصیحت کرنا ضروری سمجھا۔

افف دادی افف یہ رشتہ نامی بلا کو بھی ابھی بلانا تھا چلو ایسل اب تیار ہو جاؤ ورنہ دادی تمہیں اسی ہال میں مہمانوں سے انٹروڈیوز کروا دیں گی۔۔۔

امی آپ نے اچھا نہیں کیا میری نند کو ریجیکٹ کر کے آخر برائی ہی کیا تھی اس میں آپ جانتی ہیں کے اگر آپ سعد کا رشتہ اس سے کرتیں ہیں تو میری پوزیشن کتنی اسٹرون ہو جائے گی سسرال میں خاموش ہو جاؤ فرہین اگر کسی نے سن لیا تو اور تمہاری نند کی تو بات ہی مت کرو نہ عقل نہ ہی لڑکی میں کوئی ڈھنگ سلیقہ فرہین کو حویلی پہنچ کر بھی اپنے دکھ ستائے جا رہے تھے اسی لیے رانیہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دپٹہ اور خاموش رہنے کی تلقین کی۔

السلام علیکم اور آپ کو آنے میں کوئی پریشانی تو نہیں دادی نے کمرے میں آتے ہی سلام کیا اور بات کا آغاز کیا۔

ارے نہیں پریشانی کیسی رانیہ نے جواب دیا۔

احمد اور حدید دونوں پورچ میں ہیں ان کو کمرے میں بھیج دینا اب امان اور احمر صاحب تو گھر پر موجود نہیں ہیں کسی کا ہونا ضروری ہے ہاجرہ نے ملازمہ کو کہا اور پھر مہمانوں کے پاس چلی گئی۔ آپ دونوں کو بڑی بیگم نے اندر بلایا ہے وہ کوئی مہمان آئے ہوئے ہیں ملازمہ نے احمد اور حدید کو اطلاع دی اور وہاں سے چلی گئی۔

لگتا ہے برو سسرال والے آئے ہیں تمہارے حدید نے احمد کو چھیڑا ہاہا ایسا تو نہیں کسی اور کے ہی سسرال والے آئے ہوں احمد نے بھی ہلکا سا گھوسا حدید کے پیٹ میں مارا جس پر اس نے مسنوی درد کی ایکٹنگ کی چلو پھر چل کر ہی دیکھ لیتے ہیں کے کون آیا ہے السلام علیکم احمد اور حدید دونوں نے ہی کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا احمد میرے بڑے بیٹے امان کا بڑا بیٹا اور یہ میرے دوسرے بیٹے صادق مرحوم کا بیٹا حدید دادی نے ان کا تعارف کروایا۔ اچھا بہت خوشی ہوئی مل کر اب اپنی بیٹی کو بلوالیں رانیہ نے دادی سے کہا۔ جی ضرور جاؤ سعدیہ ایسل کو بلا کر لاؤ۔

کیوں دادی ایسل کو کیوں بلوا رہی ہیں حدید کو جب کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تو بے ساختہ بول اٹھا احمد نے فورن ہی اس کا ہاتھ دبایا۔

وہ یہ لوگ ایسل کے رشتہ کے سلسلے میں آئے ہیں بیٹا دادی نے بظاہر تو مسکراتے ہوئے بتایا تھا جب کے آنکھوں ہی آنکھوں میں خاموش رہنے کی وارننگ جاری کر دی تھی اس ایسل نے سب کو اپنے جیسا بنا دیا ہے دل میں ہی سوچا تھا۔

میرے بھائی صبر کرو صرف رشتہ آیا ہے پکا تھوڑی ہوا ہے احمد نے حدید کے کان میں سرگوشی کی، کیا مطلب حدید نے نہ سمجھی سے احمد کو دیکھا۔ کچھ نہیں احمد نے کہنے کے ساتھ ہی مسکراہٹ ہنٹو پر سجائی کیونکہ دادی ان کو ہی گھور رہی تھی جبکہ ہاجرہ بیگم مہمانوں کو باتوں میں لگائے ہوئے تھی۔ ایسل کمرے میں داخل ہوئی اور خاموشی سے سنگل سونے پر بیٹھ گئی اور حدید کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

کیسی ہیں آپ فرہین نے ایسل سے بات کا آغاز کیا۔ کیسی دیکھ رہی ہوں ایسل نے الٹا فرہین سے سوال لیا۔ ہاہا ایسل زرا مذاقیہ طبیعت کی ہے سعدیہ نے بات کو سمجھالا۔ جی میں مذاق کر رہی تھی میں بالکل تھیک ہوں ایسل نے بہت ہی طریقے سے جواب دیا اور پھر نظر جھکا کر بیٹھ گئی۔

اب دیکھتے جاؤ فلم شروع ہو چکی ہے ایک بار پھر احمد نے حدید کے کان میں سرگوشی کی جس پر حدید بس اسے دیکھ کر رح گیا یہاں انہیں فلم لگ رہی ہے اور میری یہاں جان پر بنی ہوئی ہے۔ لگتا ہے آپ کافی سیمپل رہتی ہیں فرہین نے ایسل کے ڈریس پر نظر جمائے ہوئے کہا کیونکہ ایسل نے کارٹن کا لیمن کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا جو بالکل سادہ تھا ساتھ لیمن ہی ڈوپٹا تھا جو سر پر اوڑھا ہوا تھا لیکن بار بار وہ پسل کر اس کے کندھوں پر گر رہا تھا۔

اوہ اگر آپ میرے ڈریس کو دیکھ کر کہہ رہی ہیں تو بالکل غلط ہے کیونکہ یہ تو میں نے امی کے کہنے پر پہنا ہے ورنہ میرا ایک ڈریس ہے میں نے اپنے کزن کے ویسے پر پہنا تھا اففف کیا بتاؤں آپ کو کتنی تعریف کی تھی سب نے مہرون کلر کا غرارہ کافی اچھی ہے میں نے خود ڈیزائن کیا تھا میں وہی

پہن رہی تھی اور امی کی وجہ سے یہ پہن لیا ویسے تو میں LLB کر رہی ہوں لیکن میں ڈیزائنر بنا چاہتی تھی اور آپ کو پتا ہے ایسل ایسل بیٹا ہاجرہ نے ایسل کی چلتی ٹرین کو روکا جو نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی بیٹا باتیں ہی کرتی رہو گی یا کچھ کھلاؤ گی بھی چلو یہ چائے دو۔
جی تائی امی ایسل ان کے لیے پلیٹ بنانے لگی۔

ایسل کی اس حرکت سے حدید کو کافی سکون ہوا تھا مطلب اب سمجھ آیا تھا کہ احمد بھائی کس طرح کی فلم کی بات کر رہے تھے۔ حدید اندر ہی اندر مسکرایا

امی اس کی ناک دیکھیں فرہین نے چپس منہ میں ڈالتے ہوئے رانیہ کے کان میں کہا۔
خاموش ہو جاؤ رانیہ اتنی اچھی تو ہے ناک کیا تم فضول باتیں کر رہی ہو، ایسل ان کی لپسنگ سے اندازہ لگا چکی۔ تھی کے بات اس کی ناک کے بارے میں ہو رہی تھی، کیا ہوا ناک پسند نہیں آئی لیکن کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ کو جہاں سے بھی زیادہ لگے وہاں سے گس لیں کم ہو جائے گی بلکہ آپ اپنی پسند کی ہی شپ دے دینا ٹھیک ہے، یہ کیا بول رہی ہو بیٹا رانیہ کو شرمندگی ہوئی۔

ارے نہیں نہیں آنٹی شرمانے والی کیا بات ہے کوئی اتنا بڑا مسئلہ تھوڑی ہے بس آپ گھر سے اپنا بیٹا تو دیکھ کر آئی ہیں نا؟ ہاں مگر کیوں رانیہ کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آتا تھا۔

ایسل کیا بول رہی ہو تم خاموش رہو دادی نے کہنا چاہا لیکن ایسل نے بات کاٹ دی ارے دادی مجھے بات تو کرنے دیں حدید اور احمد دونوں ہی ہنسی کو کنٹرول کرنے کے چکر میں سرخ ہو چکے تھے۔

بس آپ اپنا بیٹا دیکھ کر آئیں ہیں یہ تو اچھی بات ہو گئی اب اس کے حساب سے میری ناک سیٹ کر لیں چھوٹی بڑی ٹیڑی پتلی لمبی جو دل چاہے آپ کا بلکہ رکیں، بوا بوا وہ بوا میں اپنی ملازمہ کو کہتی

ہوں ارے ایسل نے مسکرا کر اپنی ملازمہ کو انٹرویو کر دیا، وہ بوا زرہ ایک ریگمال لے آؤ جی چھٹی بی بی، ملازمہ کچھ پریشان ہوئی۔

ارے وہ میرے روم میں سائنڈ ٹیبل کی ڈروز میں ہوگا۔

سعدیہ بیگم نے ایسل کو گھورا، ارے امی رشتہ ہو رہا ہے تو ضروری ہے نہ کے پہلے ہی ہر چیز سیٹ ہو جائے کیوں آنٹی۔

امی اس لڑکی کو دیکھنے آئی تھیں آپ یہ آپ کو بہت شریف لگ رہی تھی اس کی زبان دیکھی ہے آپ نے فرہین کو موقع ہی مل گیا تھا بات بنانے کا۔

ارے یہ کیا بات کر دی آپ نے کے شریف لگ رہی تھی اب نہیں لگ رہی کیا، کیا میں بندہ مار کر کھا گئی یا پھر آپ کے سر پر استرا پھیر کر آپ کو گنجا کر دیا ایسا کیا کر دیا فرہین محترمہ آپ بتائیں، اور رہی بات لمبی زبان کی تو پریشانی والی بات نہیں ہے ابھی ریگمال آرہا ہے نہ ناک کے ساتھ ساتھ زبان بھی گس دینا یہ مسئلہ بھی ہل، ابھی گور سے دیکھ لیں کوئی اور مسئلہ تو نہیں ہے تاکہ گسائی وسائی کا سارہ کام ایک ساتھ ہی نمٹ جائے ایسل بنا کسی کی پرواہ کیے بولے جارہی تھی اپر سے سونے پر سوہاگا ملازمہ ریگمال لے کر حاضر ہو چکی تھی۔

یہ لیجیے ایسل نے ریگمال رانیہ کے آگے کیا۔

ارے رکھو اس کو اپنے پاس اور پہلے آپ اپنی بیٹی کا علاج کروائیں چلو فرہین ہم نے اپنا وقت برباد کیا یہاں آکر وہ دونوں ہی غصہ سے باہر نکلیں اور ان کے پیچھے دادی سعدیہ اور ہاجرہ بھی نکلیں دیکھیں آپ بات سنیں ایسل ایسی نہیں ہے وہ تو، رہنے دیجئے وہ کیسی ہے ہمیں سمجھ آچکا ہے۔

ہاہا ان کے جاتے ہی احمد اور حدید کے کب سے ضبط کیے ہوئے تھقبے بلند ہوئے وہ دونوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے ایسل اوہ نو ایسل تم یہ سب کر کیسے لیتی مطلب اتنا خرافات دماغ میں آتا کہا سے ہے وہ دونوں ہی ایسل سے پوچھ رہے تھے ساتھ ہنسی کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

میں نے اپنے رشتہ والے بھگادیے، میں نے اپنے رشتہ والے بھگادیے واہ ایسل واہ تمہیں تو انعام ملنا چاہیے کل تک تمہیں شادی کے شوق ہو رہے تھے اور آج جب رشتہ آیا تو بھاگا دیا ویسے میں کافی اچھا محسوس کر رہی ہوں ایسل نے سوئے سے اتر کر زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سہی کہہ رہی ہو میں بھی حدید بھی سوئے سے نیچے بیٹھ گیا۔ کیا مطلب احمد نے حدید کی بات پکڑی مطلب مجھے وہ لوگ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے لالچی سے لگ رہے تھے اسی لیے حدید نے بڑی مہارت سے بات سمجھائی۔

اور اب میرا کیا ہوگا میں تو گئی امی اور دادی تو نہیں چھوڑنے والی مجھے بھائی کہی چھپالیں مجھے اف ف یہ میں نے کیا کر دیا آج تو پکا جوتی سے مار پڑے گی یا اللہ آج پچالے پکا آئندہ نہیں کرونگی باقاعدہ ایسل نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی تھی، میں آئندہ کے لیے تمہیں زندہ چھوڑو گی تو کرو گی نہ سعدیہ بیگم نے کمرے میں گھستے ہوئے کہا، ایسل نے فورن ہی ڈور لگائی لیکن دادی اور سعدیہ نے اس کا راستہ روک لیا اب وہ دونوں ہی اسے پکڑنے کی کوشش میں دوہری ہو رہیں تھی جبکہ ایسل ایک سوئے سے دوسرے، دوسرے سے تیسرے پر چھلانگیں لگاتی ہوئی خود کو پچارنے کی کوشش کر رہی تھی اور احمد اور حدید کی ہنسی ہی بند نہیں ہو رہی تھی وہ دونوں بس انہیں دیکھ کر ہنسنے جا رہے تھے۔

خود کو مت تھکا لڑکی اتنا یہاں سے کہی اور نہیں بھاگ سکتیں تو بہتر ہے خود کو ہمارے حوالے کر دو۔

دادی آپ مجھے ہلکے میں لے رہی ہیں ارے آپ لوگ واپس آگئے ایسل نے دروازہ کی طرف دیکھ کر کہا اور ساتھ ہی سونے سے نیچے اتری، دادی اور سعدیہ نے بھی جلدی سے پیچھے مڑ کر دیکھا، دادی اور سعدیہ بیگم کے مڑنے کی دیر تھی کہ ایسل جلدی سے روم کی کھڑکی پر چڑھی اور باہر کود گئی پیچھے دادی اور سعدیہ اسے کوس کر رہ گئیں، یہ کھڑکی لان میں کھلتی تھی۔

ایسل میری مدد کرو کچھ بھی کر کے حدید سے رابطہ کرو اسے بتاؤ کہ میں اس کے گھر پر ہوں وہ فوراً گھر پر آجائے اور حویلی میں بھی خبر کرو پلیز.. میرے پاس موبائل نہیں ہے آفتاب نے چھین لیا ہے میں حدید کے گھر پر چھپی ہوئی ہوں۔ خط میں ایک نمبر بھی لکھا ہوا تھا جس کے نیچے حدید لکھا ہوا تھا۔

ایسل کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا وہ مجھ سے مدد چاہتی تھی اور میں یہ خط آج دیکھ رہی ہوں ایسل وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی دماغ پھٹنے کو ہو رہا تھا آفتاب بھائی وہ ان سے کیوں چھپی تھیں ان کا موبائل کیوں چھینا انہیں کس نے مارا کیا آفتاب بھائی نے مارا ہے منشاء آپنی کو نہیں نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے تو پھر وہ کیوں ان سے چھپی ہوئی تھی اور اگر ان کی جان کو خطرہ تھا تو انہوں نے مجھے کیوں مدد کے لیے کہا آفتاب بھائی کو کیوں نہیں کہا، اس وقت ایسل کے دماغ میں سوال ہی سوال تھے ہر بات کے آگے سوالیہ نشان تھا۔ اگر میں نے وقت پر یہ پڑھ لیا ہوتا تو میں اس میں سے حدید کا نمبر لے کر اسے سب کچھ بتا سکتی تھی اور پھر کیا پتا کہ یہ سب نہ ہوتا منشاء آپنی ابھی ہم سب کے درمیان ہوتی یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے، اس وقت ایسل کو اپنا آپ گنہگار

لگ رہا تھا یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اسے اب اپنے چاروں جانب سے یہی آوازیں سنائی دے رہی تھی دماغ نے جیسے کام کرنا چھوڑ دیا تھا ایسل اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے پورے میں ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی لیکن آوازیں ہنوز جاری تھیں چپ، چپ، چپ، چپ ایک زوردار کی چیخ بلند ہوئی اور ساتھ ہی وہ زمین پر جاگری اور ہوش سے بھانا ہو گئی۔۔

چیخ کی آواز سن کر سب ہی گھبرا گئے۔ اور ایسل کے کمرے کی طرف دوڑے جبکہ دادی ہاجرہ اور سعدیہ وہی بیٹھی رہیں کے یقین یہ اس لڑکی کا کوئی اور نیا تماشہ ہوگا لیکن احمد صادم حدید اور عافیہ تینوں ہی خوفزدہ تھے کے پتا نہیں کیا ہوا ہے۔

عافیہ نے جیسے ہی ایسل کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سب ہی اپنی جگہ رہے گئے، ایسل کمرے کے پیچو پیچ بے ہوش پڑی تھی سب سے پہلے حدید ہوش میں آیا اور اس نے جلدی سے ایسل کے پاس پہنچ کر اس کا چہرہ تھپتھپایا ایسل ایسل کیا ہوا ہے پھر حدید نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کی نبز چیک کی، حدید کے ہاتھ تھامتے ہی ایسل کے ہاتھ سے منشاء کا خط چھوٹ گیا جسے احمد نے بہت ہی صفائی سے اپنی پوکٹ میں چھپالیا۔

جلدی گاڑی نکالو اس کی نبز بہت سلو چل رہی ہے حدید چلایا اور ساتھ ہی ایسل کے بے جان وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا۔

احمد گاڑی نکال چکا تھا جب حدید نیچے پہنچا یا اللہ کیا ہوا میری بچی کو سعدیہ ہاجرہ اور دادی تینوں ہی ایسل کو اس طرح بے ہوش دیکھ کر تڑپ اٹھیں۔

بے فکر رہیں یہ تو نائک کر رہی ہے حدید نے ان کی کچھ دیر پہلے والی بات دھرائی اور وہاں سے چلا گیا، ایسل کو بہت ہی احتیاط سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا احمد نے گاڑی اسٹارٹ کی اور صارم نے بھی اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ سنبھالی اور ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔۔

سعدیہ اب رونا تو بند کرو تھیک ہو جائے گی ایسل ہاں چچی بس بے حوش ہوئی ہے تھیک ہو جائے گی دیکھنا ابھی کچھ ہی دیر میں وہ گھر واپس آجائے گی ہاجرہ اور عافیہ دونوں ہی سعدیہ کو چپ کروانے میں لگی ہوئی تھیں دادی بھی خاموش پریشان بیٹھی ہوئی تھی ایسل بہت کم ہی بیمار ہوا کرتی تھی اور پھر اب اچانک سے اس کا اس طرح بے حوش ہو جانا سب ہی کو پریشان کر گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی صارم حدید اور احمد فورن ہی اس کے پاس آئے، کیسی ہے وہ کیا ہوا ہے ایسل کو؟

آپ لوگ ریلیکس ہو جائیں اب ٹھیک ہے وہ ایسا ہو جاتا ہے اکثر لوگوں کے ساتھ جب وہ کسی بات کا اسٹریس لے لیتے ہیں لیکن کوشش کریں کے ان کو ٹینشن فری رکھیں جب تک وہ تھوڑی بہتر نہیں ہو جاتی۔

ڈاکٹر صاحبہ کیا ہم مل سکتے ہیں حدید نے ڈاکٹر نی سے سوال کیا۔

جی بالکل اب آپ لوگ مل سکتے ہیں ابھی وہ دوائوں کے زیر اثر بے غنودگی میں ہیں لیکن کچھ ہی دیر میں ہوش میں آجائیں گی یہ کہہ کر ڈاکٹر نی چلی گئی اور وہ تینوں ہی روم میں داخل ہوئے جہاں سامنے

ہی ایسل بیڈ پر پرسکون سی سو رہی تھی سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی شاید گرنے سے اس کے سر پر چوٹ لگی تھی جو کسی نے پریشانی میں نوٹ نہیں کی تھی۔

ایسل کی آنکھوں نے تھوڑی حرکت کرنا شروع کی اور پھر آہستہ آہستہ ایسل نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں، لیکن ہوش میں آتے کے ساتھ ہی اسے دوبارہ سے ساری چیزیں یاد آنا شروع ہو گئی وہ خط اس میں لکھے الفاظ منشاء۔

ارے میری بہن جاگ گئی احمد نے مسکرا کر ایسل کو دیکھا بھائی بھائی سب میری وجہ سے ہوا ہے میری ہی غلطی ہے میں نے دیکھنے میں بہت دیر کر دی وہ چلی گئی بھائی وہ چلی گئی میری وجہ سے ہوا سب ایسل اچانک ہی آوٹ آف کنٹرول ہونے لگی۔ کچھ نہیں ہوا کچھ بھی نہیں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے ایسل بس چپ ہو جاؤ چپ بس دیکھو اپنی آنکھیں کھولو تم خواب دیکھ رہی تھیں دیکھو یہاں ہم سب ہیں تمہارے ساتھ صارم بھی ہے حدید بھی ہے احمد نے ایسل کو ریلیکس کرنے کے لیے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسل نہیں چاہتی کہ اس بارے میں کسی کو پتا چلے۔

جاؤ صارم ڈاکٹر کو بلا کر لاؤ، ایسل کیسی ہو اب کیسا فیل کر رہی ہو تم نے تو ہم سب کو ڈرا ہی دیا تھا، حدید نے کہا اور بیڈ کے قریب چیئر پر بیٹھ گیا کیونکہ کب سے وہ ایسل کے ہوش میں آنے کے ویٹ میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا اب جب وہ ہوش میں تھی تو حدید نے سکون کا سانس لیا تھا۔

میں تھیک ہو بس مجھے لگتا ہے رشتہ والی آنٹی اور ان کی بیٹی فرہین کی نظر لگ گئی ہے مجھے ایسل کے جواب پر حدید اور احمد دونوں ہی ہنس پڑے اتنے میں صارم بھی ڈاکٹر نی کے ساتھ روم میں داخل ہوا

۔ واہ واہ ہمارے بغیر کس بات پر اتنا ہنسا جا رہا ہے اور ایسل تم تھوڑی دیر پہلے تو تمہیں مرگی کا دورا پڑا ہوا تھا اب کون سے لطیفے سنارہی ہو۔

کیا مرگی کا دورا صارم دیکھو اپنا منہ بند رکھو ایسل نے ڈاکٹرنی کا خیال کرتے ہوئے صارم کو آنکھوں ہی آنکھوں میں وارن کیا۔ جس کا صارم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

ایسل کیا آپ کو پتا ہے آپ کے ماتھے پر یہ چوٹ کیسے لگی ڈاکٹرنی نے یہ سوال اس لیے کیا تاکہ وہ جان سکے کہ ایسل کے ماتھے پر چوٹ لگنے سے بے ہوش ہوئی ہے یا بے ہوش کو کر گرنے سے ماتھے پر چوٹ لگی ہے۔

ماتھے پر چوٹ ایسل کا ہاتھ بے ساختہ اس کے ماتھے پر گیا جہاں بینڈج موجود تھی یہ کیسے لگی مجھے نہیں معلوم ایسل نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

مطلب یہ چوٹ آپ کو گرنے سے لگی ہے تو ایسل کیا آپ مجھے یہ بتا سکتی ہیں کہ آپ کی طبیعت تھیک نہیں تھی یا پھر آپ نے کچھ کھایا نہیں تھا یا پھر آپ اسٹریس میں تھیں جو آپ بے ہوش ہوئی۔ آپ کیا پولیس میں بھی رہ چکی ہیں ڈاکٹرنی کے اس طرح سوال کرنے پر ایسل الٹا انہی سے سوال کر بیٹھی۔

نہیں ڈاکٹرنی ایسل کی بات پر مسکرائی۔

مجھے لگتا ہے میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں کیونکہ یہ لڑکی کبھی سہی سے نہیں بتا پاتی اپنی کنڈیشن احمد نے ڈاکٹرنی سے کہا اور روم سے باہر لے گیا، وہ اسٹریس میں ہے اور یہی چیز اس کی صحت پر اثر انداز ہو رہی ہے اچھا کیا مسٹر احمد جو آپ نے مجھے یہ بات بتادی اب میں ان کو کچھ ایسی میڈیسن

دو گئی جس سے یہ کچھ وقت کے لیے ریلیس ہو جائیں اور پلیز کوشش کریں کے اس طرح کی کنڈیشن دوبارہ نہ ہو ان کی کیونکہ اس ہی طرح کی سچویشن میں نروس بریک ڈاؤن بھی ہو جاتا ہے جو کہ خطر ناک ہے امید ہے آپ اپنی بہن کا خیال رکھیں گے۔

جی ضرور، شکریہ آپ کا احمد ڈاکٹر نی سے بات کر کے واپس روم میں آیا جہاں ایسل صارم اور حدید سے باتوں میں مگن تھی اور کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔ یا اللہ میری بہن کی اس مسکراہٹ کو سلامت رکھنا بے ساختہ اس کے دل سے دعا نکلی۔

ایسل کے گھر پہنچنے کے بعد سب ہی نے اسے گھیر لیا تھا سوال تھے کے ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے، ارے آپ لوگ کیوں اتنے سوال کر رہے ہیں ڈاکٹر نے اسے ریٹ کرنے کا کہا ہے بس تھوڑی ویکنئیس ہے ڈائٹ کا خیال رکھے گی اور میڈیسن ٹائم پر لے گی تو انشاء اللہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی، جاؤ ایسل اب تم اپنے روم میں جا کر ریٹ کرو۔ احمد نے بڑی مہارت سے ایسل کو سب کے سوالات سے چھٹکارا دلا دیا تھا۔

اب ایسل اپنے کمرے میں موجود تھی اور پہلے کے مقابلے میں اب بہتر محسوس کر رہی تھی لیکن دواؤں کی وجہ سے اسے نیند محسوس ہو رہی تھی جسکی وجہ سے وہ بستر پر لیٹتے ہی سو چکی تھی اور دوسری طرف اب گھر والے بھی اس کی کنڈیشن سے مطمئن تھے۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا اس ایک ہفتے میں ایسل نے گھر سے باہر قدم بھی نہیں نکالا تھا سب ہی نے اس کی اچھی دیکھ بھال کی تھی بس اب اس کے ماتھے پر ایک چھوٹی بینڈج موجود تھی، لیکن جیسے جیسے

اس کی طبیعت میں بہتری آرہی تھی ویسے ویسے اسے دوبارہ سے منشاء کے کیس کی فکر سوار ہو گئی تھی اور اسی لیے وہ احمد کے پاس آئی تھی۔

احمد بھائی اب میں تھیک ہو آپ کو بس میرے ساتھ چلنا اس دفعہ میں آفتاب بھائی کی ہر حرکت پر نظر رکھنا چاہتی ہوں یقیناً ہمیں کوئی کلو ضرور ملے گا کے آخر انہیں کیس کی فکر کیوں نہیں کیوں وہ اتنے مطمئن کیسے ہیں۔

لیکن ایسل اس بار کیا بہانہ کرو گی گھر والوں سے اور اب تو تمہارے فائل اگزیس بھی ہونے والے ہیں ایسی سچویشن میں کوئی بھی تمہیں اسلام آباد نہیں جانے دے گا احمد نے پہلے ایسل کی بات اطمینان سے سنی اور پھر اپنا خدشہ ظاہر کیا کیونکہ وہ ایسل کی کسی بات کو رد کر کے اسے دوبارہ بیمار نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ ایسل ایک بار جو ٹھان لے پھر کر کے ہی دم لیتی ہے۔

بھائی آپ اس کی فکر مت کریں میں بول دوں گی کے میں زینب سے ملنے جا رہی ہوں اس نے ہم سب فرینڈز کو بلایا ہے۔ آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن پھر تم میرے ساتھ تو نہیں جا سکتیں دادی تو مجھے اس کے گھر کے آس پاس بھی بھٹکنے کی اجازت نہیں دینگے۔

وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں احمد بھائی دادی کو میں منالوونگی بس آپ نے ان کے سامنے کوئی بات نہیں کرنی ہمارے جانے کے بارے میں،

ایسل تم کچھ غلط کرنے والی ہو کیا دیکھو پلیز خود کو کسی مصیبت میں مت ڈال لینا۔ احمد کو فکر ہوئی ایسل کی کیونکہ وہ اس کی حرکتوں سے واقف تھا۔

فکر مت کریں بھائی کل دوپہر کو نکلنا ہے ہمیں شبہ خیر یہ کہہ کر ایسل وہاں سے چلی گئی اور سچنے لگی کے اگر حدید کو پتا چل گیا کے اس کی جان سے پیاری بہن منشاء نے اپنی موت سے پہلے مجھ سے مدد مانگی تھی کہا تھا کے میں اس کے بھائی کو اس کی مدد کے لیے بھیجو لیکن میں نے مدد نہیں کی بلکہ اس خط کو پڑھنے میں اتنا وقت لگا دیا کے اب صرف پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں میرے پاس یہ سب جاننے کے بعد تو وہ میری شکل سے بھی نفرت کرے گا، ایسل خود کے ایک ایسے گناہ کا کسوروار سمجھ رہی تھی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔۔۔

اگلے دن دوپہر کو ایسل دادی کے پاس آئی وہ جانتی تھی کے آج ہاجرہ اور سعدیہ دونوں ہی شاپنگ کے لیے جانے والی ہیں۔ اب وہ انتظار میں تھی کے کب وہ دونوں نکلیں اور کب ایسل اپنے مشن پر نکلے۔

اچھا ہم جا رہے ہیں تو فائنلی ایسل نے شکر کا سانس لیا کیونکہ اس کا انتظار ختم ہو چکا تھا وہ دونوں شاپنگ کے لیے نکل چکی تھیں اب انتظار تھا تو بس احمر صاحب کیونکہ وہ جانتی تھی کے آج ابو جی آفس کے لیے نہیں گئے ہیں بلکہ اب نکلنے والے ہیں اپنی ایک میٹنگ کے لیے اور اسی موقع کا فائدہ ایسل نے اٹھایا۔

ارے یہ تم کیا اپنی گھڑی کو بار بار دیکھے جا رہی اور کہا جانے کی تیاری ہے دادی نے ایسل کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔

وہ میں زینب کے گھر جا رہی ہوں اس نے بلایا تھا پھر تو اگزیس شروع ہو جائیں گے اور اس کے بعد تو شادی ہی ہے اس کی تو اسی لیے آج سب دوستیں جمع ہو رہی ہیں اس کے گھر ایسل نے بڑی ہی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

اچھا لیکن کس کے ساتھ جا رہی ہو دادی بھی دادی تھی بات کی کھال نکالے بغیر کہا جانے دو سکتیں تھیں یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی اسی لیے پوری پلینگ کی ہوئی تھی۔

وہ ابو جی کے ساتھ ان کی وہی میٹنگ ہے آج تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے اور پھر واپسی میں پک کر لینگے یہ جھوٹ ایسل نے بول تو دیا تھا لیکن خوف تھا کہ کہی دادی ابو جی سے پوچھ ہی نہ لیں، ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ سامنے سے احمر صاحب آرہے تھے ایسل نے اپنے دل میں شدت سے دعا کی کہ دادی ابو جی کو روک کر کچھ بھی نہ پوچھیں ابھی ایسل دل ہی دل میں دعا گو تھی کہ دادی نے احمر صاحب کو پکارا جس پر انہوں نے بہت ہی مہذب انداز میں جواب دیا لیکن ایسل کو لگا کہ اس کی گردن کٹنے کا وقت آگیا ہے اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے بھاگتی احمر صاحب کا فون بجنے لگا جی میں بس نکل رہا ہوں فون اٹھاتے ہی احمر نے کہا، جاؤ اللہ کی امان میں دادی نے فون کٹ ہونے کا انتظار کیے بنا ہی احمر سے کہا جس پر وہ مسکرا کر وہاں سے چلے گئے جبکہ ایسل اپنے یوں بال بال بجنے پر شاکڈ وہی کھڑی رہی،

اری لڑکی یہاں کھڑی کھڑی کیا کسوچ رہی ہے دیکھا نہیں اسے دیر ہو رہی ہے جلدی جا، دادی کی بات سن کر ایسل ہوش میں آئی اور بنا وقت زالیج کیے وہ وہاں سے فورن نکلی حویلی سے باہر احمد کب سے گاڑی میں اس کا ویٹ کر رہا تھا ایسل کو دیکھ کر اس نے فورن گاڑی اسٹارٹ کی۔

یار ایسل کتنی دیر کردی تم نے باہر آنے میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں احمد نے ایسل کے گاڑی میں بیٹھتے ہی کہا۔

بھائی آپ کو کیا بتاؤں میں کتنی مشکل سے نکلی ہوئی مجھے تو لگا تھا کہ آج تو پکا پکڑی جاؤنگی لیکن قسمت اچھی تھی جو بچ گئی ایسل نے احمد کو شروع سے لے کر آخر تک کی کہانی سنائی کے کس طرح وہ دادی سے بچ کر باہر آئی ہے۔

آف ایسل تم بھی نہ پتا نہیں کیوں خود کو مصیبتوں میں ڈالتی ہو احمد نے خالی سڑک پر گاڑی کی رفتار بڑھائی۔ آج کا دن بہت مصروف گزرا تھا لیکن ایسل کے ہاتھ بہت سے ثبوت لگے جس کا استعمال وہ وقت آنے پر کرنے والی تھی۔ وہ احمد کے ہمراہ گھر واپس آچکی تھی۔ وقت ایک بار پھر تیزی سے گزرنے لگا ایسل اپنے امتحان کی تیاریوں میں مصروف تھی اور دوسری طرف سب ہی گھر والے احمد کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے شادی کی تاریخ ایسل کے امتحانات کے ختم ہونے کے بعد کی تھی لیکن آج سب ہی گھر والے زینب کے گھر دعوت پر انوائٹڈ تھے جبکہ ایسل نے اپنے امتحان کی وجہ سے جانے سے انکار کر دیا تھا۔

جب سب لوگ زینب کے گھر پہنچے تو وہاں نمل اور ابیرا بھی موجود تھیں نمل کو دیکھتے ہی صارم کی تو خوشی کا ٹھکانا ہی نہیں تھا۔ ارے ہمارے داماد کو نہیں لائیں آپ زینب کے والد نے دادی سے سوال کیا ارے نہیں وہ دراصل احمد اور حدید کو اچانک ہی ایک ضروری میٹنگ میں جانا پڑھ گیا ورنہ ضرور آتے وہ بھی اور ایسل کا تو بتایا ہی ہے امتحان کی وجہ سے نہیں آئی دادی نے ان کو تفصیل سے

بتایا۔ چلیں مجبوری تھی تو کوئی بات نہیں لیکن اچھا لگتا اگر سب آتے۔ باتوں کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہا شادی کے کچھ ضروری چیزوں پر بھی بات ہوئی۔

کھانے کا بہت ہی پر تکلف اہتمام کیا گیا تھا کھانا خوش گوار موحول میں کھایا گیا اس کے بعد سب ہی بڑے اپنی باتوں میں مگن ہو گئے اور نوجوان پارٹی باہر لان میں آگئی تو بھابھی آپ بتائیں کچھ اپنی پسند کے بارے میں تاکہ میں بھائی کو بتاؤ اس طرح انہیں آسانی ہو جائے گی صارم نے چہرے پر معصومیت سجائے زینب سے کہا جبکہ آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی تھی آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں جب وقت آئے گا تو زینب خود احمد بھائی کو بتا دے گی جواب زینب کے بجائے نمل کی طرف سے آیا۔ ویسے فور یور کانسٹ انفرمیشن میڈم میں نے اپنی بھابھی سے سوال کیا تھا آپ سے نہیں اور ایسل کے اگزیمس ہونے والے ہیں مطلب تمہارے بھی ہونے والے ہوں گے اور تم یہاں دعوتیں اڑا رہی ہو صارم کا انداز ایسا تھا جیسے پتا نہیں کتنا قریبی رشتہ ہو ان کا۔ ویسے آپ کو کیا مسئلہ ہے میں کچھ بھی کروں اور ویسے بھی اتنے دن ہو گئے تھے ملے ہوئے اس لیے زینب کو انکار نہیں کیا ویسے بھی پھر تو اس کی شادی ہو جائے گی ویسے تو نمل کو صارم کی بات زہر لگی تھی لیکن اس کا زینب سے تعلق تھا اسی لیے آرام سے جواب دیا اس دوران عبیرا عافیہ اور زینب موبائل میں کچھ ڈریس دیکھنے میں مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ ان کی نوک جھونک پر مسکرا بھی رہیں تھیں۔

ویسے اچھی خاصی لڑکی ہو جھوٹ تم پر چچا نہیں، کیا مطلب ہے آپ کا میں نے کب جھوٹ بولا آپ اپنی لمٹ میں رہیں جو منہ میں آرہا ہے بولے جا رہے ہیں صارم کی اس بات پر نمل کو اچھا خاصا غصہ آگیا تھا اسی لئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا لہجہ نرم نہ رکھ سکی۔

اوہ واو یاد داشت کافی کمزور لگتی ہے آپ کی ابھی کوئی ایک مہینہ پہلے ہی ایسل نے بتایا تھا کہ تم سب زینب کے گھر جمع ہو رہے ہو وہ آئی بھی تھی صارم نے بڑے اطمینان سے کہا۔

کیا ہو گیا ہے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آپ کو ہم تو زینب کی انگیجمنٹ کے بعد سے اب مل رہے ہیں اور اب کیونکہ ایسل ریگولر اسٹوڈنٹ نہیں ہے اسی لیے اس سے تو ملنے کے لیے اگزیس کا انتظار کرنا پڑھتا ہے۔ اچھا لگتا ہے مجھے کوئی غلط فہمی ہوگئی ہوگی ویسے اب ہمیں چلنا چاہیے کافی دیر ہوگئی ہے راستے میں بھی ٹائم لگے گا جاؤ عافیہ جا کر اندر دادی لوگوں کو بولا کر لے آؤ میں گاڑی نکال رہا ہوں صارم کا موڈ اچانک ہی بدل گیا تھا اور اس بدلتے موڈ کی وجہ عافیہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

ایسل لان میں اپنی کتاب لیے بیٹھی پڑھ رہی تھی اور نہ جانے کب میں سے پڑھتے پڑھتے وہ وہی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے کتاب کو ہاتھ میں پکڑے پکڑے خوابوں کی دنیا میں پہنچ چکی تھی۔

احمد اور حدید جو ابھی میٹنگ سے فری ہو کر گھر آئے تھے لان میں ایسل کو بیٹھا دیکھ کر وہی آگئے لیکن قریب آنے پر علم ہوا کہ وہ تو خواب خرگوش کے مزے لینے نقلی ہوئی ہے۔ واہ واہ حدید نیند ہو تو ایسی کنتے مزے سو رہی ہے اور ایک میں ہوں اپنے پر سکون بستر پر لیٹنے کے بعد بھی گھنٹوں کروٹیں بدلتا رہتا ہو احمد نے ایک چیئر کسکائی اور اس پر بیٹھ گیا بالکل یار نیند تو واقعی ایسی ہی ہونی چاہیے حدید نے بھی ایسل کی نیند پر رشک کیا۔

سلام صاحب کیا میں کھانا لگا دوں آپ دونوں کے لیے ملازمہ نے آکر کہا۔ کیا ایسل کھانا کھا چکی ہے؟

نہیں ملازمہ نے جواب دیا۔

تو پھر آپ تھوڑی دیر بعد لگا دینا احمد نے ملازمہ سے کہا ہی تھا کہ اتنے میں ایسل کے ہاتھ سے کتاب پس کر نیچے گری جس کے گرنے سے ایسل کی آنکھ کھل گئی۔ اوہ میں سو گئی تھی کیا ایسل نے اپنے سامنے حدید اور احمد کو یو اچانک دیکھ کر سوال کیا، نہیں نہیں آپ نہیں ہم سو رہے تھے حدید نے اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے کہا ابھی ایسل کوئی جواب دیتی کے حویلی کے اندر گاڑی داخل ہوئی سبھی گھر والے اتر کر سیدھا اندر چلے گئے جبکہ عافیہ اور صارم سیدھا ان تینوں کے پاس آئے ان کے سپاٹ چہرے کسی خطرے کا الارم دے رہے تھے۔۔۔۔۔

ارے آؤ آؤ تم لوگ بھی بیٹھو اور بتاؤ کیسی رہی دعوت احمد نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ ہم یہاں بیٹھنے نہیں آئیے صارم نے جواب دیا اور ایسل کی کرسی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ اگر بیٹھنا نہیں ہے تو میرے سر پر آکر کیوں کھڑے ہو گئے ہو پورا لان خالی پڑا ہے چلو آگے پیچھے ہو ایسل نے صارم کو کہا لیکن وہ اپنی جگہ جم کر کھڑا رہا۔

افف میں ہی یہاں سے اٹھ جاتی ہوں ساری ہوا روک کر رکھی ہے بلکہ اندر ہی چلتے ہیں کھانا بھی کھانا ہے یہ کہہ کر ایسل کھڑی ہوئی اور جانے لگی لیکن جیسے ہی وہ آگے بڑھی صارم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روک لیا، صارم یار کیا مسئلہ ہے نہ یہاں سے ہٹ رہے ہو نہ جانے دے رہے ہوں پاگل ہو گئے ہو کیا، ہاتھ چھوڑو میرا۔ جواب میں صارم یو ہی خاموش کھڑا رہا اور ایسل کو گھورتا رہا۔ اب تو ایسل کو غصہ آگیا تھا صارم کا یہ رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا جبکہ حدید اور احمد بھی صارم کو سمجھنے سے قاصر تھے سب ہی بس خاموشی سے اس کو دیکھ رہے تھے۔ ہاتھ چھوڑو ایسل نے اپنا ہاتھ

چھڑوایا اور جانے کے لیے مڑی ہی تھی کے صارم کی آواز نے اس کے قدم وہی روک دیے لاسٹ ویک زینب کے گھر کا بول کر کہا گئی تھی ابھی ایسل کچھ کہتی یا احمد ایسل کے لیے کچھ کہتا صارم نے ایک زوردار تھپڑ ایسل کے منہ پر مارا یہ سب اتنا اچانک تھا کہ نہ ہی کوئی صارم کو روک پایا اور نہ ہی ایسل اپنا توازن برقرار رکھ پائی بلکہ زمین پر جاگری اور صارم کی رسٹ واچ کے لگنے سے ایسل کا ایک ہونٹ پھٹ گیا جہاں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا احمد نے فورن ہی ایسل کو سمجھالا جبکہ حدید نے غصہ میں صارم کو گریبان سے پکڑا، یہ کیا حرکت کی ہے تم نے صارم تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ایسل پر ہاتھ اٹھانے کی حدید کی غصہ سے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں

تم نہیں جانتے یہ لاسٹ ویک پورے گھر کو جھوٹ بول کر یہ زینب کے گھر جا رہی ہے پورا دن گھر سے غائب تھی کہا تھی یہ کس کے ساتھ گئی تھی اس نے ہم سب کی چھوٹ کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے کس عاشق کے ساتھ تھی تم اور کب سے تم ہم سب کی آنکھوں میں دھول جھوک رہی ہو بتاؤ کون ہے وہ کس کے ساتھ تھی تم اس دن۔ صارم بنا رکے جو منہ میں آیا بولتا گیا یہ سوچے سمجھے بغیر کے اگر یہ سب سچ نہیں ہوا تو ایسل پر کیا گزرے گی۔

بس صارم آپنی بکواس بند رکھو وہ میرے ساتھ گئی تھی اور ہم احمد بھائی کے لیے برتھڈے گفٹ لینے گئے تھے کسی کو اس لیے نہیں بتایا تھا کیونکہ ایسل نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو برتھڈے سے پہلے پتا چلے حدید کے الفاظ سنتے ہی صارم ندامت اور شرم کی کیفیت میں وہی کرسی پر صدمے سے بیٹھ گیا اور عافیہ بھی کافی شرمندہ ہوئی اسے ایسل پر دکھ بھی ہوا جبکہ ایسل نے اپنی کب سے جھکی گردن کو

آٹھا کر حدید کی جانب دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا اور اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا ہوا تھا جسے کچھ دیر وہ ایسے ہی تکتی رہی پھر اسے تھام کر کھڑی ہو گئی اور حدید اسے اپنے ساتھ گھر کے اندر لے آیا ایسل کو لیونگ روم میں بٹھا کر وہ خود فرسٹیٹ باکس لینے چلا گیا۔

احمد لان میں کھڑا اس سوچ میں گم تھا کہ اب آگے کیا ہوگا حدید کا اس طرح ایسل کے لیے جھوٹ بول کر اسے بچانا اسے بہت اچھا لگا تھا لیکن ساتھ ہی اس بات کا خوف بھی تھا کہ نہ جانے وہ ایسل کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو کہ وہ کس کے ساتھ گئی تھی۔ یہ سب سوچتے ہوئے احمد نے فیصلہ کیا کہ وہ حدید کو سب کچھ بتا دے گا کہ ایسل کسی اور کے ساتھ نہیں بلکہ اسی کے ساتھ گئی تھی وہ جانتا تھا کہ ایسل نہیں چاہتی کہ حدید کو کچھ بھی پتا چلے لیکن وہ ایسل کو اس کی نظروں میں مشکوک بھی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا اسی لئے وہ سب بتانے کے ارادے سے اندر کی جانب چل دیا۔ حدید جب فرسٹیٹ باکس لے کر ایسل کے پاس پہنچا تو اس کا چہرہ انسوؤں سے تر تھا آنسو ابھی بھی اس کی خوبصورت آنکھوں سے کسی موتی کی طرح بہہ رہے تھے حدید کاٹن سے اس کے ہونٹ سے نکلنے والے خون کو صاف کرنے لگا اور پھر اس پر دوا لگا دی اب وہ فرسٹیٹ باکس کو بند کرنے لگا جب ایسل کو اس کی اس قدر خاموشی شدت سے چھبی اسے یوں محسوس ہوا جیسے حدید نے اسے بچا تو لیا ہے لیکن اس کے دماغ میں اب وہی سب چل رہا ہے جو صارم نے کہا وہ اسے بد کردار سمجھ رہا ہے اس خیال کے آتے ہی ایسل نے ہلکی آواز میں اس کا نام پکارا۔

حدید! جواب میں حدید نے بہت ہی نرمی سے ہم کہا اب وہ باکس کو رکھ کر ایسل کے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھا پوری توجہ سے اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا چہرہ وہی ہمیشہ کی طرح مطمئن

جیسے ہمیشہ ایسل سے بات کرتے ہوئے ہوتا ہے۔ ایسل کو حیرانی ہوئی لیکن پھر اس نے ہمت جمع کر کے بولنا شروع کیا

حدید کیا مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کس کے ساتھ گئی تھی اور کیوں وہ حدید کو سب بتانا چاہتی تھی لیکن نہ جانے کیوں الٹا اسی سے سوال کر بیٹھی۔
حدید مسکرایا،

نہیں! کیونکہ مجھے بھروسہ ہے تم پر اگر کچھ کر رہی ہو تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی وجہ ضرور ہوگی تم کچھ غلط کر ہی نہیں سکتیں بھروسہ ہے مجھے۔ وہ اپنی بات کر کے خاموش ہو چکا تھا جبکہ ایسل اس کے چہرے کو گور سے دیکھے جا رہی تھی اس کی مسکراہٹ کیا یہ مسکراہٹ ہمیشہ سے اتنی ہی خوبصورت تھی یا یہ آج مجھے اس بھروسہ کی وجہ سے لگ رہی ہے۔

مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے حدید نے ایسل کے آگے چٹکی بجائی

اوہ نہیں وہ میں وہ احمد بھائی ایسل کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے کے اتنے میں دروازے پر احمد کو دیکھ کر اسی کو پکار لیا احمد ان دونوں کی باتیں سن چکا تھا ورنہ آج وہ بھی ایسل کی طرح سب سچ بتانے والا تھا لیکن حدید کی بات سن کر اس کو اس بات کا احساس ہوا کہ بھروسہ تو اسے کہتے ہیں کہ کوئی کچھ بھی کہے بھروسہ ہے تو ہے۔۔

ایسل درد ہو رہا احمد نے اس کے چہرے پر چھپی انگلیوں کے نشانات کو دیکھا۔

نہیں بھائی یہاں نہیں ہو رہا ایسل نے پہلے اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا، یہاں ہو رہا ہے پھر اپنے دل کی جانب اشارہ کیا اور ایسا کرتے ہی اس کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر اس کے گال پر گرا اور ایسل وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے احمد اور حدید لب بھیج کر رہ گئے۔۔۔ ایسل اپنے بیڈ پر لیٹی چھت کو تک رہی تھی اور دماغ ابھی بھی صارم کے باتوں میں ہی اٹکا ہوا تھا جبکہ حدید کا خیال آتے ہی ایک مسکراہٹ نے اس کے چہرے کو چھوا دل میں ایک سکون سا محسوس ہوا کوئی تو تھا جو بنا کچھ جانے اس کے ساتھ تھا کسی بھی وضاحت کے بغیر بھی اسے اس پر بھروسہ تھا۔۔

دوسری جانب حدید اپنے روم کی بیلکنی میں کھڑا گہری سوچ میں مبتلا تھا وہ جانتا تھا کہ ایسل نے کچھ غلط نہیں کیا اس کا دل گواہی دے رہا تھا لیکن ایسا کیا تھا جو ایسل نے سب سے چھپایا ہوا تھا ان گزرے ہوئے سالوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں تھی جو اس نے حدید کو نہ بتائی ہو پھر ایسا کون سا مسئلہ ہے ایسی کیا بات ہے جسے اس نے مجھ سے بھی دسکس نہیں کیا لیکن چلو جب اسے لگے گا کہ اب بتا دینا چاہیے تو وہ بتا دے گی یہ سوچ آتے ہی حدید اپنے بیڈ پر آکر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔

اس واقعہ کے بعد صارم نے ایسل سے کافی بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمیشہ اس کی بات کو نظر انداز کر کے چلی جاتی زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں ہی گزارتی گھر میں بھی کسی نے ایسل کے بدلتے رویہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا سب کو لگا کہ اس کے اگزیٹس ہیں اسی لیے فیملی کو وقت نہیں دے رہی کچھ دن تک تو احمد اور حدید نے بھی صارم سے بات نہیں کی لیکن پھر صارم کے

معافی مانگنے پر اسے معاف کر دیا اس شرط پر کہ ایسل سے وہ واپس پہلے جیسی دوستی کرے گا اور اپنی غلطی کی معافی مانگے گا۔

ایسل کے اگزیس اب ختم ہی ہونے والے تھے کل اس کا آخری اگزیس تھا اور حویلی میں رونقوں کا سماں تھا احمد کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں کل سے شادی کے فنکشن شروع ہو رہے تھے۔

حویلی کو روشنیوں سے سجانے کا کام جاری تھا لان میں لگے پودوں کے ارد گرد بھی لائٹوں کی لڑیاں لگائی جا رہی تھیں جگمگاتا لان بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا ایسل اپنی بیلکینی سے اس خوبصورت منظر کو دیکھنے میں مگن تھی جب اس کی نظر لان میں کھڑے حدید پر پڑی جو لائٹس لگوانے میں کافی مصروف نظر آ رہا تھا اس کے ملائم بال اس کی پیشانی پر گرے ہوئے تھے جب وہ اپنی گردن کو ہلاتا تو ساتھ میں بال بھی حرکت کرتے کبھی وہ لائٹ کی ڈائریکشن بتاتا تو کبھی خود لگانے لگ جاتا اس وقت وہ مکمل طور پر مصروف نظر آ رہا تھا ایسل اپنے چہرے کے نیچے دونوں ہاتھ ٹکائے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی کہ اچانک وہ منظر سے غائب ہو گیا وہ یہاں وہاں اسے دیکھتی رہی جب کہی نہیں دکھا تو وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیاں عبور کرتی سیدھا لان میں آگئی وہ خود اپنی اس حرکت سے لاعلم ابھی بھی اسے ادھر ادھر ڈھونڈ رہی تھی جب پورا لان دیکھنے کے بعد بھی وہ اسے نہ دکھا تو وہ واپس جانے کے لیے پلٹی۔ ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ کسی سے ٹکرائی انفنف میرا سر ایسل نے اپنا سر تھاما جو مقابل سے یوں اچانک ٹکرانے سے چکرا گیا تھا لیکن سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہی ایسل کی چلتی زبان رکی۔ اوہ میڈم آپ کس کو ڈھونڈ رہی ہیں کسی چیز کی خبر ہی نہیں ہے

بس چلے جا رہی ہیں چلے جا رہی ہیں یہ جانے بغیر کے کسی کے پاؤں دکھ گئے اپکا پیچھا کرتے کرتے حدید نے کہنے کے ساتھ اپنا دایاں ہاتھ آگے جھلایا جس میں اس نے کچھ پتلے وائر پکڑے ہوئے تھے لائٹس کو جوائن کرنے کے لیے ایسل کے ڈوپٹے کا پلو اس میں پھنسا ہوا تھا۔ اوہ وہ مجھے پتا ہی نہیں چلا کے تم پیچھے آرہے ہو پہلے ہی آواز دے دی ہوتی تو اتنا چلنا نہیں پڑتا مجھے ایسل کی زبان پھسلی، میرا مطلب ہے تمہیں پتا نہیں کب سے میرے پیچھے آرہے ہو۔

وہ دراصل میں اس curiosity میں چلا آیا کے اتنے دنوں بعد آپ اپنے کمرے سے یوں باہر لان میں نکلیں ہیں اور انداز سے معلوم ہوتا ہے کے کسی کو دھونڈا جا رہا ہے تو میں نے سوچا کہ دسٹرب کرنا اچھی بات نہیں ہے بس اسی لیے ساتھ چل دیا آخر میں حدید نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی جواب میں ایسل بھی مسکرائی اور وائرز میں پھنسا اپنا پلو نکالا، اچھا بتاتی تو جاؤ آخر وہ خوش نصیب ہے کون جسے ڈھونڈا جا رہا تھا حدید نے ایسل کے واپس پلٹتے ہی فورن سوال کیا۔ کوئی نہیں وہ تو میں بس تازہ ہوا لینے کے لیے لان میں آگئی تھی۔

چلو ویسے دماغ مان نہیں رہا لیکن تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں بلکہ آؤ واک کرتے ہیں ساتھ میں تھوڑی باتیں بھی ہو جائے گی اور تمہیں تازہ ہوا بھی مل جائے گی یہ کہہ حدید اس کے ساتھ چلنے لگا اب وہ دونوں ہی ساتھ باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے تمہیں پتا ہے ایسل ہم کتنے دنوں بعد بات کر رہے ہیں جب بھی تم سے بات کرنے کا سوچ کر آتا یا تو تم روم لاک کر کے سو رہی ہوتی تھی یا پھر پڑھ رہی ہوتی تھی یا پھر گھر پر ہی نہیں ہوتی تھی کتنے دن ہو گئے ہمیں بات کئے ہوئے پہلے بھی تمہارے

اگریمس ہوتے تھے لیکن اس طرح تو تم کبھی غائب نہیں رہی حدید اپنے دونوں ہاتھ پاٹ میں ڈالے چل رہا تھا۔ ایسل خاموش رہی اس کے پاس حدید کے سوالات کا کوئی جواب نہیں تھا۔

اچھا ٹھیک ہے جو گزر گیا اسے بھول جاؤ مجھے تمہیں یہ بتانا تھا کہ کل احمد بھائی کی برتھ ڈے ہے اور جیسا کہ میں نے کہا تھا سب کے سامنے کے تم اس دن میرے ساتھ گئی تھی گفٹ خریدنے تو اسی لیے میں ایک اچھا سا گفٹ لے کر آگیا ہو وہ تم کل احمد بھائی کو دے دینا۔ حدید اس کی کیا ضرورت تھی تم کیوں کر رہے ہو یہ سب ایسل کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ دیکھو پلز مجھے نہیں سنا یہ کیوں کیا وہ کیوں کیا کس لیے کیا بس میرا جو دل کیا میں نے وہ کیا بلکل تمہاری طرح تم بھی ایسی ہی ہو دنیا سے بلکل لاپرواہ جو دل چاہے وہ کرتی ہو یاد ہے جب میں اس حویلی میں آیا تھا اففف کتنا تنگ کرتی تھیں تم مجھے یاد ہے وہ زیرو پوائنٹ پر جو تم نے کیا تھا میرے ساتھ اب حدید اور ایسل دونوں ہی اس وقت کو یاد کر کے ہنس رہے تھے ہاں بلکل ایسے، ایسے ہی اچھی لگتی ہو وہ سڑو لوک تمہارے لیے نہیں بنا بلکل زہر لگتی ہو سڑو لوک میں حدید کی بات سن کر ایسل کی ہنسی کو بریک لگا۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو گھور کے سچ بول رہا ہوں بلکل بھی اچھی نہیں لگتی اوہ ہاں میں کیسے اچھی لگ سکتی ہوں ایسے کیونکہ یہ لوک تو تمہارے لیے بنا ہے یاد ہے جب میں لان میں بیٹھی ہوئی تھی جس دن میں ہاسٹل سے واپس آئی جبکہ ہمارے اس دن پہلی ملاقات تھی اس کے باوجود تم نے کیسے مجھے غصہ دکھا کر کہا تھا چلو اندر لان میں بیٹھنے نہیں دیا تھا اور وہ چائے جب بنائی تھی میں نے اور تم نے بسکٹ چورائے تھے تب بھی کتنا سڑو لوک دے رہے تھے مجھے اب کیا میں بسکٹ چراؤ گا اب ایسل باقاعدہ حدید کی نکل اتار رہی تھی اور حدید اسے دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا پلپلپل ایسل روک

جاؤ اور نہیں میرا ہنس ہنس کر ہال برا ہو گیا ہے اوکے اوکے اور نہیں کرتی میں دی گریٹ سڑو حدید کی نکل۔ اور اب میں چلتی ہوں کل ملتے ہیں کل لاسٹ اگزیم ہے میرا جلدی سونا ہے مجھے۔ Best of luck کل کے لیے پھر ملتے ہیں۔ ایسل! حدید نے آواز دی، ہم، ایسل جاتے جاتے مڑی۔ نہیں کچھ نہیں حدید نے جواب دیا اور پھر خود بھی مڑ گیا۔

یار تم لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے میں نے اس کو منانے کی کوشش کی معافی بھی مانگ رہا ہو پر وہ میری بات سننے تب نہ وہ تو چلی جاتی ہے مجھے نظر بھی نہیں آتی صارم کب سے حدید اور احمد کی معافی ماننے والی رٹ سے اب واقعی میں بے زار آگیا تھا معافی مانگو بھی تو کس سے وہ تو اس کے سایے تک سے ناراض تھی۔ اچھا معافی مانگنے کے لیے اس کا رکنا خود چل کر آنا سکون سے بات سنا ضروری ہو گیا اور اس دن جب اتنی بکواس کی تھی تب تو بڑا وہ تمہاری بات سننے کی تھی کیسے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا حدید نے کہنے کے ساتھ ایک گھونسا بھی صارم کی کمر پے رسید کیا اففف یار تم دونوں تو تشدد پر اتر آئے ابھی لان کی ڈیکوریشن چل رہی ہے وہ ڈیکوریشن والے بھائی سے کچھ پھول لے کر یہاں بیٹھ جاتا ہوں ویسے بھی ایسل آنے تو والی ہے بس پھر اس پر یہ پھول اڑاؤ گا اور ساتھ ہی وہ گانا بھی گالونگا وہ کون سا ہے صارم نے اپنا سر کھایا ہاں یاد آیا 'پھولوں کا تاروں کا سب کا کہنا ہے ایک ہزارو میں میری بہنا ہے ساری عمر ہمیں سنگ رہنا ہے' نہیں نہیں یہ لائن تو تھیک نہیں ہے سنگ ونگ تو کوئی نہیں رہنا میں تو کب سے انتظار میں ہوں کے کب اس چڑیل کی شادی ہو اور کب اس حویلی میں سکون ہو۔ اچھا نہ یار بھائی ایسے مت گھورو کچھ اور سوچتا ہو صارم ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ سامنے سے ایسل آتی دکھائی دی لو آگئی حدید کا بھی گٹار کی تاروں کو

چھڑتا ہوا ہاتھ رکاوہ چہرے سے ہی کافی تھکی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ چل صارم ریڈی ہو جا حدید نے صارم کو کہا اور خود نے بھی اپنی انگلیاں گٹار پر سیٹ کی۔ ابھی وہ ان کے قریب پھنچی ہی تھی کے صارم نے گانا شروع کر دیا "میری ہر من مانی بس تم تک باتیں وہ بچکانی بس تم تک میری نظر مستانی بس تم تک میرے سکھ دکھ آتے جاتے بس تم تک میرے سونے یار" صارم کے گانے پر حدید نے کمال کا گٹار بجایا۔ بہت خوب اب راستہ چھوڑو ایسل دونوں ہاتھ باندھے اب صارم کو گھور رہی تھی جو titanic کی طرح اس کا راستہ روکے کھڑا تھا احمد بھائی اسے کہیں ہٹے یہاں سے گستاخی معاف کر دے اب تو انصاف کر دے کہنا تو من لے ہے جانے بھی دے جو بھی ہوا جانے بھی دے احمد نے گانا شروع کر دیا اور وہ بھی صارم کے ساتھ ہی آکے کھڑا ہو گیا انفب بھائی آپ سے یہ امید نہیں تھی حدید تم ہی ہٹاؤ یار انہیں۔ ایسل کے کہنے کی دیر تھی کے حدید نے بھی گانا شروع کیا کبھی کبھی ادیتی زندگی،

میں یوہی کوئی اپنا لگاتا ہے۔ حدید گانے کے ساتھ ساتھ گیتار بھی بڑی مہارت سے بجا رہا تھا۔ کبھی کبھی ادیتی وہ پچڑ جائے تو

ایک سپنا لگتا ہے۔ اب وہ بھی گانا گاتے ہوئے ان دونوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا ایسے میں کوئی کیسے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکے۔ اور اب وہ گانا گاتے گاتے تینوں اس کے ارد گرد گھوم رہے تھے اور کیسے کوئی سوچ لے

Everything gonna be ok

کبھی کبھی تو لگے زندگی میں رہی نہ خوشی اور نہ مزہ
کبھی کبھی تو لگے ہر دن مشکل اور ہر پل ایک سزا۔
ایسے میں کوئی کیسے مسکراے کیسے ہسدے خوش ہو کے
اور کسے کوئی سوچ لے

Everything gonna be OK

سوچ زارا جانچا تجھ کو ہم کتنا چاہتے ہیں۔
روتے ہیں ہم بھی اگر تیری آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔
گانا تو آتا نہیں ہے مگر پھر بھی ہم گاتے ہیں۔
ارے ادیتی مان کبھی، کبھی سارے جہاں میں اندھیرا ہوتا ہے۔ اب وہ گانے کی lyrics کے مطابق
کافی پرجوش ہو کر گارہے تھے ساتھ میں ایکشن بھی دے رہے تھے اور ایسل یوہی اس دائرے میں
کھڑی ان کے گانے کا مزہ لے رہی تھی
لیکن رات کے بعد ہی تو سیورا ہوتا
کبھی کبھی ادیتی زندگی،
میں یوہی کوئی اپنا لگاتا ہے۔
کبھی کبھی ادیتی وہ بچڑ جائے تو
ایک سپنا لگتا ہے۔
ارے ادیتی ہسدے ہسدے ہسدے ہسدے تو زارا

نہیں تو بس تھوڑا تھوڑا تھوڑا مسکورا۔ آخری لائن میں وہ تینوں ہی الٹی سیدھی شکلیں بنا رہے تھے اور اب عافیہ بھی باہر آچکی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ مل گئی تھی۔ اور بالآخر اب ایسل ہنس دی تھی اور اس کے ہنستے ہی صارم نے زور سے یاہو بولا اور ساتھ فلاور کی کچھ پیتیاں ہوا میں اڑائیں جو ان سب پر گرنے لگی ماحول ایک دم ہی خوشگوار ہو گیا وجہ تھی ان سب کا ساتھ ہونا ساتھ ہنسنا ساتھ خوش ہونا بھلا وہ ایک فیملی ہو کر کیسے ایک دوسرے سے ناراض رہ سکتے تھے وہ بھی ایسے موقع پر جب گھر میں شادی ہو۔ ایسل کا کچھ دیر پہلے والا چہرا جس پر تھکن صاف دکھائی دے رہی تھی اب زیادہ ہنسنے سے سرخ ہو گیا تھا اب وہ کافی خوش اور فریش نظر آرہی تھی شام کی چائے ان پانچوں نے لان میں ہی پی ساتھ ہی ڈیکوریشن بھی کرواتے رہے۔ چلو اندر تیار نہیں ہونا تم سب نے اور اس دلہا کو تو دیکھو کہی سے دلہا ہی نہیں لگ رہا یہاں بیٹھا گپے مار رہا ہے سسرال والوں کو یہ شکل دیکھاؤ گے کیا دادی ملازمہ کو بھیج کر ان سب کو اندر آنے کا کہہ چکی تھیں لیکن جب یہ لوگ اندر نہیں پہنچے تو بالآخر دادی کو خود ہی آنا پڑا۔ جی دادی ہم تو بس جاہی رہے تھے یہ کہہ ہر ایک ایک کر کے سب ہی لان سے غائب ہو گئے کیونکہ دادی کی ڈانٹ ابھی وہ افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

گھر میں ہر طرف افرا تفری کا سماں تھا ہر کوئی اپنی تیاریوں میں مصروف نظر آرہا تھا۔ ارے بھئی جلدی کر لو مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں تمہاری تیاریاں ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی احمر صاحب نے آکر اپنی بیگم سے کہا۔ میں تو تیار ہوں بس باہر ہی جا رہی ہو آپ زرا بچوں کو جا کر بول دیں کہ وہ لوگ جلدی کریں خصوصاً اپنی صاحبزادی کو مجال ہے جو کبھی وقت پر تیار

ہو جائے، سعدیہ نے اپنے پاؤں جوتیوں میں ڈالے۔ ارے بیگم آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ بچوں کو کوسنا چھوڑ دیں بالخصوص میری بیٹی کو کیونکہ وہ سب لان میں پہنچ چکے ہیں اور مہمانوں کو ویلکم بھی کر رہے ہیں جو آپ کو کرنا چاہیے تھا احمر صاحب کی بات پر سعدیہ فورن ہی کمرے سے نکلی اور لان کی طرف چل دیں اور جیسے ہی وہ لان میں پہنچی تو سامنے ہی ایسل اور عافیہ مہمانوں سے ملتی ہوئی دکھائی دیں دونوں نے ایک ہی جیسے کپڑے پہنے تھے بس کلر مختلف تھے ایسل کا گلابی رنگ کا شلوار سوٹ تھا جس کی قمیض پر چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنی ہوئی تھیں اس پر پستہ رنگ کا ڈوپٹہ تھا اور عافیہ کا پیلے رنگ کا تھا جس کے ساتھ اورنج رنگ کا ڈوپٹہ تھا دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھیں سعدیہ نے دور سے ہی ان کی نظر اتاری اور پھر مہمانوں سے ملنے لگیں۔

رسم سے فارگ ہو کر سب ہی مہمان کھانا کھانے میں مصروف تھے جب صارم اور حدید کیک لے کر آئے جس پر احمد کا نام لکھا ہوا تھا اب سب ہی گھر والے اسٹیج پر موجود تھے جب احمد نے کیک کٹ کیا ایسل نے احمد کو تحفہ دیا جو حدید لے کر آیا تھا اس کی کیا ضرورت تھی ایسل احمد نے ایسل سے کہا ابھی ایسل کچھ کہتی کے ساتھ کھڑی عافیہ کی زبان پھسلی ارے احمد بھائی اس گفٹ کی وجہ سے تو بیچاری نے کیا کچھ سہا ہے آپ کو تو فورن لے لینا چاہیے ہے عافیہ نے بولتے کے ساتھ ہی اپنی زبان دانتوں تلے دبائی کیونکہ اسے احمد کی گھوری سے اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ غلط بول گئی ہے۔ عافیہ کی بات سنتے ہی ایسل کو اس رات صارم کے کہے الفاظ یاد آنے لگے۔ احمد کیک کاٹ چکا تھا اور اب باری باری سب کو کھلا رہا تھا ایسل! احمد نے ایسل کے آگے کیک کیا تو اس نے زبردستی مسکرا کر منہ کھول دیا ورنہ عافیہ کی بات کے بعد ایسل کا دل ہر چیز سے اُچاٹ ہو گیا تھا جسے عافیہ

کے علاوہ احمد، صارم اور حدید نے بھی محسوس کیا تھا۔ سارے بڑے نیچے جا چکے تھے اب اسٹیج پر صرف وہی لوگ موجود تھے جب عافیہ نے ایسل کا موڈ اچھا کرنا چاہا، ایسل یار تمہاری آنکھیں کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔ وہ ایسل کی آنکھوں میں تیرتی ہوئی نمی دیکھ سکتی تھی۔ ہاں تیز بارش کے بعد موسم اکثر پیارا ہی لگتا ہے یہ کہہ کر ایسل وہاں سے چلی گئی اور پیچھے وہ سب بھی اداس ہو گئے۔ اوہ تو اکیلے اکیلے کھانا کھایا جا رہا ہے ہمیں پوچھا بھی نہیں جا رہا حدید نے ایسل کی پلیٹ سے ایک کباب اٹھایا۔

میرا کباب واپس رکھوں ایسل نے حدید کو کانٹا دکھایا، یار ایسل ایک کباب ہی تو لیا ہے کیا ہو گیا ریلیکس کرو میں اور لادوگا بونے بھرا ہوا ہے۔ ہاں تو اگر مجھے لا کر دو گے تو میرے بجائے اپنے لیے لو پر میرا کباب واپس کرو۔ اففف یہ لو اپنا کباب فورن ہی حدید نے کباب ایسل کی پلیٹ میں واپس رکھ دیا اچھا اب پلیز اپنا موڈ تو ٹھیک، مجھے اکیلا چھوڑ دو مجھے فلہال کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔ ابھی حدید جملا مکمل کرتا ایسل نے بیچ میں ہی بات کاٹ دی۔ حدید کچھ دیر خاموش اسے دیکھتا رہا پھر وہاں سے چلا گیا وہ جانتا تھا کہ ایسل صارم کی وجہ سے اپسیٹ ہے اسی لیے rude behave کر رہی ہے حدید صادق جو کسی کی زرا سی غلط بات برداشت نہیں کرتا تھا آج اسے اس لڑکی کی کوئی بات بری لگ ہی نہیں رہی تھی وہ کتنا بدل گیا تھا لیکن صرف ایسل کے لیے ورنہ آج بھی باہر کی دنیا میں اس کا وہی غصہ تھا۔۔۔

بس صارم آپنی بکواس بند رکھو وہ میرے ساتھ گئی تھی اور ہم احمد بھائی کے لیے برتھڈے گفٹ لینے گئے تھے کسی کو اس لیے نہیں بتایا تھا کیونکہ ایسل نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو برتھڈے سے پہلے پتا

چلے، ایسل کو حدید کے کہے الفاظ یاد آئے اف اللہ یہ کیا کر دیا میں نے صارم کا سارا غصہ حدید پر اتار دیا اس کی کیا غلطی تھی بلکہ وہ تو میرا مود اچھا کرنے ہی آیا تھا، مجھے بھروسہ ہے تم پر اگر کچھ کر رہی ہو تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی وجہ ضرور ہوگی، اب کی بار تو جیسے حدید کی آواز ایسل کے کانوں میں گونجی۔ اب۔ تو کچھ کرنا ہی پڑے گا ورنہ اس گلٹ کے ساتھ تو ساری رات نیند نہیں آئے گی ایک کام کرتی ہوں ابھی نیچے جا کر سوری بول دیتی ہوں اس نے۔ سلکینی سے نیچے لان میں جھانکا جہاں گھر والے اور کچھ قریبی مہمان ابھی بھی موجود تھے پھر ایک نظر اپنے حویلیے پر ڈالی جہاں وہ اپنے بلیک اینڈ وائٹ نائٹ ڈریس میں موجود تھی نہیں ایسے تو نیچے بالکل نہیں جا سکتی، اوہ نیچے نہیں جا سکتی تو کیا ہوا کچن میں تو جا سکتی ہوں نا واہ واہ ایسل واہ تمہارا تو جواب نہیں، اب وہ اپنے نائٹ ڈریس پر بیک شال لے کر کچن کی جانب چل دی تھی۔ چائے تو ریڈی ہے لیکن اگر وہ جلدی روم میں نہیں آیا تو یہ تو ٹھنڈی ہو جائے گی اب ایک اور مسئلہ اف میں نے یہ پہلے کیوں نہیں سوچا چلو خیر ہے ٹھنڈی ہو جائے گی تو کیا ہوا اب مجبوری ہے میری اس سے زیادہ میں کر بھی کیا سکتی ہوں، سارا کام بگرنے کے بعد ایسل کو اپنا آپ ہی بیچارا لگ رہا تھا۔ اب وہ حدید کے روم کے باہر موجود تھی اس سے پہلے وہ کبھی حدید کے روم میں اس طرح چوری چھپے داخل نہیں ہوئی تھی ورنہ تو اس حویلی میں کسی کا روم ایسا نہیں تھا جس میں ایسل نے چھپ کر کوئی کارروائی نہ کی ہو تھی وہ lawyer لیکن کام چوروں والے تھے۔ چائے کا کپ سائڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد ایسل کی نظر اسٹڈی ٹیبل پر پڑی جہاں سامنے ہی ایک نوٹ پیڈ دکھائی دے رہا تھا اب ایسل نے اس میں سے ایک پیپر پر سوری جدید دور کے حدید لکھا اور اسے چائے کے ساتھ رکھ دیا اب اس نے ایک نظر باہر لان میں دیکھا جہاں اسے

حدید کہی دکھائی نہیں دیا اف اب یہ حدید کہا غائب ہو گیا وہ کون ہے نہیں وہ تو صارم ہے چھوڑو جہاں بھی ہو گا آجائے گا میرا کام تو ہو گیا یہ کہہ کر ایسل جیسے ہی پیچھے مڑی تو بلکل سامنے حدید دیوار سے ٹیک لگائے کھاڑا تھا دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے ایک آئبرو چڑھائے وہ بہت غور سے ایسل کو دیکھ رہا تھا۔ تم بے ساختہ ایسل کے منہ سے نکلا۔ میرے خیال میں یہ سوال مجھے نہیں کرنا چاہیے کیونکہ میں تو یہی ہو گا لیکن اپکو اس وقت اپنے روم میں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اب حدید نے ایک نظر اس کے حویلی پر ڈالی۔ وہ وہ وہ می می میں میں۔ ارے کیا وہ وہ میں میں کر رہی ہو میں انسان ہوں یہ زبان نہیں آتی مجھے پلینز کیا میرا وقت برباد کرے بنا بتاؤ گی کے اس وقت میرے روم میں کیا کر رہی ہو حدید کو ایسل کی حالت پر ہنسی تو بہت آرہی تھی مگر اس نے بڑی محارت سے اسے روک رکھا تھا آخر آج کا بدلہ بھی تو لینا تھا۔ اور ایسل کا تو دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اندر سماں جائے اتنی awkward situation۔ وہ میں یہ چائے لے کر آئی تھی بڑی ہمت جمع کر کے ایسل نے بول ہی دیا تھا اور وہ جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ حدید کی آواز نے اسے رکنے پر مجبور کیا، کیا میں نے کہا تھا چائے کا؟۔ نہیں اپنی مت پیو بھاڑ میں جاؤ اب تو ایسل کی برداشت ختم ہو گئی تھی وہ یہ کہہ کر روم سے نکلتی چلی گئی جبکہ حدید کا جاندار قہقہہ اسے دور تک سنائی دیا لیکن اب وہ بہتر محسوس کر رہی تھی دوسری طرف جب حدید نے چائے کا کپ اٹھایا تو ساتھ ہی اسے وہ چٹ ملی جسے پڑھتے ہی وہ مسکرایا خواب سی اس نے سرگوشی کی اور پھر چائے کا گھونٹ بھرا۔۔۔

جی دادی کوئی سبزی بھی منگوانی ہے تو بتا دیں میں اور ایسل وہ بھی لے آئیں گے۔ ارے نہیں نہیں بس اتنی کافی ہیں اور جلدی انا شادی والا گھر ہے بہت کام پڑے ہیں صارم کے ساتھ چلی جاؤ دونوں۔ نہیں دادی ہم ڈرائیور کے ساتھ جا رہے ہیں اللہ حافظ یہ کہہ کر ایسل اور عافیہ دونوں ہی کسی ہوا کے گھوڑے کی طرح وہاں سے نکلیں۔ اری لڑکیوں آرام سے جاؤ دادی بس پیچھے سے آواز لگا کر ہی رہ گئی۔

عافیہ یہ جھمکی تو دیکھو کتنی پیاری ہیں اس وقت وہ دونوں سبزیاں خریدنے کے بعد مال روڈ پر موجود ایک دوکان پر جھمکیاں پسند کرنے میں مصروف تھیں واؤ یہ تو واقعی بہت پیاری ہیں لیکن ایسل یہ تو تمہارے ڈریس سے میچ نہیں کرے گی۔ یہ کیسی لگینگ پیچھے سے آواز آئی، آواز کو سنتے ہی عافیہ کا چلتا ہاتھ رکا جبکہ ایسل کو تو گویا سانپ ہی سونگ گیا تھا کیونکہ اس آواز کو تو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی مگر وہ اس وقت یہاں کیا کر رہا تھا۔

یہ تیری چاند بالیاں
ہیں ہونٹوں پہ یہ گالیاں
یہ تیری چاند بالیاں
ہیں ہونٹوں پہ یہ گالیاں
سوچنے کا موقع نہ دیا ہائے
میں تو تیرے پیچھے ہولیا

جب عافیہ اور ایسل دونوں ہی پیچھے نہیں مڑی تو حدید نے یہ گانا گنگنایا ساتھ ہی وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی بالی کو ہلا رہا تھا۔

نہ تو ہمارے پاس ہیں کوئی چاند بالیاں اور نہ ہی جب تک تم جیسے لوگ ہماری زندگی میں رہیں گے تو آگے بھی کبھی نہیں ہوں گی آخری بات ایسل نے حدید کے پیچھے کھڑے صارم کو دیکھ کر کہی تھی جہاں بھی دیکھو پیچھے اجاتے ہیں سکون سے کچھ خرید بھی نہیں سکتے چلو عافیہ گھر چلیں ایسل نے عافیہ کا ہاتھ کھینچا۔ ارے باجی یہ تو دیکھ لیں یہ والی نیا ڈیزائن آیا ہے بالکل، دکان دار جو ان کے لیے اندر سے اور جھمکے نکال رہا تھا انھیں جاتا دیکھ کر بول پڑا۔

مہربانی بھائی لیکن ہم سے زیادہ ان لوگوں کو ضرورت ہے ان چیزوں کی آپ ان کو دکھا دیں ایسل کو صارم اور حدید کی ہنسی سے اس وقت سخت چڑھ رہی تھی ہاں بھائی آپ ہمیں دکھادیں یہ والا جھمکا دکھائیں واہ کیا جھمکا ہے ویسے بھی باجیوں کو زرہ سبزی خریدنی ہے آجری میں صارم اور حدید دونوں نے ایک دوسرے کو تالی ماری۔ تم دونوں کو تو میں بعد میں بتاتی ہوں عافیہ نے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا

یار ایسل اگر ان دونوں نے دادی کو بتا دیا کہ ہم مال روڈ گھوم رہے تھے تو پھر دادی تو مہمانوں کا لہاظ بھی نہیں کرینگے انھوں نے پہلے ہی بولا تھا کہ اپنی تیاری مکمل کر لو بعد میں اگر کسی نے شاپنگ کا نام بھی لیا تو ٹانگے تو ر دگی

اففف عافیہ پہلی بات تو وہ دونوں ہی دادی کو کچھ نہیں بتائیں گے اور اگر بتا بھی دیا تو ہم نے تو کچھ لیا ہی نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں یہاں ٹائم لگا ہے جب ہم گھر وقت پر پہنچے گے تو دادی کچھ بھی نہیں بولیں گی اور صارم کا تو پتا نہیں پر حدید پر بھروسہ ہے وہ نہیں بتائے گا دادی کو۔

اوہو تمہیں بڑا پتا ہے عافیہ نے ایک آنکھ دبائی۔ بکو مت میں نے ویسے ہی کہہ دیا تھا۔ ہاہا ہا باقی راستہ ان کا باتوں میں گزر گیا۔

السلام علیکم! ایسل اور عافیہ نے لیونگ روم میں داخل ہوتے ہی سلام کیا جس کا جواب وہاں بیٹھے ہر شخص نے دیا۔

آگئی میری بچیاں یہ ہے ایسل عافیہ سے تو ملاقات ہو ہی گئی تھی آپ کی اس دن تو میری بچی کا امتحان تھا بس وہی گئی ہوئی تھی دادی نے مہمانوں سے ایسل کا تعارف کروایا۔

دادی میں زرا کچن میں دیکھ لو امی کو بھیجتی ہو اجاؤ عافیہ تم بھی مدد کر وادو، یہ کہہ وہ دونوں کچن میں آگئی

امی یہ کام ہم دیکھ لینگے آپ جائیں دادی بلا رہی ہیں ایسل نے سعدیہ کو اندر بھیج کر ملازمہ کو ناشتے کی تیاری کرنے کو کہا اور خود عافیہ کے ساتھ باہر آگئی

عافیہ! ایسل نے عافیہ کو پانی کا گلاس پکڑایا

تمہیں یاد ہے یہ آنٹی کون ہیں جواب میں عافیہ نے بیچارگی سے ہاں میں گردن ہلائی اور پھر دونوں ہی ہنسنے لگیں۔

واہ بھئی مجھے بھی بتاؤ کس بات پر میری بہنیں اتنا ہنس رہی ہیں احمد نے کہا جو ابھی ہی آیا تھا

ہاں ہاں ہمیں بھی پلیر پیچھے سے حدید اور صارم نے بھی اینٹری ماری جنہیں دیکھتے ہی ایسل نے اپنی ناک چڑائی اور عافیہ نے بھی اپنے منہ کے زاویے بیگاڑے۔

حدید مجھے لگتا ہے کہ ان کو سبزی والے نے سڑی ہوئی سبزی دے دی ہے اور دادی نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا ہے اسی لیے ان کی شکل کچھ عجیب سی لگ رہی ہے صارم نے بظاہر تو یہ بات حدید کے کان میں گس کر کی تھی لیکن آواز اتنی بلند تھی کہ پڑوسی بھی سن لیں۔

صارم اپنی بکواس بند کرو اور آہستہ بات کرو اندر مہمان آئے ہوئے ہیں ایسل تم اس کو چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم دونوں کس بات پر ہنس رہی تھیں احمد نے ایسل کی اور صارم کی نوک جھونک کو ختم کیا۔

ارے بھائی میں بتاتی ہوں، عافیہ نے کہا جس پر ایسل نے عافیہ کو آنکھیں دکھائی۔
ارے کچھ نہیں ہوتا اب تو اتنا ٹائم گزر چکا ہے۔

تو سنیے ہوا کچھ یوں تھا آپ کو یاد ہے جب ہم لاہور گئے تھے میں اور ایسل اس وقت میٹرک کر کے فری ہوئے تھے اور پھر لاہور میں دادی ہمیں اپنے کسی رشتے داروں کے گھر لے کر گئی تھیں۔

وہ بھوت بنگلہ صارم بیچ میں بولا۔

ہاں وہی بھوت بنگلہ ہوا کچھ یوں تھا کہ میں اور ایسل وہاں بہت بور ہو رہے تھے اب ہم نے دادی سے کہا کہ ہمیں واپس جانا ہے اور ہماری ہٹلر دادی نے منع کر دیا کہ ابھی کوئی چار پانچ دن سے پہلے وہ یہاں سے نہیں جائیں گی اب باقی کے گھر والے تو ہوٹل میں رکے ہوئے تھے اور ہم تینوں دادی کے ساتھ اس بھوت بنگلے میں صارم کو تو وہاں اپنے جیسے دوست مل گئے تھے تو ہم دونوں نے بہت

سوچا کے ان دنوں کو مزیدار کیسے بنائیں اور پھر فائنلی ایسل کو ایک ڈیڈی آئیڈیا آیا اور وہ یہ تھا کہ جب سب لوگ نیچے بیٹھے مووی دکھ رہے تھے اور چھت پر خود بخود گملا ٹوٹ گیا تھا وہ ایسل نے ہی ٹوڑا تھا اور آنٹی کو جو سایا دکھا تھا وہ بھی ایسل کا تھا اور ان کے بیٹے نے جو لان میں لمبے بالوں والی چڑیل دیکھی تھی وہ بھی ایسل تھی اور جو چھوٹی موٹی چیزیں ٹوٹی تھیں وہ میں توڑتی تھی سب سے زیادہ مزہ کی بات کے ایسل سب سے زیادہ ڈرنے کی اکیٹنگ کرتی تھی اور روم میں چھپ جاتی تھی پھر سب کو ڈراتی تھی اور جب سب ڈرتے تھے ہائے ہم دونوں کو تو بڑا ہی مزہ آتا تھا عافیہ اپنی مگن میں بتائے جا رہی تھی اور احمد صارم اور حدید تینوں ہی بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ ایسل نے تو منہ ہی ڈوپٹہ میں چھپا لیا تھا

ویٹ ویٹ لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے تو تم دونوں اس وقت پرکٹی ہوا کرتی تھیں میرا مطلب ہے زیادہ بڑے بال نہیں تھے اور اس چڑیل کے تو بال لمبے تھے یاد ہے جس کو بھی وہ دکھتی تھی سب بال کا ہی ذکر کرتے تھے نہیں نہیں وہ ایسل نہیں ہو سکتی تم جھوٹ بول رہی ہو ارے میرے بھولے بھائی وہ بال نہیں تھے وہ تو میرا فر والا اسٹولر تھا جسے یہ سر پر پہنتی تھی اور ہر کسی نے صرف ایک جھلک ہی دیکھی تھی اس کی خوف میں تو انسان اندھا ہی ہو جاتا ہے جو نہیں ہوتا وہ بھی دکھائی دیتا ہے

باہا مجھے یاد ہے دادی نے مجھے ایک ایک واقعہ بتایا تھا کہ اس گھر میں یہ ہوا وہ ہوا میں بھی سچ سمجھ رہا تھا تو وہ تم تھیں احمد اب ہنسے ہی جا رہا تھا اب اس میں صارم اور حدید کے قہقہے بھی شامل تھے

یار تم کیا چیز ہو صرف اپنی بوریات بھگانے کے لیے ان کے گھر کو بھوت بنگلہ بنا دیا حدید ہنستے ہوئے کافی مشکل سے بول پارہا تھا۔

اور اس وقت اندر وہی بھوت بنگلہ والی آنٹی بیٹھی ہوئی ہیں ایسل نے کہا جس پر سب ہی ایک دم خاموش ہو گئے اور پھر سب کا ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا۔

یہاں کان لگا کر کیا سن رہی ہو،

شش سننے دو دیکھ نہیں رہے خفیہ پلینگ چل رہی ہے اندر ایسل سائڈ پر ہوئی اور حدید کو دروازے کے کونے سے اندر کا نظارہ کروایا جہاں گھر کے سبھی بڑے بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

ارے پاگل لڑکی اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور مت ڈالا کرو وہ کوئی خفیہ پلینگ نہیں چل رہی ہو سکتا ہے وہ ولیمے کے فنکشن سے related بات کر رہے ہوں۔

نہیں تم نہیں جانتے اس وقت ہم چاروں میں سے کسی نہ کسی کی زندگی کے معاملات طے کیے جا رہے ہیں ایسل کا اندازہ پر اعتماد تھا۔

ہمم ٹھیک ہے تو پھر دیکھتے ہیں۔ اب حدید وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا اور ایسل باتیں سننے کے ساتھ ساتھ دروازے سے اندر بھی جھانک رہی تھی۔

دیکھو احمر میں کافی سوچنے اور سمجھنے کے بعد اس فیصلے پر پہنچی ہوں کہ ہماری عافیہ کے لیے وہ ہر لحاظ

سے بہتر ہے پھر ہمارے ہی خاندان سے ہے اور کیا چاہیے اور آج رقیہ نے کہا کہ ولیمے پر جب احسن آئے گا تو عافیہ بھی دیکھ لے گی بچوں کی رضامندی بھی ضروری ہے۔

دیکھا میں نے کہانا کے یہ لوگ ضرور کوئی بڑی گیم کھیل رہے ہیں، لیکن مجھے تو بڑی ہی خوشی ہو رہی ہائے عافیہ کی آئے گی بارات ایسل جھومتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور حدید اس کے انداز پر مسکرا کر رہ گیا۔

بڑی ہی مزیدار خبر لائی ہوں سنو گی تو خوشی سے جھوم اٹھو گی، ایسل عافیہ کے پاس آدھمکی تھی اور اب پورے کمرے جھوم جھوم کے گانا گارہی تھی راجا کی آئے گی بارات رنگینی ہو گی رات مگن میں ناچوں گی ہوں

اب وہ اپنے ڈوپٹے کے دونوں کونے پکڑے گھومنے میں مصروف تھی جبکہ عافیہ ابھی تک اس کی خوشی کی وجہ نہیں جان پائی تھی اور پھٹی آنکھوں اور کھلے منہ کے ساتھ بیڈ پر بھٹی اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسی ایسل کی دماغی حالت پر شک ہو۔

اب وہ بیڈ کے ایک کونے پر بیٹھ چکی تھی کیونکہ گول گول گھوم کر اس کا سر بھی گھومنے لگا تھا۔ ایسل اگر تمہارا ناچ گانا ختم ہو گیا ہو تو بتاؤ گی کے کس خوشی میں اتنا ناچا جا رہا ہے، عافیہ نے ایسل کا ہاتھ تھاما۔

ہمممم ایسے نہیں آؤ باہر چلو سب کے ساتھ میں بتاؤں گی وہ عافیہ کا ہاتھ پکر کے لان کی جانب بڑھ گئی اور ملازمہ کو حکم دیا کے احمد صارم اور حدید کو لان میں بھیجے۔

اب وہ سب وہاں موجود ایسل کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے جبکہ حدید پہلے سے ہی جانتا تھا کہ اب ایسل کون سا بم پھوڑنے والی ہے۔

اب بتا بھی دو عافیہ جو کب سے برداشت کر رہی تھی آخر بول پڑی، جبکہ ایسل ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھی وہاں موجود سب کا صبر آزما رہی تھی

بات یہ ہے کہ دادی نے عافیہ کا ابھی ایسل اپنی بات مکمل کرتی کے صارم نے بیچ میں ہی بولا، رشتہ پکا کر دیا۔ اور ساتھ ہی اپنا ایک ہاتھ آگے کیا جس پر جوش سے ایسل نے تالی ماری ہاں میرے بھائی بالکل تھیک guess کیا جبکہ عافیہ کا تو دل بند ہونے والا تھا پتا نہیں دادی نے کہا رشتہ کیا ہوگا، آخر وہ بول ہی پڑی اب جب اتنا بتا دیا ہے تو یہ بھی بتا دو کہ کون ہے وہ خوش نصیب بظاہر تو عافیہ نے بالکل نورمل انداز میں کہا تھا لیکن اس کی شکل سے صاف غصہ ظاہر تھا۔

بھوت بنگلے کے حارث بھائی سے یہ کہتے کے ساتھ ہی ایسل نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔

احمد حارث کا نام سن کر پر سکون تھا وہ جانتا تھا کہ اس کی بہن کے لیے پرفیکٹ ہے حدید بھی اپنی جگہ خاموش بیٹھا صرف مسکرا رہا تھا جبکہ صارم اور ایسل اٹے سیدھے گانے گا کر عافیہ کو پریشان کر رہے تھے بابل کی دعائیں لیتی جا جا تجھ کو سکھی بھوت بنگا ملے حویلی کی کبھی نہ یاد آئے بھوتوں کا اتنا پیار ملے صارم نے گانا ختم کر کے اپنے نکلی آنسو صاف کیے۔

میں تو بھول چلی بابل کا دیس بھوت بنگہ پیارا لگے۔

آپ سب کو دادی نے اندر بلایا ہے ابھی ایسل اپنا گانا گا ہی رہی تھی کہ ملازمہ نے آکر کہا ہم تم چلو ہم آتے ہیں احمد نے کہا اور کھڑا ہو گیا چلو بھئی تم سب بھی اٹھو اس سے پہلے دادی باہر آجائیں۔۔۔۔۔

سنگل سونے پر دادی موجود تھیں اور ٹو سیٹر پر عافیہ اور ایسل اور ان کے سامنے رکھے تھری سیٹر پر احمد، صارم اور حدید بیٹھے تھے۔

آپ سب کو یہاں کچھ بتانے کے لیے بلایا ہے بلکہ یوں کہنا تھیک رہے گا کہ آپ سب کی بھی رائے چاہیے دادی نے بات کا آغاز کیا جبکہ وہ سب تو پہلے سے ہی جانتے تھے کہ دادی کس بارے میں رائے چاہتی ہیں سب ہی خاموشی سے دادی کو سن رہے تھے، ارے دادی آپ پریشان مت ہوں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کیوں عافیہ بولوں تم حارث بھائی سے شادی کے لیے تیار ہو ایسل نے دادی کو کہا اور آخری بات عافیہ کو کوہنی مار کر کہی۔

دادی کا تو حیرت سے منہ ہی کھلا رہ گیا جبکہ باکی سب نے ایسل کی بیوقوفی پر اپنا سر پیٹا۔ اچانک ہی اس نے اپنی زبان دانتوں میں دبائی اور ساتھ ہی دونوں آنکھیں بھی بند کی جیسے اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ غلط بول گئی ہے۔ جب یہ سب کچھ تم چھپ کر سن ہی چکی ہو تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ تمہاری اور حدید کی شادی کے بارے میں بھی ہم سوچ رہے ہیں کمرے میں مکمل خاموشی پھیل چکی تھی جب دادی کی آواز گونجی۔ دادی کی بات پر ایک دم ہی ایسل نے جوش سے اپنے جھکی گردن اٹھائی ہائے اللہ سچی دادی میری بھی شادی اور اس جدید دور کے حدید کی بھی واہ ویسے کون ہے وہ لڑکی دیکھ لی کیا ارے مبارک ہو حدید تم بھی دلہا بنو گے، حدید صرف بیٹھا ایسل کو گھور رہا تھا جبکہ وہ تو excitement میں اتنی پاگل ہو گئی تھی کہ اپنی جگہ سے آٹھ کر حدید کی جانب ارہی تھی تالی مارنے باقی سب بی اپنی ہنسی کو چھپا رہے تھے، ابھی ایسل اس کے ہاتھ پر تالی مارتی کہ دادی بولی لڑکی کا نام ہے ایسل احمر! دادی نے تو جیسے بم پھوڑا تھا ایسل کا ہاتھ ہوا میں ہی رح گیا تھا حدید کی

آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں جبکہ کچھ دیر پہلے دل میں ہونے والی بے چینی ختم ہو گئی تھی۔ ایسل اپنا ہاتھ لیے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی اب سب کی نظریں اسی پر ٹکی ہوئی تھیں اور ایسل کے دماغ میں یہ چل رہا تھا کہ اس نے تو ساری باتیں سنی تھیں پھر یہ بات کیسے مس ہو گئی وہ اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھے انگلیوں کو گول مول کیے جارہی تھی۔ تو ایسل بی بی اب بتاؤ اپنی رائے دادی نے اپنی ہنسی چھپائی۔

دادی وہ پوچھنا یہ تھا کہ ایسل نے اپنے ہونٹ کاٹے سب ہی کو انتظار تھا کہ اب وہ کیا بولے گی حدید تو بہت اطمینان اپنے دونوں ہاتھوں کی متھی بنائے اپنے چہرے کو اس پر ٹکائے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ میری شادی کس سے ہو رہی ہے ابھی اس نے یہ کہا ہی تھا کہ دادی کا ہاتھ اپنے جوتے تک گیا اور وہ وہاں سے کسی بجلی کی طرح بھاگی اس کے کھکھلانے کی آواز واضح تھی جو اس کی رضامندی کی نشانی تھی۔

اس کے جاتی ہی سب ہی کھل کر ہنس دیے اب دادی کی توپوں کا رخ حدید کی جانب تھا، تو بتاؤ حدید کیا کرو گے میری جھلی پوتی سے شادی؟

واہ دادی آپ بھی کمال کرتی ہیں اس سے نہیں تو اور کس سے کرو گا شادی اگر آپ یہ رشتہ ناکرتی تو میں خود آپ سے اس کا ہاتھ مانگ لیتا اس کے بعد کچھ دکھائی نہیں دیتا آپ کی جھلی پوتی نے آپ کے پوتے کو بھی جھلا بنا دیا ہے۔ صارم نے حدید کا کندھا ہلایا، کیا ہوا بھائی کیا سوچ رہے ہو دادی نے اتنا مشکل سوال تھوری کیا ہے۔ صارم کے ہلانے پر وہ اپنی سوچ سے باہر آیا۔

جیسی آپ کی مرضی دادی حدید نے بہت ہی مؤدب انداز میں جواب دیا تھا دادی تو جیسے اس کی اس ادا پر فدا ہو گئی تھیں، ہائے میں صدقے جاؤ میرا بچہ مجھے اسی فرمانبردار کی امید تھی بس اللہ ایسل کو تھوڑی عقل دے۔ شادی کے بعد اسے کچھ تمیز سکھا دینا اپنی طرح۔ دادی مجھے تو آسار کچھ اور ہی لگ رہے ہیں ایسل ہی کہی حدید کو اپنے جیسا نہ بنا دے صارم نے حدید کو چھیڑا۔ احمد تو دل سے خوش تھا اسی نے ہی دادی کے دماغ میں یہ بات ڈالی تھی اور آج وہ ایسل کے لیے مطمئن تھا۔ مجھے کچھ کام ہے میں چلتا ہوں حدید نے اپنی گھڑی کی جانب دیکھا اور آٹھ گیا اب وہ ایسل سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ لان کی جانب بڑھ گیا کیونکہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت وہی موجود ہوگی، جب وہ لان میں پہنچا تو سامنے ہی اسے وہ درخت کے ساتھ بندھے جھولے پر بیٹھی نظر آئی چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ ہوا میں جھولتے بال آج وہ کسی اور ہی دنیا کی لگ رہی تھی ابھی وہ اس تک پہنچتا کے ایسل کی نظر اس پر پڑی وہ جلدی سے جھولے سے اتری اور دوسری جانب چلی گئی مطلب صاف تھا کہ وہ اس وقت بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی حدید کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی وہ وہی اس کا انتظار کرنے لگا اور ایسل اس سے بچتے بچتے حویلی کے پچھلے گیٹ پر پہنچ گئی چلو یہی سے اندر چلی جاتی ہوں وہاں تو جدید دور کے حدید نے قبضہ کیا ہوا ہے خود سے باتیں کرتے ہوئی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر دروازے پر پڑھی جہاں کنڈی لگی ہوئی تھی ہاؤ اب کیا کرو یہاں تو کنڈی ہے ایک ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھے دوسرا کمر پر ٹکائے وہ باہر سے لگی کنڈی پر افسوس کر رہی تھی بجائے اپنی عقل کے، کے باہر سے کنڈی لگی ہے تالا تھوڑی ہے جو وہ کھول نہیں سکتی۔ ارے کھڑکی ہے نا اب ایسل نے کھڑکی کو ہلکا سا جھٹکا دیا وہ کھل گئی اب اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر

رات کے اس پہر جب ہر شخص اپنی گہری نیند کے مزے لے رہا ہوتا ہے بس کچھ خاص لوگ ہوتے ہیں جو اپنے رب اپنے پیارے اللہ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں اور تہجد ادا کرتے ہیں۔ آج وہ دونوں ہی اس وقت اپنے اپنے کمروں میں اللہ کے آگے سجدہ زیر تھے دونوں ہی جانب شکر کا سجدہ

کے حدید اور صارم موجود تھے اور دونوں ہی ہیر و لگ رہے تھے صارم نے ڈارک بلو شلوار قمیض پر سیم کلر کا ویسکوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ حدید نے اوف وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر آؤٹ وائٹ ہی ویسکوٹ پہنی تھی، اب وہ تینوں ہی ایک شان سے چلتے ہوئے ہال میں داخل ہو رہے تھے بہت سی پھول کی پتیوں میں ان کا استقبال کیا گیا تھا تبھی ایسل اچانک ان تینوں کے سامنے آئی اور ہاتھ آگے کیا ہمارا نینگ وائٹ کلر کا لیپنگ جس پر گولڈن کام تھا ہم رنگ ڈوپٹہ جسے ایک کندھے پر ڈال کر پیچھے سے لا کر دوسرے ہاتھ پر باندھا ہوا تھا دونوں ہاتھوں میں تھوڑی تھوڑی چوڑیاں جن کی کھنک سیدھا حدید کے دل کو چھو رہی تھی لمبے بال جنہیں نیچے سے ہکا کرل کر کرے کھلا چھوڑا ہوا تھا وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی ساتھ ہی عبیرا اور نمل نے بھی اینٹری ماری تھی اوہ گاؤں بسا نہیں لوٹیرے پہلے آگئے صارم نے نمل کو دیکھ کر کہا، اوہ ہیلو مسٹر زیادہ نہیں ہمیں نینگ دو ورنہ نو شادی وادی ایسل نے پھر اپنا ہاتھ جھلایا یہ جانے بغیر کے اس کی کلائیاں کسی کی دل کی دھڑکنوں کو بڑھا رہی ہیں، یار ایسل تم تو میرے ساند ہو نہ پھر کیوں احمد نے کہا، ارے بھائی ابھی تو ہم تینوں زینب کی ساند تو اسی لیے آپ کو دینا ہی پڑے گا ورنہ ایسے تو ہم نہیں جانے دے سکتے اب وہ تینوں ہی اپنی زد پر اڑی ہوئی تھیں اور بالآخر پیسے لینے کے بعد ہی دلہے صاحب کو اندر اینٹری ملی تھی۔۔۔ نکاح ہو چکا تھا سب ہی مہمان کھانا کھانے میں مصروف تھے اور ایسل حدید کو کھا جانے والے انداز میں گھور رہی تھی وہ جو اپنے گرتے کے بازو کہنیوں تک فولڈ کرنے میں مصروف تھا آج ایسل کو اسے دیکھ کر ایک الگ ہی کشش محسوس ہو رہی تھی جو شاید انکے رشتہ کی بات ہو جانے کا نتیجہ تھا جو آج وہ اسے کچھ الگ الگ سا لگ رہا تھا وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھی جب اچانک حدید نے اس

Posted on : <https://primeurdunovels.com/>

کبھی پیا ہی نہ ہو وہاں موجود سب ہی اس کی اس حرکت پر مسکرا رہے تھے زینب کے لیے بھی ایسل کی یہ حرکت نئی نہیں تھی وہ واقف تھی ایسل کی حرکتوں سے اور پھر عافیہ سعدیہ بیگم کے کہنے پر دوسری کرسی اٹھا کر لے آئی، خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔

آج ولیمہ تھا جس کا انتظام انتہائی خوبصورت venue میں کیا گیا تھا، مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی گھر کے بڑے مہمانوں کا ویکم کر رہے تھے احمد ٹیکسیڈو میں ملبوس زینب کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا مسکرا رہا تھا رینب وائٹ میکسی میں ملبوس بہت پرکشش لگ رہی تھی وہاں موجود ہر شخص ان کی جوڑی کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔ صارم نے حدید کو ایک ہاتھ سے thumbs up کیا اور ایک مسکراہٹ اچھالی جسے دیکھتے ہی حدید فورن اس کی جانب بڑھا۔

ہاں ہاں تھیک ہے بہت شکریہ تمہارا یہ کہہ کر صارم نے فون بند کیا اور حدید کی طرف متوجہ ہوا، ہو گیا میرے بھائی تمہارا کام صارم کے کہتے ہی حدید نے شکر ادا کیا۔۔۔ ویسے ایک بات پوچھوں صارم نے ایک آنکھ چھوٹی کی۔

ہم پوچھو حدید نے ایک آنکھ چھوٹی کی۔

تمہیں بالکل بھی ڈر نہیں لگ رہا؟

نہیں! حدید نے مختصر جواب دیا، وہ دونوں باتیں کرتے کرتے ہال کی اینٹرنس پر پہنچ چکے تھے۔ وہ تھپڑ بھی مار سکتی ہے صارم نے اپنا ڈر ظاہر کیا۔

عشق نے غالب نیکیا کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں اپنے ہی بھائی کے ولیمہ پر دیر سے کیوں پہنچی ہو۔
نہیں ایسل نے دو ٹوک انداز میں جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔

فنکشن کافی اچھا رہا ہر چیز وقت پر ہوئی۔۔۔۔۔

فون مسلسل بجے جا رہا تھا ایسل نے سکرین پر دیکھا جہاں عافیہ کانگ جگمگا رہا تھا جب کافی دیر تک فون بجتا رہا تو بالآخر ایسل نے فون اٹھالیا، ایسل جلدی سے چھت پر آؤ، فون سے عافیہ کی گھبرائی ہوئی آواز آئی جسے سنتے ہی ایسل فورن اٹھی اور چھت کی طرف بھاگی ابھی بھی وہ ولیمے والے ڈریس میں ہی موجود تھی البتہ بال اب کھلے ہوئے تھے یا یوں کہنا ٹھیک رہے گا کے بکھرے ہوئے لیکن یہ بکھرے ہوئے بال اسے اور پرکشش بنا رہے تھے۔

جیسے ہی اس نے چھت پر قدم رکھا ایک آواز آئی اور بہت سی پھول کی پتیاں فضا میں پھیل گئیں کچھ پتیاں ایسل کے بالوں پر ٹھہر گئیں جبکہ باکی پھول ہر طرف پھیر گئے ایسل کی نظر اپنے قدموں سے ہوتی ہوئی حدید پر رکی جو کہ بلیک ٹیکسیڈو میں اسی کا منتظر تھا۔ منظر کچھ یوں تھا کہ چھت پر ہر جگہ وائٹ فلاور لگائے ہوئے تھے ایسل کے قدموں میں پھول بچھائے گئے تھے ایک طرف سفید نیٹ کا کینوپی بنایا ہوا تھا جس کے آگے ایک چھوٹی میز رکھی ہوئی تھی جہاں ایک کیک موجود تھا کچھ تصاویر بھی لگائی گئیں تھی جو احمد کی منگنی کے فنکشن پر حدید نے خود ایسل کی کیپچر کی تھیں جگہ جگہ آرٹیفیشل کینڈلز لگائی گئیں تھیں کیونکہ چھت پر ہوا کافی تھی اصلی کینڈلز کا جلتے رہنا مشکل تھا صارم اور عافیہ ایک کونے میں چھپے اس خوبصورت لمحے کو کیمرے میں قید کر رہے تھے جبکہ ایسل بالکل بے تاثر حدید کو دیکھ رہی تھی چاند اپنی روشنی سے اس منظر کو اور خوبصورت بنا رہا تھا ہر طرف سفید رنگ کے پھول تھے اور ان کے درمیان سے ایسل اپنے کالے لباس میں چلتی ہوئی حدید کی جانب بڑھتی ہوئی کوئی شہزادی ہی لگ رہی تھی ایسل کا ہر بڑھتا ہوا قدم حدید کی دھڑکنوں کو بھی

بڑھا رہا تھا۔ اب وہ بالکل حدید کے سامنے موجود تھی آج ہوا کسی اور دھن میں چل رہی تھی ایسل کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے آنکھوں میں سرخی مائل تھی جیسے وہ رو کر آئی ہو حدید کو ایک دم بے چینی ہوئی اور اس نے اس نے ایسل کو بہت ہی سمپل سے انداز میں برتھڈے وش کیا اور میز پر رکھا ریڈ پھولوں کا بکے ایسل کی جانب بڑھایا کچھ دیر ایسل یونہی کھڑی اس بکے کو دیکھتی رہی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اسے تھام لیا، خاموشی بڑھ رہی تھی ابھی تک ایسل نے کچھ بھی نہیں کہا تھا اس کی خاموشی کسی طوفان سے پہلے کی خاموشی معلوم ہو رہی تھی حدید کچھ دیر ایسل کے بولنے کا منتظر رہا اور پھر وہ اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا ایسل اس کی زندگی کی وہ پہلی اور آخری لڑکی تھی جس سے وہ محبت کرتا تھا اور وہ اس کا اظہار کرنے والا تھا، حدید نے اپنی کوٹ کی جیب سے ایک مخملی باکس نکالا

"کیا آپ مجھ سے نکاح کر کے مجھے مکمل کریں گی" ان الفاظ کے ساتھ حدید نے اپنا ہاتھ آگے کیا جس میں اس نے ایک خوبصورت رنگ تھامی ہوئی تھی۔

ایسل اپنے آنسو سے بھری آنکھوں کے ساتھ اس رنگ کو دیکھ رہی تھی کاش تم وہ نہ ہوتے کاش۔۔ ایسل کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ بامشکل ہی حدید سن پایا ابھی وہ ایسل کی بات میں الجھا ہوا تھا کہ ایسل زور زور سے ہسنے لگی اس کی ہنسی سے حدید کو وہشت محسوس ہوئی اب وہ بالکل ایسل کے سامنے کھڑا اسے ہنستا دیکھ رہا تھا لیکن وہ زار و قطار ہنسے ہی جا رہی تھی یہاں تک کہ اب اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے، حدید کو اس کی حالت دیکھ کر عجیب بے چینی ہونے لگی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

ایسل! حدید نے اپنی گھمبیر آواز میں پکارا، ایسل ایک دم خاموش ہو گئی اور حدید کو دیکھنے لگی آنکھوں میں آئے آنسو اس کے رخسار بھیگو نے لگے۔ کچھ دیر خاموشی کی نظر ہو گئی۔۔

میں تم سے شادی نہیں کر سکتی! ایسل کا انداز بالکل سپاٹ تھا ہر احساس سے ہر جذبات سے خالی۔ حدید نے دل میں شدت سے دعا کی کہ یہ مذاق ہو۔ لیکن قسمت آج اس کے ساتھ نہیں تھی۔ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں، میں تم سے شادی کرو گی تم جیسے شخص کو میں اپنا ملازم نہ رکھوں اور تم ہو کے مجھ پر حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہے ہو جو شخص مجھے پروپوز کر سکتا ہے کیا پتا مجھ سے پہلے کتنی لڑکیوں کو پروپوز کر چکا ہو کیا پتا کتنی لڑکیوں کے دل توڑنے کے بعد اب میرا دل توڑنے کا سوچا ہو، مسٹر حدید میری بات کان کھول کر سن لو میں زینب نہیں ہوں میں ایسل ہوں ایسل احمر، اس نے اپنے نام پر زور دے کر کہا۔ ایسل کے الفاظ حدید کو ماضی میں پہنچا چکے تھے۔۔ (تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم سے شادی کرونگا تمہاری اوقات کیا ہے تمہیں تو میں اپنے گھر کی ملازمہ نہ رکھوں اور تم ہو کہ ملکہ بننے کے خواب دیکھ رہی ہو۔۔ میں ایسی لڑکی سے شادی تو دور کی بات اس پر تھوکوں بھی نہیں جو اپنے گھر والوں کی آنکھ میں دھول جھونک کر ایک لڑکے سے چوری چھپے ملتی ہو اور ایسی لڑکی کا کیا بھروسہ جو مجھ سے مل سکتی ہے وہ کسی اور غیر مرد سے بھی مل سکتی ہے۔۔۔) حدید کو اپنے کہے الفاظ یاد آئے کتنی آسانی سے اس نے یہ سب کہہ دیا تھا اور آج وقت نے اس کے الفاظ اسی کے منہ پر دے مارے تھے وہ راز جو وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ ایسل کو معلوم ہو ایسل وہ جان گئی تھی۔

ایسل جاتے جاتے تنزیہ مسکرائی اور پلٹ گئی مسکراتے ہوئے اسے اپنے اندر سب ٹوٹا ہوا محسوس ہوا تھا یہ وہی جانتی تھی کہ یہ سب کہنا اس کے لیے کتنا مشکل تھا جبکہ سامنے کھڑا شخص بے تاثر اسے جاتا دیکھ رہا تھا وہ ٹوٹ چکا تھا اس کی زندگی میں ہمیشہ یہی تو ہوتا آیا تھا اپنے ہر پسندیدہ شخص کو وہ کھوتا آیا تھا۔

صارم اور عافیہ ایک کونے میں کھڑے بے یقینی سے سب سن رہے تھے۔۔۔

ایسل جا رہی تھی آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے۔ حدید دور کھڑا اسے جاتا دیکھ رہا تھا ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں وہ چاہتا تھا کہ اسے روک لے لیکن کیا کہتا کچھ بچا ہی نہیں تھا الفاظ کہا سے لاتا وہ اور الفاظ آ بھی جاتے لیکن انھیں ادا کرنے کے لیے وہ جان کہاں سے لاتا اس کی جان تو وہ اپنی مٹھی میں لیے جا رہی تھی وہ یونہی کھڑا دیکھتا رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایسل آنکھوں سے او جھل ہو گئی لیکن اب بھی وہ اپنا بے جان وجود لیے اسی جگہ کو تک رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی۔۔۔

حدید حدید ہوش میں آؤ عافیہ اور صارم جو ایسل کے جاتے ہی حدید کے پاس آ پہنچے تھے اسے کب سے آوازیں دے رہے تھے اور وہ بالکل بے تاثر کھڑا اسی جگہ کو گھور رہا تھا جہاں سے ایسل گئی تھی۔۔

وہ چلی گئی وہ چلی گئی صارم دیکھا تم نے اب سب ختم سب کچھ بالآخر صارم کے جھنجھوڑنے پر حدید ایک دم بول پڑا تھا لیکن اس وقت وہ بولتا ہوا صارم کو بالکل ایک چھوٹا سا بچہ لگا تھا حدید لیکن وہ اس طرح کیوں گئی تم دونوں کی ایسی کیا بات ہوئی ایسل کچھ دیر پہلے تک بالکل تھیک تھی ابھی اچانک

اسے کیا ہوا عافیہ کے پوچھنے پر صارم نے عافیہ کو خاموش رہنے کو کہا کیونکہ فلحال حدید کسی بھی بات کا جواب دینے کی کنڈیشن میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایسل نے خود کو روم میں لاک کر لیا تھا۔ (ایسل روم میں داخل ہوئی ابھی وہ سب ولیمے سے واپس آئے تھے وہ کافی تھک گئی تھی اب وہ اپنی الماری کھولے رات کے کپڑے نکال رہی تھی جب اس کی نظر اپنی جرسی پر پڑی جو اس نے اسلام آباد میں منشاء کے ساتھ لی تھی اسے دیکھتے ہی ایسل نے اس جرسی کو الماری کے اوپر والے حصے سے کھینچا تو ساتھ میں ایسل کا ہینڈ بیگ بھی نیچے آگرا اف ف وہ جھنجھلائی کیونکہ بیگ کھلا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس میں سے سامان باہر آچکا تھا اب وہ پنجنوں کے بل نیچے بیٹھی اس میں سامان واپس رکھ رہی تھی اس میں ایسل کے کچھ پیپرز تھے منشاء کا آخری لیٹر تھا جو اس نے ایسل کو لکھا تھا اور زینب کی ڈائری، ڈائری کو دیکھتے ہی ایسل کو وہ دن یاد آیا جب وہ بے حس شخص زینب کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اور ایسل نے زینب سے اس کی ڈائری چھین کر اپنے پاس رکھ لی تھی لیکن اس دن سے آج تک یہ ڈائری کبھی اس نے کھول کر نہیں دیکھی تھی لیکن نہ جانے کیوں آج ایسل کے دل میں اسے کھول کر دیکھنے کا خیال جاگا اور وہ وہی زمین پر ٹک گئی ابھی اس نے اس کو کھولا ہی تھا کہ درمیان میں رکھی ایک تصویر ایسل کی گود میں آگری اس تصویر کو اٹھا کر اس نے اپنے چہرے کے سامنے کیا، براؤن لیٹھر جیکٹ میں ملبوس چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ لیے ایک ہاتھ بالوں کے اوپر کچھ اس انداز سے تھا کہ جیسے وہ شخص کسی بات پر مسکراتے ہوئے اپنے بالوں کو درست کر رہا ہو اور تصویر سے صاف ظاہر تھا کہ یہ random ہے سامنے کھڑا شخص نہیں جانتا کہ اس کی پکچر لی گئی ہے لیکن یہ چہرہ ایسل اس تصویر کو بناہ پلک جھپکے دیکھے جا رہی تھی

اور آنکھوں سے کب آنسو جاری ہو گئے ایسل کو اندازہ ہی نہیں ہوا جسم سے ایک دم جیسے جان ہی نکل گئی دل نے شدت سے خواہش کی کہ کاش یہ شخص حدید نہ ہوتا کاششششش۔۔۔ ایسل نے تصویر کو ایک سائڈ پر رکھ کر کپکپاتے ہاتھوں سے ڈائری کو کھولا جہاں ہر جگہ بس حادثی کا ہی ذکر تھا جبکہ کہی کہی پورا نام حدید لکھا ہوا تھا، اس نے ڈائری بند کر دی تھی اور ایک بار پھر سے حدید کی تصویر کو دیکھنے لگی حدید کی مسکراہٹ کو دیکھ کر اسے وہ وقت یاد آیا جب منشاء کے بعد دادی حدید کو حویلی لے آئیں تھی اور اس وقت ایسل نے کئی سال بعد حدید کو دیکھا تھا بکھری ہوئی سی حالت چہرے پر ایک عجیب تھکن جیسے کئی مسافت کا سفر کرتے کر کے آیا ہو اداسی ایسی جیسے مسکراہٹ نے کبھی اس چہرے کو چھوا بھی نہ ہو اس وقت اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کہ وہ اس شخص کو مسکراتا ہوا دیکھے وہ بھی زندگی کو کھل کر جئے لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ وہ شخص اسی کی مسکراہٹ چھین لے گا وہ ابھی بیٹھی اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ موبائل کی گھنٹی نے ایسل کی سوچوں میں خلل ڈالا اس نے جھنجھلا کر فون کو دیکھا جہاں مستقبل عافیہ کی کالز آرہی تھی جب اس نے مجبوراً فون اٹھایا تھا اور عافیہ کی گھبرائی ہوئی آواز سنی جس میں وہ اسے چھت پر بلا رہی تھی وہ فورن چھت پر گئی تھی جہاں حدید پہلے سے اس کا انتظار کر رہا تھا) اففففف کچھ دیر پہلے ہونے والے سارے واقعے کو سوچتے ہوئے ایسل نے اپنے بالوں کو مٹھی میں لیے کھینچا یا اللہ یہ سب کیا ہو گیا کل تک میں کتنا خوش اور مطمئن تھی حدید کا ساتھ مجھے کسی نعمت سے کم نہیں لگ رہا تھا لیکن آج، آج مجھے کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے کیا میں اتنی بری ہوں کہ مجھے وہ شخص مل رہا ہے جس سے مجھے سب سے

زیادہ نفرت ہے (زینب چپ ہو جاؤ اور دعا کرو اس کا ٹکراؤ مجھ سے نہ ہو۔ لیکن ہم نے اس کا چہرہ دیکھا ہی نہیں تو پہچانو گی کیسے نمل نے کہا تھا دنیا گول ہے نمل دنیا گول ہے۔۔۔) ایسل کو اپنی کہی بات یاد آئی تھی، کیا دنیا اتنی چھوٹی ہے واقعی دنیا گول ہے آپ جہاں سے چلنا شروع کرتے ہو آپ پھر وہی آکر رکتے ہو یہ سب سوچتے ہوئے وہ ایک بار پھر روپڑی تھی اور روتے روتے وہی بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹ گئی تھی اور نہ جانے کتنی ہی دیر رونے کے بعد اب وہ سو چکی تھی۔۔۔

دوسری جانب حدید کا حال بھی ایسل سے کچھ جدہ نہ تھا اپنے من پسند رشتوں کے دور جانے کا غم جو ہمیشہ سے اس کو اندر ہی اندر کھاتا رہا تھا اب جب اس کی زندگی میں بھی خوشیاں آئیں تھیں جب اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ زندگی گزار نہیں رہا بلکہ وہ بھی جی رہا ہے وہ تو اس رشتہ کے پکے ہونے کے بعد سے شکر کے سجدے کرتے نہیں تھکتا تھا یہ کیا ہو گیا تھا اس کی زندگی میں اچانک ہی اسے عجیب تھکن محسوس ہونے لگی تھی جیسے کئی میل کا سفر تے کر لیا ہو اور اب معلوم ہوا ہو کہ وہ غلط راستے پر چل رہا تھا تھکن سے چور انداز میں حدید نے بیڈ کراؤن سے سرٹکایا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔

صبح سب ہی کھانے کی میز پر موجود تھے سوائے ایسل کے جب حدید گرے پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے آنکھوں پر سن گلاس سیٹ کرتے ہوئے اپنی مغرور چال چلتے ہوئے نیچے آیا،

آتے ہی سب کو بلند آواز میں سلام کیا جس کا سب نے ہی خوش اخلاقی سے جواب دیا۔
کہا حدید ناشتہ تو کرتے جاؤ، حدید کو جاتے دیکھ احمد نے فورن اسے روکا۔

نہیں احمد بھائی میں زرا جلدی میں ہوں آفس میں ایک میٹنگ ہے تو بس اسی لیے جلدی پہنچنا ہے، حدید نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا۔

لیکن حدید۔ ارے بھائی آپ relax کریں میں دیکھ لو گا اور آفس میں ہی کچھ کھا لو گا آپ ٹینشن نہیں لیں، ابھی احمد کچھ کہتا کے حدید پہلے ہی بول پڑا اور پھر ایک خوبصورت مسکراہٹ پاس کر کے وہ باہر نکل گیا باہر نکلتے ہی اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ ایسے غائب ہوئی جیسے وہ کبھی مسکرایا ہی نہیں تھا اب وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور ایک رفتار سے اس نے گاڑی حویلی سے نکالی تھی کچھ دور تک وہ یوہی تیز رفتار میں گاڑی بھگاتا رہا تھا اور اچانک ہی رفتار اتنی سلو کر لی کے کچھ دیر بعد گاڑی تقریباً روک ہی گئی تھی جب کسی نے پیچھے سے ہارن دیا جس کی آواز پر اچانک ہی حدید حوش کی دنیا میں واپس آیا اور اس نے خود کو کمپوز کیا اور گاڑی کی رفتار بڑھائی۔۔۔

عافیہ جاؤ ایسل کو اٹھاؤ اب تو بارہ بج چکے ہیں ابھی تک سو رہی ہے سعدیہ بیگم نے حکم دیا اور ہاں اگر اب بھی نہ اٹھے تو کہنا کے اس کے بعد ناشتہ نہیں ملے گا پھر بھوکی رہنا۔

عافیہ سعدیہ کی بات پر سر اسبات میں ہلا کر ایسل کے کمرے کی طرف بڑھ گئی دروازہ نوک کرنے کے بجائے وہ سیدھا نوب گھوما کر اندر داخل ہوئی کیونکہ جانتی تھی کہ نوک کرنے پر کوئی جواب نہیں ملنا۔

ایسل ایسل اٹھو یار چچی غصہ کر رہی ہیں زینب بھابھی بھی صبح سے تمہارا پوچھ رہی ہیں۔

اس زینب کا نام مت لو میرے سامنے ایک دم ہی ایسل نے کمفرٹر چہرے سے ہٹایا اور اٹھ بیٹھی

سوچی ہوئی سرخ آنکھیں جیسے ساری رات روتی رہی ہو۔

ایسل نے عافیہ کو مکمل بات بتائی اسلام آباد میں جو کچھ ہوا اور پھر اب زینب کی ڈائری میں سے
حدید کی تصویر کا ملنا سب بتایا۔ بس میری جان جو ہو گیا اسے بھول جاؤ اسی میں سب کی بہتری ہے
حدید اب بدل گیا ہے اس کی آنکھوں تمہارے لیے محبت دکھائی دیتی ہے وہ بدل گیا ہے ایسل اس
پر بھروسہ کر کے دیکھو ایسے مت رویار عافیہ نے ایسل کو گلے لگا کر چپ کروایا اسے اس کے رونے
سے تکلیف ہو رہی تھی وہ صرف اس کی کزن ہی نہیں تھی اس کی بہن اس کی دوست سب کچھ تھی
اس کے لیے بھلا وہ کیسے اسے تکلیف میں دیکھ سکتی تھی-----

Whatsapp : 03335586927

ایسل بھی گھر میں سب سے لیے دیے رہتی نہ کسی سے کوئی خاص بات کرتی نہ سب کے ساتھ بیٹھتی زیادہ تر اپنے روم میں ہی وقت گزارتی سعدیہ اور ہاجرہ کے پوچھنے پر ایسل بڑی مہارت سے روم میں رہنے کا کوئی بھی بہانا بنا دیتی لیکن دادی ان دونوں کے ہی بدلتے رویوں کو نوٹس کر چکی تھیں اور عافیہ جو کے کوشش کرتی تھی کے ایسل کو اکیلے نہ چھوڑو اس کا اس قدر اس کے ساتھ رہنے پر آج عافیہ کو اپنے پاس بٹھا کر پوچھ گچھ کر رہی تھیں کے آخر ان دونوں کے درمیان کیا بات ہوئی ہے جو دونوں یوں الگ تھلگ گھوم رہے ہیں۔

عافیہ نے بھی دادی کو سب کچھ بتانے میں ہی عافیت جانی وہ جانتی تھی کہ وہ بڑی ہیں دنیا دیکھی ہے ہر چیز کا تجربہ رکھتی ہیں یقیناً کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لیں گی۔

دادی یہ سب جاننے کے بعد گہری سوچ میں ڈوب گئیں جانتی تھیں یہ معاملہ اتنا چھوٹا نہیں ہے اس مسئلے کی ڈور ایک دوسرے سے بندھی ہے کسی ایک کے غلط فیصلے سے چار لوگوں کی زندگی برباد ہو سکتی ہے اگر ایسل کا ساتھ دیتی ہوں تو میرا حدید اس کا کیا ہوگا بہت دکھ دیکھے ہیں اس نے اپنی زندگی میں اپنو کو کھویا اس نے وہ جیتے جی مرجائے گا اور گھر والوں کو اگر ایسل کا رشتہ ختم ہونے کی وجہ معلوم ہوگی تو احمد وہ زینب سے بدگمان ہو جائے گا جب کے غلطی تو زینب کی بھی نہیں ان دونوں بچوں کا گھر اس طرح خراب ہو جائے گا اور ایسل وہ خود بھی اس رشتہ کو ختم کر کے خوش نہیں رہے گی کیونکہ وہ ہمیشہ سے جزیباتی ہے غصہ میں آکر غلط فیصلے کرتی ہے اور جب تک اسے احساس ہوگا کے اس نے غلط کیا جب تک تو میرے سارے بچوں کی زندگی برباد ہو چکی ہوگی پھر صرف پچھتاوا رہ جائے گا۔ نہیں میں اس طرح اپنے بچوں کو برباد نہیں ہونے دوں گی میں اس مسئلے کا

کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لوں گی یا اللہ میری مدد کر میرے بچوں کی زندگی کو بکھرنے سے بچا لے، دادی اس مسئلے کو سوچتے ہوئے اپنے رب سے ہمکلام ہوئیں کے اچانک ہی بائیں ہاتھ سے درد کی ایک شدید لہر اٹھی جس کا درد انہیں اپنے دل کے مقام پر بھی محسوس ہوا درد نے اچانک ہی شدت پکڑ لی اور دادی اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے کرسی سے نیچے کو گرسی گئیں عافیہ جو دادی کو سب بتانے کے بعد سے ہی ان کے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی انہیں یوں تکلیف سے تڑپتا دیکھ فوراً ان کی جانب لپکی دادی دادی ان کا چہرہ تھپتھپاتے وہ مسلسل انہیں پکار رہی تھی جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے امی چچی سب کو آواز لگائی کچھ ہی دیر میں سب ہی وہاں موجود تھے دادی کو ہسپتال لے جایا گیا۔

حدید اور احمد دونوں ہی آفس میں موجود تھے جب صارم نے دادی کی طبیعت خراب کی اطلاع دی وہ دونوں ہی سب کام چھوڑ کر ہسپتال پہنچے جہاں صارم کے ساتھ ہاجرہ موجود تھی جبکہ دادی کا اندر ٹریمنٹ اسٹارٹ ہو گیا تھا کچھ ہی دیر میں احمر صاحب اور امان صاحب بھی ہسپتال پہنچ چکے تھے سب ہی خاموش کھڑے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

ایسکیوز می آپ سب میں ایسل کون ہے patient ان سے ملنا چاہتی ہیں ڈاکٹر نے باہر آکر کہا۔ ایسل وہ تو نہیں ہے امان صاحب نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ تو پھر آپ انہیں جلدی بلوالیں ان کی طبیعت کیسی ہے؟

ڈاکٹر جانے ہی لگی تھی جب پیچھے سے احمر نے کہا۔ ابھی فلہال کچھ کہہ نہیں سکتے آپ سب دعا کریں۔

امان صاحب سے فون پر دادی کی طبیعت کا سن کر ایسل کے تو جیسے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی بلیک لائنک شرٹ ساتھ بلیک ہی پلازو پہنا ہوا تھا بال کھلے ہوئے تھے اداس چہرا جس پر اس وقت خوف کے سائے لہا رہے تھے کسی اپنے کے دور جانے کا خوف آنکھوں سے آنسو لڑک کر گال پر بہنے لگے تھے وہ فون سننے کے بعد اپنی جگہ جم سی گئی تھی جب اچانک ہوش میں آنے پر اس نے بیڈ پر پڑا اپنا ڈوپٹا اٹھایا جو بلیک رنگ کا ہی تھا اور اس پر لال زنگ کے چھوٹے پھولوں کی چھن تھی اسے اپنے سر پر اوڑھ کر وہ دیوانہ وار بھاگتی ہوئی جا رہی تھی ڈوپٹہ اب سر سے اتر کر زمین پر لہراتا ہوا جا رہا تھا لیکن اسے کہا ہوش تھا۔ ایسل ایسل رکو پیچھے سے زینب نے آواز دی جسے ایسل نے ان سنا کر دیا اور حویلی عبور کرتی ہوئی باہر نکل گئی جہاں ڈرائیور پہلے ہی اس کا انتظار کر رہا تھا اسے احمد نے فون کر کے ایسل کو لانے کا کہا تھا۔

دادی کو کیا ہوا ہے اب کیسی طبیعت ہے ان کی کب آئے ان کو لے کر یہاں مجھے بتایا کیوں نہیں کسی نے وہ ہسپتال پہنچ چکی تھی اور پہنچتے ہی سوالات کی بھرمار کر دی تھی میری بچی سانس لو یہاں بیٹھو ابھی ڈاکٹر آجائیں باہر پھر تم خود مل لینا دادی سے تھیک ہیں وہ، امان صاحب نے اسے کندھوں سے تھام کر بیٹھایا۔

تایا جان انھیں کیا ہوا ہے؟ ایسل نے بھیگی آواز میں پوچھا رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔
Heart attack جواب احمد کی طرف سے آیا تھا۔

ایسل ہاتھوں میں سر دے کر بیٹھ گئی تھی اسے شرمندگی ہو رہی تھی کتنے ہی دن سے وہ اپنے کمرے کی مہمان ہو کر رہ گئی تھی نہ کسی سے بات نہ کچھ وہ اتنی غافل کیسے ہو سکتی تھی اپنے رشتوں سے۔

سب ہی اب اس سوچ میں تھے کہ ایسل کے یہاں پہنچنے سے پہلے دادی نے جو ڈیمانڈ کی تھی کیا اس پر ایسل راضی ہوگی؟

حدید پلر سے ٹیک لگائے کھڑا ایسل کو ہی دیکھ رہا تھا کتنے دن بعد وہ آج اسے یوں اپنے سامنے دیکھ رہا تھا ورنہ تو وہ اب اس کے سائے سے بھی بھاگتی تھی جہاں اس کو دیکھ لیتی وہاں سے غائب ہو جاتی، حدید کو وہ پہلے سے کافی الگ الگ سی لگ رہی تھی پہلے سے کچھ کمزور لگ رہی تھی آنکھیں رونے کے باعث سوچ رہی تھیں بالوں میں اکثر وہ پونی ٹیل یا میسی بن بنا کر رکھتی تھی یا کچھ اور لیکن آج بال کھلے ہوئے تھے ویسے تو سارے بال ڈوپٹے میں چھپے تھے لیکن چہرے پر جھولتی لٹیں اس کے بالوں کے کھلے ہونے کا ثبوت دے رہی تھیں۔

ڈاکٹر روم سے باہر آچکی تھی اور ایسل دادی سے ملنے روم میں چلی گئی تھی جبکہ حدید ابھی بھی اس جگہ تک رہا تھا جہاں وہ بیٹھی تھی۔ میرے بھائی فکر مت کر سب ٹھیک ہو جائے گا صارم نے آکر حدید کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

کیا لگتا ہے وہ دادی کی بات مان جائے گی حدید نے اسی جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مان جائے گی فکر مت کر میرے بھائی ساتھ ہی صارم نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالا۔

لیکن دادی یہ کیسے ممکن ہے آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں کچھ نہیں ہو رہا آپ کو آپ بالکل تھیک ہو جائیگی۔

ایسل میرا بچہ میں کہہ رہی ہوں میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میری دلی خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے تمہاری اور حدید کی شادی دیکھ سکوں۔

دادی پلیز مرنے کی باتیں نہیں کریں کچھ نہیں ہوگا آپ تھیک ہو جاؤ گھر آجاوگی پھر ہم کریں گے نا عافیہ کی بھی شادی اور صارم کے لیے بھی لڑکی ڈھونڈے گے ایسل نے اپنا اور حدید کا ذکر درمیان سے نکال دیا تھا لیکن وہ بھی ایسل کی ہی دادی تھیں جب مجھے تم دونوں کی شادی دیکھنی ہے تو پھر ان کی کیوں پہلے تم دونوں کی ہی ہوگی اور میں کون سا رخصتی بھی کروا رہی ہوں وہ تو دھوم دھام سے ہی کریں گے ابھی تو صرف نکاح کرنے کا بول رہی ہوں دادی کو بولنے میں دشواری ہو رہی تھی بولتے بولتے ان کا سانس بھی پھول رہا تھا جو کے ایسل کو پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا اور پھر دادی سے ملنے سے پہلے ڈاکٹر کی دی گئی ہدایت کے پیشنٹ کو کسی بھی قسم کی ٹینشن سے دور رکھا جائے۔

دادی آپ پلیز آرام کریں زیادہ بات نہیں کریں دیکھیں آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے میں نکاح کے لئے تیار ہوں یہ ایسل نے کس دل سے کہا تھا یہ وہ ہی جانتی تھی رشتے قربانی مانگتے ہیں اور وہ قربانی کے لیے تیار تھی

ایسل کی رضامندی جان کر سب ہی خوش ہو گئے اور حدید کو تو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا بڑوں کو ان کے جھگڑے کے بارے کچھ معلوم نہیں تھا لیکن وہ اس بات کو لے کر پریشان تھے کہ ایسل اچانک نکاح کرنے پر رضامند نہیں ہوگی لیکن اب سب ہی پر سکون تھے کیونکہ دادی بہتر دکھائی دے رہی تھیں البتہ ایسل وہاں سے نکل کر کیفے میں جا کر بیٹھ گئی تھی قاضی اچکا تھا جب وہ احمد کے بلانے پر اس کے ہمراہ دادی کے وارڈ میں گئی جہاں حدید پہلے ہی موجود تھا اس کے دیکھنے کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ یہاں ایسل کا کس شدت سے انتظار کر رہا تھا۔

اچھا طریقہ ہے ویسے پیسے بچانے کا ہسپتال کو ہی شادی ہال بنا لیا ایسل اپنا ڈوپٹا سر پر ٹکاتے ہوئے بڑبڑائی، لیکن اس کی بڑبڑاہٹ اتنی ہلکی بھی نہیں تھی کہ کسی کو سنائی نہ دیتی، اب سب ہی کے چہروں پر دبی دبی ہنسی تھیں۔

ایسل راضی تو ہو گئی تھی لیکن غصہ تو تھا جو اب ہر بات پر نکل رہا تھا اور گھر والے اس کی عادت سے بخوبی واقف تھے۔

اوہ تو آپ بھی آئے ہیں ورنہ مجھے لگا کہ کسی ڈاکٹر نے ہی نکاح پڑھانا ہے یہ بھی پیکیج میں شامل ہے ایسل نے قاضی کو دیکھتے ہی کہا ساتھ ہی اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔ قاضی سمیت سب ہی خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے، اسے چھیڑنے کی غلطی کسی نے نہیں کی تھی۔

چلیں پھر آپ نکاح شروع کریں احمر صاحب نے قاضی صاحب کو مخاطب کیا وہی ایسل کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں لے لیا ہو۔۔۔۔۔

۔۔۔ اور پھر تین بول فقط تین بول پڑھائے گئے اور سب بدل گیا اختیارات، رشتے، جذبات، ترجیحات سب کچھ۔۔۔ ایسل اب ایسل احمر سے ایسل حدید بن چکی تھی۔۔۔

اب وہ نکاح نامے پر سائن کرنے کے بعد پین کو احمد کو دے کر خود ایک کونے میں جا کر کھڑی ہو گئی تھی جب دادی نے ایک اور حکم جاری کیا 'حدید ایسل کو لے کر گھر جاؤ' آواز میں وہی رعب جس پر سب ہی نے دادی کو دیکھا وہ کہی سے بھی بیمار نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

دادی میں، میں نے کہہ دیا بس کہہ دیا گھر جاؤ حدید کے ساتھ فورن۔ ابھی ایسل کچھ کہتی کے دادی نے بچ میں ہی ڈانٹ دیا۔
ایسل وہا سے پیر پٹختی ہوئی نکل گئی پیچھے پیچھے حدید بھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا نکل گیا۔۔۔۔۔

حدید ڈرائیو کر رہا تھا اور ایسل شیشے سے باہر ہوتی بارش کو دیکھنے میں مصروف تھی گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا جب حدید کو اس بڑھتی ہوئی خاموشی سے گھبراہٹ ہوئی اور اس نے میوزک پلے کر دیا گانے کی آواز گونجی۔
بوندیں بھی تو آئی نہیں باز یہاں

...

بارش اب شدت اختیار کر چکی تھی اپر سے رات کا اندھیرا حدید بہت احتیاط سے ڈرائیو کر رہا تھا تبھی اچانک گاڑی بند ہو گئی، اس نے دو تین بار اسٹارٹ کی لیکن گاڑی اسٹارٹ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی موسم مزید بیگڑتا جا رہا تھا بادلوں کی گرج اس خاموشی میں ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھی اس سب کے باوجود ایسل ان سب چیزوں سے لا تعلق بیٹھی تھی۔
کہاں جا رہے ہو، اس نے جیسے ہی حدید کو گاڑی سے اترتے دیکھا تو فورن پوچھا لہجے میں فکر واضح تھی۔

اس نے مڑ کر ایک نظر ایسل کو دیکھا اور بنا جواب دیے گاڑی سے باہر نکل گیا۔ وہ اس کے جواب نہ دینے پر جل بھن کر رہ گئی، بھاڑ میں جاؤ مجھے کیا۔

حدید اب گاڑی کا بونٹ کھولے اس پر جھکا ہوا تھا وہ مکمل بھیگ چکا تھا اندھیرا ہونے کے باعث اسے گاڑی چیک کرنے میں دشواری ہو رہی تھی کچھ دیر تو ایسل گاڑی میں بیٹھی حدید کو تکتی رہی جہاں وہ مکمل سنجیدہ نظر آ رہا تھا اب ایسل نے پریشانی سے گاڑی میں کچھ ڈھونڈنا شروع کیا اور بل آخر اسے پیچھے والی سیٹ کے نیچے سے ایک چھتری مل گئی تھی جسے لیے وہ گاڑی سے اتری اور ساتھ ہی اپنے موبائل کی لائٹ اون کی۔۔

ایسل تم باہر کیوں آئی ہو جاؤ فورن گاڑی میں بیٹھو حدید نے سیریس انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکر کے گاڑی کے گیٹ کی جانب کیا لیکن ایسل اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں بس اسے گھورتی رہی،

ہاتھ چھوڑو میرا غصہ سے کہا۔

چھوڑنے کے لیے تھوڑی تھاما ہے حدید نے ایک دل جلا دینے والی smile پاس کی۔

یہ تو وقت بتائے گا تم خود ہی چھوڑو گے یہ ہاتھ اور میرا ساتھ۔۔۔ آسمان پر ایک دم بجلی چمکی ساتھ ہی بادل کی گرج ایسل ایک قدم حدید کے قریب ہوئی ہاتھ ابھی بھی حدید کی گرفت میں تھا۔ ایسل کی یہ بات حدید کو سخت ناگوار گزری تھی،

میری موت صرف میری موت ہی اب ہمیں الگ کر سکتی ہے ایسل یہ بات یاد رکھنا غیر ارادی طور پر اس کی گرفت ایسل کے ہاتھ پر اور سخت ہو گئی تھی اور وہ اس کی آنکھوں میں دکھتے ہوئے بولا تھا۔

مم می میرا ہاتھ ایسل کے الفاظ ٹوٹے تھے۔

حدید نے ایک نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی اور ہاتھ کو اپنی گرفت سے آزاد کیا اور ایک بار پھر سے وہ گاڑی کے بونٹ پر جھک گیا ایسل نے تھوڑا آگے پڑھ کے چھتری حدید کے اپر کی اور موبائل کی روشنی بونٹ پر ماری تاکہ وہ جلد ہی فولٹ ڈھونڈ سکے اور وہ لوگ جلدی از جلد گھر پہنچیں۔ حدید نے ایک نظر ایسل کو دیکھا، جو پوری چھتری اس کے سر کے اپر کیے کھڑی تھی اور خود بارش میں بھیگ رہی تھی،

تم اندر نہیں بیٹھو گی؟ لہجے میں غصہ صاف ظاہر تھا۔

نہیں.. ایسل کا جواب حاضر تھا۔

تم بھیگ رہی ہو اب کی بار حدید کے لہجے میں فکر شامل تھی۔

تم بھی تو بھیگ رہے ہو، اب کے ایسل بونٹ بند کر کے اس کے اپر چڑھ کے بیٹھ چکی تھی ساتھ ہی چھتری بند کر کے رکھ رہی تھی جیسے کے حدید کو کہہ رہی ہو کے گاڑی ٹھیک کرنا تمہارے بس کی بات نہیں۔

ایسل یہ کیا کر رہی ہو تم بیمار ہو جاؤ گی۔

تم بھی بیمار ہو جاؤ گے، اطمینان سے جواب دیا۔

اففففف ایسل تم کتنی ضدی ہو، اب کے حدید جھنجھلایا۔

اففففف حدید تم کتنے ڈھیٹ ہو، وہ بالکل اسی کے انداز میں بولی۔

اوکے میں ہارا تم جیتیں حدید نے باقاعدہ اپنے دونوں ہاتھ اپر کیے

اففف ایسل میں ہارا تم جیتیں وہ اسی کے انداز میں بولی جیسے اس کی نکل اتار رہی ہو لیکن اچانک ہی خاموش ہو گئی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، نہیں حدید تم جیتے میں ہاری، میں دوستی میں ہاری میں اعتماد میں ہاری اور محبت وہ مسکرائی آنکھوں میں تیرتی نمی اب آنسو کی صورت اس کے چہرے پر بہنے لگی اس تیز برستی بارش میں بھی وہ ایسل کے گالوں پر پستے آنسو دیکھ سکتا تھا، وہ یک تک بس ایسل کو دیکھے ہی جا رہا تھا وہ کس کرب سے گزر رہا تھا یہ وہی جانتا تھا وہ تکلیف میں تھی وہ محسوس کر سکتا تھا اور پھر بھی وہ مسکرا رہی تھی اس وقت اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ بادل بھی اس کی بے بسی پر رو رہا ہے وہ کیسے یقین دلائے کہ اس نے محبت کی ہے سچے دل سے کی وہ کیسے بتائے کہ وہ، وہ واحد اور پہلی لڑکی ہے جس نے اس کے دل پر دستک دی ہے، وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب ایسل نے اس کے آگے چٹکی بجائی اوہ ہیلو کہاں کھو گئے۔ وہ حوش کی دنیا میں واپس آیا اور ایسل سے نظریں ہٹا کر یہاں وہاں دیکھنا شروع کر دیا ساتھ ہی اپنے ایک ہاتھ کو بالوں میں پھیرا جو مکمل بھیگے ہوئے تھے

حدید!

ہمم،

ہمارا نکاح ہوا ہے آج.. تم یہی چاہتے تھے نا؟ اپنی جیت کا جشن نہیں مناؤ گے دیکھو تم جیت گئے میں ہار گئی وہ مسکرا رہی تھی پر اس مسکراہٹ میں چھپا درد تھا۔

میں جیت کر بھی ہار گیا ایسل میں جیت کر بھی ہار گیا میں نے ایسا تو نہیں چاہا تھا کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تمہاری بدگمانی دور کیے بغیر ہی ہمارا نکاح ہو جائے گا اس نے ایسل کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیے۔
ایسل!

ہم، ایسل نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا جو اس کی گرفت میں تھے۔
یہاں دیکھو میری طرف حدید نے اس کی جھکی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔
ایسل کو اس وقت اپنی پلکوں کو اٹھانا دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔
میں تمہیں سب بتانا چاہتا ہوں سب کچھ یہ سچ ہے کہ میں زینب کو پہلے سے جانتا تھا لیکن یہ صرف اتنا سچ نہیں ہے میں اور زینب ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے اتنا تو تم جانتی ہی ہوگی اور اگر زینب نے بتایا ہو تو میں کم ہی یونیورسٹی آیا کرتا تھا کیونکہ میں ساتھ ساتھ چاچو کے ساتھ آفس میں بھی کام سیکھ رہا تھا زینب سے میری اچھی دوستی تھی لیکن وہ مجھے پسند کرنے لگی اور اسے ایسا ہی لگا جیسے میں بھی اس کے لیے سیم فیلینگز رکھتا ہوں میں نے بھی اس کی اس غلط فہمی کو دور نہیں کیا لیکن جلد ہی اس نے مجھ سے شادی کی بات کی اور میں نے پہلے ہی سوچا ہوا تھا کہ میں آج یہ سارا معاملہ ختم کر دوں گا اس بارے میں میرے یونی فیلوز بھی جانتے تھے میں نہیں جانتا تھا کہ میں کتنی بڑی غلطی کرنے جا رہا ہوں میں کسی کا دل توڑنے جا رہا ہوں میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی اس دن میرے منہ میں جو آیا میں نے اسے بول دیا لیکن وہ سب بولنے کے پیچھے میرا یہی مقصد تھا کہ وہ عائدہ کسی لڑکے پر بھروسہ نہ کرے۔ لیکن پھر پتا ہے کیا ہوا کب سے جو مجھے اللہ نے چھوٹ

Posted on : <https://primeurdunovels.com/>

پوری بات بتائی اب کے ایسل کو بھی وہ وقت یاد آیا تھا جہاں وہ نمل اور عبیرا سے باتوں میں اتنی مصروف تھی کہ کسی انجان سے اس کی ٹکر ہو گئی تھی۔۔ شروع دن سے ہی میں تمہاری مسکراہٹ کا دیوانا ہو گیا تھا اسے وہ منظر یاد آیا جب وہ اسلام آباد سے واپس آئی تھی اور وہ سب دادی کے کمرے میں موجود ان کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کر رہے تھے اور وہ عافیہ اور صارم کے ساتھ بیٹھی اپنی ہنسی کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی وہ مسکرایا تم زندگی سے بھرپور لڑکی جو کھل کے جینا جانتی ہے تمہاری باتیں تمہاری الٹی سیدھی حرکتیں مجھے پتہ ہی نہیں چلا کب تم مجھے زندگی کی طرف واپس لاتے لاتے مجھے میری زندگی لگنے لگیں زینب کی انگیجمنٹ پر جب میں ویٹنگ روم میں تمہیں دیکھنے گیا وہاں تم موجود نہیں تھی لیکن زینب کو دیکھ کر میں حیران ہو گیا تھا میں نے اپنے کیے کی اس ہی دن زینب سے معافی مانگ لی تھی وہاں تمہاری وہ دونوں دوستیں بھی موجود تھیں اور زینب نے ہی کہا تھا کہ جو ہو گیا اسے بھول جاؤ لیکن اس بارے میں ایسل کو کوئی کچھ نہیں بتائے گا وہ یقیناً جانتی تھی کہ تم یہ سب جانے کے بعد مجھ سے دور چلی جاؤ گی جیسے سب چلے گئے امی، بابا، آپنی اور پھر تم بھی۔ پتہ ہے جب تم نے مجھے چھوڑا تو لگا کسی نے زندہ رہنے کا آخری سہارا چھین لیا۔ سوری حدید۔۔ مجھے معاف کر دو میں نے تمہاری بات ایک بار بھی نہیں سنی تم نے کتنی ہی بار مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی مگر میں نے اب کے وہ اس کے سینے پر سر ٹکائے رودی میں کتنی بری ہوں، نہیں ایسل وہ اس کے بالوں پر ہاتھ رکھے اسے چپ کر رہا تھا جبکہ اس کے خود کے کتنے ہی آنسو ایسل کے بالوں میں جبر ہو رہے تھے بادلوں کی گرج اور بارش کے اس شور میں بھی وہ دونوں ایک دوسرے کے اندر مچتے شور کو سن سکتے تھے کتنے ہی لمحے اس پل کی نظر ہو گئے۔۔۔

چلو ایسل تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی میں صارم کو کال کرتا ہوں وہ ہمیں پک کر لے گا جب تک وہاں کچھ ہی دور ایک چائے کا ہوٹل ہے وہاں بیٹھتے ہیں یہ کہہ کر حدید مڑا ہی تھا کہ ایسل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

حدید نے پہلے اپنے ہاتھ کو اور پھر ایسل کو حیرانی سے دیکھا۔

میں تھک چکی ہوں بھاگ بھاگ کے پتہ نہیں کتنے ہی دن سے بھاگ رہی ہوں کبھی تم سے تو کبھی خود سے تو کبھی گھر والوں کے سوالوں سے اب اور ہمت نہیں ہے اب میں رکنا چاہتی ہوں تو جہاں ہوں وہی رہ کر میں اس لمحے کو جینا چاہتی ہوں۔ کچھ دیر حدید یونہی کھڑا اسے دیکھتا رہا تھیک ہے پھر یہی ویٹ کرتے ہے اور یہ کہہ کر وہی ایسل کے ساتھ گاڑی کے بونت پر بیٹھ گیا۔۔ اففففف میں کتنا پرسکون محسوس کر رہا حدید نے آسمان کی طرف دیکھ ایک گہری سانس خارج کی۔۔ یہ سب کتنا آسان تھا نہ لیکن ہماری انا نے ہمارے کتنے ہی دن اس ناراضگی کی نظر کر دیئے۔۔ ایسل نے بھی آسمان کی طرف دیکھا۔

میری نہیں تمہاری انا نے حدید نے ایسل کی غلطی درست کرنا ضروری سمجھا اور بس پھر دونوں کی نوک جھونک شروع ہو چکی تھی۔۔ اور تمہاری وجہ سے جو ہم اس بارش میں یہاں پھسے ایسل جب بہس میں ہارنے لگی تو اس نے نیا ہی مسئلہ نکال لیا۔

کیا مطلب میری وجہ سے میں نے گاڑی کو

بولا تھا کہ خراب ہو جائے اب کے حدید بھی بھرم ہوا۔

ہاں تو اس میں تمہاری ہی غلطی ہے کیوں تم نے یہ کھٹارا گاڑی رکھی ہوئی ہے۔

اپنی 35 لاکھ کی برینڈ نیوکار کے لیے کھٹارا کا ورڈ سن کر حدید کا تو صدمے سے منہ ہی کھل گیا، اتنے میں سامنے سے صارم کی گاڑی آتی دکھائی دی جس کے قریب پہنچتے ہی حدید اپنی گاڑی سے نیچے اُترا، چلو اُترو میری کھٹارا کے بونٹ سے اور ساتھ ہی ایسل کو ہاتھ دیا جسے وہ نظر انداز کر کے بونٹ سے نیچے جمپ کر گئی اور جاکر گاڑی میں بیٹھ گئی حدید بھی اپنا ہاتھ جھٹک کر اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔

صبح ایسل جب ناشتے کی میز پر پہنچی تو سب ہی ناشتے پر موجود تھے صرف دادی اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ ہسپتال میں موجود تھیں۔
ایسل سب کو سلام کر کے صارم کے برابر والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی...
سب ٹھیک ہے نہ اس نے سب کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا تو اپنے لیے پلیٹ اٹھاتے ہوئے سوال کر بیٹھی۔

نکاح مبارک زینب اور عافیہ نے ایک ساتھ اسے نکاح کی مبارک باد دی جس پر حدید نے تو اپنی گردن پلیٹ پر جھکا لی... ہاہ یہ بھی کوئی نکاح ایسل نے کہنے کے ساتھ ہی اپنی دونوں آنکھیں گول گھمائی اور ساتھ ہی صارم کے ہاتھ پر ایک چپٹ لگائی اور اسے بریڈ اٹھانے کا کہا۔ اب نکاح ہو گیا ہے تو کیا کھانا چھوڑ دو عجیب چلو بھی صارم مجھے بریڈ پاس بھی کر دو یا یوہی گھورتے رہنے کا ارادہ ہے پہلے ایسے نکاح کر وادیا اور اب سب ایسے گھور رہے ہیں جیسے میں نے بھاگ کے نکاح کیا ہو ایسل اچھی خاصی تپی ہوئی لگ رہی تھی یہ شاید اس کی بھوک کی وجہ سے تھا کہ سب ناشتہ کو چھوڑ اسے نکاح کی

مبارکباد دے رہے تھے۔۔ یہ ایسے نکاح کروایا سے کیا مطلب ہے تمہارا ہاں کیا تمہارے ہاتھ پاؤں باندھ کر نکاح پڑھوایا ہے سب کا ایسے ہی ہوتا ہے سعدیہ نے اپنی بیٹی کی تبعیت درست کی۔۔ ہاں تو کیا یوں کالے جوڑو میں ہوتا ہے نکاح ہسپتال کے کمروں میں ہوتا ہے کیا دولہا دلہن کی کار بارش میں خراب ہو جاتی ہے عجیب مطلب کچھ تو نارمل ہوتا۔۔ ہاں مانا کے لائف میں تھوڑا thrill تو ہونا چاہیے لیکن یہاں تو میری زندگی action movie ہی بن گئی۔۔

اوہو تو اس میں اتنا بیگڑنے والی کیا بات ہے تمہاری زندگی میں پہلے کچھ نارمل ہوا ہے جو اب ہوگا تمہاری حرکتیں کبھی نارمل انسانوں والی رہی ہیں بھلا اور یہ کالے کپڑوں کا تو تمہیں دکھ نہیں ہونا چاہیے تم ہی ہمیشہ کہتی ہونا میری ڈریسنگ سب سے ڈفرینٹ ہو یونیک ہو تو دیکھو ہو گئی ڈفرینٹ اور یونیک یہ بھی شکر مناؤ ورنہ جتنی تم نیستی ہو مجھے تو لگا تھا کہی نائٹ ڈریس میں تمہارا نکاح نہ پڑھوانا پڑے۔ سعدیہ کی بات سن کر وہاں موجود سب ہی کے قہقہے بلند ہوئے تھے جس پر پہلے سے جلی بھنی ایسل مزید غصہ ہو گئی تھی، امی کم سے کم میرے شوہر کے سامنے تو میری بے عزتی نہیں کریں روندی شکل بنا کر کہا تھا۔ جہاں سب نے لفظ شوہر پر ہوٹنگ کرنا شروع کی وہی حدید نے نظریں اٹھا کر ایسل کو دیکھا جس کی ناک پر غصہ جمع تھا لیکن حدید کے یوں دیکھنے پر حیا کے کئی رنگ اس کے چہرے سے گزرے جسے چھپانے کے لیے وہ ناشتہ کی ٹیبل سے آٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے سب ہی اسے آوازیں دیتے رہ گئے۔ ارے کیا کرتی ہو سعدیہ کیا ضرورت تھی اسے یہ سب کہنے کی اب دیکھو بنا ناشتہ کیے ہی چلی گئی ہاجرہ کو فکر ہوئی۔ ارے آپ فکر مت کریں ابھی اس کے کمرے میں ہی بھیج دو گی ناشتہ۔۔

سب ہی آج کافی مطمئن تھے کیونکہ دادی بھی کچھ ہی دیر میں ڈسپارچ ہو کر گھر آنے والی تھیں اور ایسل نے آج کافی دن بعد یوں ناشتہ کے ٹیبل پر نوک جھونک کی تھی ورنہ کافی عرصہ سے وہ خاموش سی تھی آج اسے اس کے پرانے ورجن میں دیکھ کر سب ہی نے دل میں شکر ادا کیا تھا اور سب سے زیادہ تو حدید نے جسے ایسل کے پاگل پن نے پاگل بنا رکھا تھا۔۔۔۔۔

کون ہے اجاؤ دروازے پر دستک سن کر ایسل نے کہا تو ملازمہ اجازت ملنے پر ناشتہ سے سبھی ٹرے کمرے میں لے کر داخل ہوئی۔ جسے دیکھتے ہی اس نے واپس لے جانے کو کہا اور اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی۔ چھوٹی بی بی حدید صاحب نے کہا ہے کہ ناشتہ دیے بنا واپس نہیں آنا تو بی بی یہ تو آپ کو رکھنا پڑے گا، حدید کا نام سنتے ہی ایسل کی موبائل پر چلتی انگلیاں رکی۔ کیا کہا کس نے بھیجا ہے اس نے دوبارہ پوچھا جیسے یقین نہ آیا ہو۔ وہ جی حدید صاحب نے۔۔ اچھا تھیک ہے رکھ دو یہاں۔ ملازمہ ناشتہ رکھ کے جا چکی تھی جب ہے ایسل نے ٹرے کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا بھوک تو واقعی میں اسے بہت لگ رہی تھی اب جیسے ہی اس نے چائے کپ اٹھایا تو اس کے نیچے ایک چٹ موجود تھی جسے پڑھتے ہی ایک خوبصورت مسکراہٹ نے اس کے چہرے کو چھوا "میرے ہاتھ کی چائے میری بیگم کے نام" اس نے چٹ پر لکھے الفاظ دھورائے۔۔ ناشتہ کر کے وہ اپنی چائے کا گ اٹھائے اس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتی ہوئی وہ اپنی بیلکنی میں آگئی تھی جہاں سامنے ہی حدید اپنی بیلکنی میں چائے کا گ لیے کھڑا تھا تھیک اسی وقت نیچے سے گزرتے صارم کی نظر اُپر ان دونوں پر پڑھی، میرے سامنے والی کھڑکی میں ایک بھوکی شیرنی رہتی ہے افسوس یہ ہے کہ وہ ہر وقت سب سے لڑتی ہی رہتی ہے اس نے تیز آواز میں گانا گانا شروع کر دیا۔ حدید پلیز یہ نیچے کھڑے فقیر کو

Whatsapp : 03335586927

دادی ہو سپٹل سے دسپارج ہو کر آج ہی گھر آئیں تھیں سب ہی گھر میں ان کے آگے پیچھے دوڑ رہے تھے جب حدید اچانک ہی بہت غصہ میں گھر میں داخل ہوا بیٹھک میں بیٹھے سب ہی لوگوں کی توجہ اپنی طرف کر گیا تھا آنکھیں شدت سے لال ہو چکیں تھی جبکہ چہرے کے تنے ہوئے تاثرات اسکے شدید غصے میں ہونے کا ثبوت دیتے تھے وہ بلیک پینٹ پر بلیک ہی شرٹ پہنے غصے میں آتا گھر کے سب ہی لوگوں کو پریشان کر گیا تھا جب احمر صاحب نے اپنی کرخت مگر شفقت سے بھرپور آواز میں اسے روکا وہ جو اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے ہی والا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی آواز پر رکا لیکن پلٹا نہیں، جی چاچو میں ابھی تھوڑا تھک گیا ہوں بعد میں بات ہوتی ہے وہ ان سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے وسے ہی بولا۔ لیکن احمد نے اسے کندھوں سے تھام کر پاس رکھی کرسی پر بیٹھایا اور اس کے غصہ کی وجہ جانی چاہی کچھ دیر تو وہ ہنوز خاموش رہا پھر اس نے کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کے بارے میں بتایا کہ جب وہ آفس سے نکلا تو اسے اس کے وقیل کی کال آئی جس نے اسے پولیس اسٹیشن بلایا تھا جب وہ وہاں پہنچا تو اس وقیل نے منشاء کے کیس کو کلوز کرنے کی خبر اسے دی جس پر اس نے غصے سے اس کا غریبان پکڑا تو پولیس کے کچھ اہلکاروں نے اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے وقیل نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ اپنا کالر درست کیا جاؤ جاؤ اپنا جنون اور غصہ کسی اور کو دیکھاؤ ایک تو خود کی بہن نے خودکشی کی اوپر سے ہم پر چڑھائی کر رہا ہے۔ اپنی گندی زبان سے میری بہن کا نام بھی مت لینا گھٹیا انسان کتنے عرصے سے تم اس کیس کے نام پر مجھ سے پیس لیتے رہے اور اب وہ بول نہیں رہا تھا وہ چیخ رہا تھا غصہ اتنا تھا کہ کچھ پل کے لیے سامنے کھڑا وقیل

بھی دھل گیا تھا لیکن جلد ہی خود پر قابو کر گیا یہی وجہ تھی جو اس نے حدید کو یہ خبر پولیس اسٹیشن میں سنائی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ یہاں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ اس کے غصے سے پہلے ہی واقف تھا۔ احمد بھائی پولیس کا بھی کہنا یہی ہے کہ آپ نے خودکشی کی ہے یہ کہہ کر وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرا گیا اس کا غم واضح تھا بیٹھک میں موجود ہر شخص کو جیسے چپکی لگ گئی تھی اس کی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن ٹوٹے ہوئے تھے جو وہاں ہونے والی ہاتھ پائی کا ثبوت دے رہے تھے بال ماتھے پر پڑے تھے بکھری سی حالت، اسے دیکھ کر ایسل کے دل کو شدید تکلیف ہوئی تھی اسے ایک بار پھر وہ حدید یاد آیا جو بالکل اسی طرح ہسپتال کے کمرے میں اپنی بہن کی ڈیڈ بوڈی کے سرہانے ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا۔ اس نے شدت سے آنکھیں بند کیں اور پھر ایک گہرا سانس لیا، اس کیس کو ری اوپن میں کروانگی اور دیکھنا اس کیس کو جیت کر منشاء آپنی کے قاتل کو سلاخوں کے پیچھے نہ پہنچایا تو میرا نام بھی ایسل نہیں بیٹھک میں پھیلی خاموشی میں اچانک ہی ایسل کی آواز گونجی تھی جس پر سب ہی نے آنکھوں میں حیرت لیے ایسل کو دیکھا تھا حدید نے بھی سر اٹھا کر اس دھوپ چھاؤں سی لڑکی کو دیکھا جسکے پتا نہیں کتنے روپ تھے جو اس وقت وائٹ ڈریس پر کالے رنگ کی شال جو دونوں شانوں پر ڈالی ہوئی تھی بالوں کی چوٹی بنائے بس کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں وہ بہت پر اعتماد سی کھڑی تھی۔ دادی نے ہوش میں آتے ہی اسے انکار کر دیا تھا ایک بچی کو ہم کھو چکے ہیں اب میری بوڑھی ہڈیوں میں اور جان نہیں رہی کے میں کوئی صدمہ برداشت کروں اس طرح کے معاملات میں لوگ جانی دشمن بھی بن جاتے ہیں اور جن کے ضمیر مر جاتے ہیں دادی کے لہجے سے فکر اور خوف واضح تھا۔

دادی آپ فکر مت کریں کچھ نہیں ہوگا اور ویسے بھی زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے نا تو جب تک اللہ نہ چاہے کوئی مجھے ایک خروش بھی نہیں پہنچا سکتا پھر خوف کیسا اور پلیز اب مجھے آگے کچھ نہیں سننا میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور یہ بات یاد رکھیے گا کہ ایسل احمر جو کہتی ہے وہ کر کے ہی رہتی تو مجھے روکنے کی کوشش مت کریے گا بیکار رہے گی وہ بلا کی سنجیدگی لہجے میں لیے کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی بلکہ چلی گئی تھی اور پیچھے سب سکوت سے کھڑے رہ گئے تھے جانتے تھے کہ وہ کتنی ضدی تھی ایک بار جو ٹھان لے تو پھر اس کام کو کر کے ہی دم لیتی تھی۔ آپ سب پریشان نہیں ہوں ایسل نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر لیا ہے وہ پہلے ہی جانتی تھی کہ اس وقیل نے ایک نا ایک دن ایسے ہی پیٹ دیکھانی ہے اسی لیے بہت عرصہ سے اس کیس پر ورک کر رہی تھی یہاں تک کہ وہ کافی ثبوت بھی اکٹھا کر چکی ہے اس کیس میں وہ اپنے سر سے مدد لے رہی تھی اور ان کی انسٹرکشن کو فولو کرتے ہوئے وہ بہت ہی کم عرصے میں بہت آسانی سے اس کے مجرم تک پہنچ گئی تھی بس انتظار تھا تو سہی وقت کا اور یاد ہے صارم تم نے ایسل پر شک کیا تھا کہ وہ کہا گئی تھی جھوٹ بول کر۔ صارم نے اپنی گردن جھوکالی کیونکہ اسے وہ تھپڑ یاد آیا تھا جو اس نے ایسل کو مارا تھا وہ شرمندہ ہوا، اور تمہیں یاد ہوگا کہ حدید نے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ شاپنگ کے لیے گئی تھی وہ بھی جھوٹ تھا وہ حدید کے ساتھ نہیں گئی تھی صارم نے گردن اٹھا کر احمد کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو یہ کیا کہہ رہے ہو جبکہ حدید کے چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی وہ اب بھی پہلے والی پوزیشن میں ہی تھا اسے اس جھوٹ پر کوئی شرمندگی نہیں تھی کیونکہ اس نے بھروسہ کیا تھا اور وہ اس بھروسہ کو اپنی آخری سانس تک برقرار رکھنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ رشتے بھروسہ سے بنتے ہیں اور اسے رشتہ

نبھانے آتے تھے گھر کے سب ہی بڑے پریشانی سے احمد کو دیکھ رہے تھے وہ کیا کہہ رہا تھا ان کی سمجھ سے باہر تھا، کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔ اس دن ایسل میرے ساتھ گئی تھی۔ بڑھتی ہوئی خاموشی کو احمد کی آواز نے توڑا اور اس نے ہی مجھے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا ہم اسلام آباد گئے تھے اور ایسل نے کیس سے متعلق کافی شواہد اکٹھا بھی کیے تھے اور وہ مسلسل اپنے سر سے اس کیس کو لیکر کونٹیکٹ میں تھی اور حدید جب تم نے بناء کچھ جانے ایسل کے لیے جھوٹ کہا کہ وہ تمہارے ساتھ شاپنگ کے لیے گئی تھی اور جب ایسل نے تم سے کہا کہ جاننا نہیں چاہو گے کہ میں کہا تھی لیکن جواب میں تم نے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا اس ہی دن میں نے سوچ لیا تھا کہ ایسل کے لیے تم سے بہتر ہمسفر ہو ہی نہیں سکتا تم نے جب اس پر بھروسہ کیا جب صارم اس کا بھائی جو بچپن سے اس کے ساتھ ہے بلکہ ہر اٹے سیدھے کام میں بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے اس کی نیچر سے اچھے سے واقف ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتی ہے لیکن کبھی اپنے خاندان کی عزت پر آنچ بھی نہیں آنے دے سکتی اس شخص نے اس پر شک کیا۔ احمد کے الفاظ تھے یا زہر صارم کو لگا کہ وہ ساری زندگی اپنے جھکے سر کو نہیں اٹھا سکے گا۔ ویسے تو ایسل شروع سے ہی منشاء سے کافی کلوز تھی پھر اسلام آباد میں جتنا عرصہ وہ رہی منشاء سے ملتی رہی تھی اور آخری بار منشاء کی ڈیوٹی سے کچھ گھنٹے پہلے احمد رکا سب کو اس کی خاموشی سے گھبراہٹ محسوس ہوئی اب ایسا کونسا انکشاف ہونے جا رہا تھا احمد نے حدید کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پھر ہمت کر کے منشاء کا وہ آخری خط جو ایسل کے لیے اس کے ہوٹل چھوڑ کر گئی تھی اس کے بارے میں بھی بتادیا اور ساتھ یہ بھی کہ اسے وہ خط کب ملا اور اس کی اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ بھی وہی خط تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ خط وقت

Whatsapp : 03335586927

وہ چائے کے دو کپ ٹرے میں رکھے حدید کے کمرے کے سامنے موجود تھی زینب نے دروازہ نوک کیا.. یس! کچھ ہی سیکنڈ میں اندر سے حدید کی آواز آئی. زینب کمرے میں داخل ہوئی وہ احمد نے کہا تھا کہ آپ کو چائے دے دوں یہ کہتے ہوئے ایک کپ سائڈ ٹیبل پر رکھا۔۔ شکریہ بھا بھی حدید جو روم میں موجود سنگل سونے پر بیٹھا ہوا تھا احترام بولا جس پر زینب سر حلا کر چلی گئی تو یہ ہوتے ہیں رب کے فیصلے وہ آج احمد کے ساتھ بہت خوش تھی اور حدید تو جیسے بنا ہی ایسل کے لیے تھا۔۔۔۔۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد حدید خود کو کافی پرسکون محسوس کر رہا تھا اسی لیے لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں جا پہنچا کچھ دیر سونے کے بعد اب وہ ایسل سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ آج وہ اسلام آباد جانے والی ہے اور یقیناً وہ اس سے ملے بغیر ہی جانے کا ارادہ رکھتی ہوگی کل جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد وہ ضرور چھین چھپائی کا کھیل کھیلنا پسند کرے گی ویسے بھی جب سے نکاح ہوا تھا وہ بہت کم ہی دیکھائی دیتی تھی یہ سب سوچتے ہوئے اسے وہ منظر یاد آیا جب ہسپتال میں ان کا نکاح ہو رہا تھا ایسل کا وہ رویا رویا سا چہرہ چھوٹی سی ناک پر ڈھیروں غصہ لال آنکھیں جو بار بار بھیگ رہیں تھیں اور کالا لباس اور کالی زلفیں جو اس کے ڈوپٹے میں سے باہر جھانک رہیں تھیں انفف حدید نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور مسکرا دیا اس وقت وہ ایسل کے روم کے باہر موجود تھا جبکہ حویلی میں باقی سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔ بلیک ٹراؤزر پر وائٹ ٹی شرٹ پہنے حدید ہاتھوں سے بال درست کرتا وہ رف سے حلیے میں بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔

دروازے پر نوک کی اور امید کے مطابق اندر سے کوئی جواب نہیں آیا وہ مسکرایا اور نوب گھمائی دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔ روم کی لائٹ کھلی ہوئی تھی پورے روم میں ایک الگ سی خوشبو پھیلی ہوئی تھی

جو تھی تو بہت ہلکی لیکن اسے واضح محسوس کیا جا سکتا تھا وائٹ رگ پر بجھی محرون جائے نماز اس بات کا ثبوت تھی کہ اس پر نماز ادا کرنے والے نے نیند کی زیادتی کی وجہ سے اسے اٹھانے کی زحمت نہیں کی ہے جائے نماز سے ہوتی ہوئی اس کی نظر بل آخر بیڈ پر سوتے وجود پر گئی جسے دیکھ کر حدید نے اپنی ہنسی کو دبایا کیونکہ اسے دیکھ کر ہی اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کس قدر مشکل سے جائے نماز سے بیڈ تک پہنچی ہوگی بیڈ کے کنارے پر ایسے لیٹی ہوئی جیسے ابھی گر جائے گی کفرٹر آدھا اس کے اوپر جبکہ آدھا زمین پر جھول رہا تھا نماز کی چادر ہنوز شہرے پر بندھی ہوئی تھی اس کے ہر انداز سے واضح تھا کہ وہ نیند کی کتنی کچی ہے اوہ تو محترمہ ہماری نیندیں چھین کر یہاں ایسے سو رہی ہیں جیسے نیند سے ضروری اور کوئی نہیں وہ گردن نفی میں ہلاتا ہوا کاؤچ پر بیٹھ گیا۔۔۔ کچھ دیر گزر گئی لیکن ایسل سوتی رہی حدید اسے اس خوبصورت نیند سے جگانا نہیں چاہتا تھا لیکن اگر وہ یوں ہی بیٹھا اسے تکتا رہتا اور کوئی آجاتا تو اس کی خوب شامت آتی اسی لئے اس نے ایسل کو پکارا لیکن وہ ویسے ہی سوتی رہی مطلب نیند پکی تھی اسی لئے وہ کچھ سوچتے ہوئے ایسل کے چہرے کی طرف جھکا اور زور سے اس کا نام پکارا۔

وہ جو خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی دے دوں گی تمہارے پیسے یہ کہتے ہوئے وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی اور اٹھنا کیا تھا بیڈ سے نیچے گر گئی حدید تو اس کے اٹھتے ہی دو قدم کچھے ہٹ چکا تھا پر اب وہ اسے اس طرح کفرٹر میں لپٹا زمین پر گرا دیکھ کر قہقہے لگانے میں مصروف تھا اور ایسل جو نیچے گرتے ہی ہوش کی دنیا میں واپس آچکی تھی وہ اس سب کو ایک خواب سمجھ رہی تھی پہلے تو وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس منظر کو دیکھتی رہی پھر جب کچھ دیر تک حدید کو صرف ہنستے پایا تو اسے یقین

ہو گیا کے وہ ابھی بھی سوئی ہوئی ہے اور کوئی خوبصورت خواب دیکھ رہی ہے اسی لیے وہ اٹھی اور اپنا کمفرٹ سمجھاتی پھر سے بیڈ پر دراز ہونے ہی لگی تھی، اوہ ہیلو ہیلو میڈم آپ جاگ چکی ہیں یہ کوئی خواب نہیں میں سچ میں آپ کے روم میں موجود ہوں اور آپ سچ میں بیڈ سے نیچے گری تھیں وہ اس کے انداز سے جان چکا تھا کہ وہ خود کو سویا ہوا ہی تصور کر رہی ہے۔۔۔ کیسی سیسیسیا م م م م میں وہ شرمندگی کی وجہ سے الفاظ ادا نہیں کر سکی۔ حج حج جی آپ نیچے گر گئی تھیں حدید نے اس کی نکل اتاری اور ایک بار پھر سے ہنسنا شروع ہو گیا اور ہنسی کو بریک تب لگا جب ایسل نے بیڈ پر پڑا کشن زور سے اسے دے مارا جو کہ سیدھا جا کر حدید کے سر پر لگا اور اس کے بال بگاڑ گیا۔۔۔ چلو نکلو یہاں سے اب کے وہ مکمل جاگ بھی چکی تھی اور اپنی ناک پر ڈھیر دغصہ بھی چڑھا چکی تھی۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے چلا جاؤں گا پر پہلے یہ بتاؤ کے تم نے آپنی کالیٹر کیوں چھپایا مجھ سے اچانک سے ہی کچھ دیر پہلے ہنسنے والا حدید بہت سنجیدہ لگنے لگا تھا کہ اچانک ہی ایسل نے تھوک نکل کر اپنا سوکھا ہوا گلا تر کیا ایک ہی دم اس کے چہرے کے سب ہی رنگ اڑھ گئے تھے جسے سامنے کھڑا شخص بخوبی محسوس کر رہا تھا اور اس وقت اس کے چہرے پر چھائے ڈر کے سائے اسے کافی بھلے لگے مطلب میری بیگم کسی سے ڈرے نہ ڈرے مجھ سے ڈرتی ہے یہ سوچ حدید کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی جسے وہ فورن چھپا گیا لیکن اگلے ہی لمحے اسے شدید جھٹکا لگا جب ایسل نے اپنی جھکی گردن اٹھائی

سوری بس یہ الفاظ ہی ادا کر سکی اور آنسوؤں کا ریلا اس کی آنکھوں سے بہنے لگا۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں چھپایا وہ لیٹر مجھے بھی کافی دن بعد ملا مم می میں سچ بول رہی ہوں وہ سوں سوں کرتی بامشکل بول پائی جبکہ حدید تو اس کے رونے پر بوکھلا سا گیا تھا فورن سائڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی نکال کر گلاس ایسل کے آگے

کیا یار میں مزاق کر رہا تھا پلیز رونا بند کرو ہاں مجھے برا لگا تھا لیکن اس بات پر نہیں کے تم نے مجھے لیٹر نہیں دیکھایا بلکہ اس بات پر کہ تم نے مجھ پر بھروسہ نہیں کیا اور یہ سمجھا کے میں تمہیں غلط سمجھو گا بس لیکن اب وہ شکایت بھی نہیں ہے بس رونا بند کرو۔

ایسل نے اپنی ہتھیلی سے آنسو صاف کیے اور پانی کا گلاس تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا، اب کے حدید کو کچھ اتمنان ہوا اور وہ وہی کاوچ کو کھینچ کر ایسل کے سامنے بیٹھ گیا

اور یہ بتاؤ کے کہا بھاگنے کی تیاری ہے بلکہ مجھے یہ بتاؤ تم کیا پہلے بھگوڑی تھیں اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے نیچے جماتے ہوئے آنکھوں سے اس کے ہینڈ کیری کی طرف اشارہ کیا۔

میں اسلام آباد جا رہی ہوں اور کچھ ٹائم وہی اپنے ہوٹل رہو گی ایسل نے بھگوڑی ورڈ کو انگور کیا اور الٹی بات کا پہلی دفعہ سیدھا جواب دیا جو حدید سے ہضم نہیں ہوا،

دیکھو جب میں اسلام آباد میں تھا اور تم بھی وہی تھیں لیکن کبھی ہمارا ٹکراؤ نہیں ہوا، تم آپنی سے ملتی رہتی تھیں لیکن کبھی میرے غریب خانے مطلب میرے گھر تشریف نہیں لائیں آخر میں بھی تمہارا کزن اور فیوچر ہسبینڈ تھا لیکن تم نے کبھی میرا خیال نہیں کیا ایسی ہوتی ہیں بیویاں خیر غلطی میری بھی ہے میں بھی کبھی تمہارے ہوٹل نہیں آیا پھول لے کر تمہاری بھی تو خواہش ہوگی کے میں تمہارا ہنڈ سم کزن اپنی کزن کے لیے پھول لے کر تمہاری کھڑکی کے نیچے کھڑے ہو کر تمہارا

انتظار کرو آہا وائٹ اور ریڈ روزلیس کا بوکے اس سے آتی پھولوں کی خوشبو اسلام آباد کی ٹھنڈی ہوا اور..

پلیز پلیز بریک پر پاؤ رکھو کیا بولے جا رہے ہو جو منہ آرہا بولے جا رہے ہو نہ ہی میری ایسی کوئی خواہش تھی اور نہ ہی ہوگی تو چلو اب اٹھو اور نکلو میرے روم سے ایسل ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے اور دوسرے ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کیے کھڑی ہوگئی ناچار حدید کو بھی کھڑا ہونا پڑا۔۔۔ ابھی جا رہا ہوں لیکن، اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے ایسل کی آوارہ لٹ جو باہر آنے کو بے تاب تھی اور تھوڑا سا باہر جھانک رہی تھی اسے دوبارہ سے چادر کے اندر کیا اور ایک گہری نظر اس پر ڈال کر ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اپنے بالوں کو سنوارتا روم سے نکل گیا جبکہ ایسل اس کی اس ادا پر اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔۔۔۔۔

ناشتہ خوشگوار ماحول میں کیا گیا اس کے بعد ایسل سب سے ملتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی دل تو اس کا بھی اداس تھا سب سے مل کر لیکن ابھی جانا بھی ضروری تھا جلدی ہی میں اپنا کام مکمل کر کے حویلی واپس آجاؤ گی اس نے خود کو دلا سے دیا اور اپنا سر سیٹ سے ٹکالیا گاڑی کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول دیں

تم! احمد بھائی کہا ہیں مجھے تو وہ چھوڑنے جانے والے تھے نا۔۔

ہاں پر اب نہیں جا رہے کب تک ان کو پریشان کرتی رہو گی اور میری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں اور میں اپنی ذمہ داریاں نبھانا اچھے سے جانتا ہوں حدید اپنی بات ختم کرنے کے بعد اب اپنی آنکھوں کو

گلاسز سے چھپائے گاڑی کو کھلی سڑک پر ہوا کی اسپید سے بھگا رہا تھا اور ایسل سڑک کے کناروں پر جی برف کو دیکھنے میں مشغول تھی.....

باکی سارا راستہ گاڑی میں خاموشی کا راج رہا کیونکہ ایسل سیٹ سے ٹیک لگائے سوچتی تھی۔۔۔

آج ایسل کو اسلام آباد آئے ہوئے پورے دو مہینے گزر چکے تھے اس دوران وہ اپنی محنت اور نیک نیتی کی وجہ سے کیس کی پہلی ہیرنگ میں فاتح رہی تھی جبکہ آفتاب کے وقیل نے جب اپنے ہاتھ سے سارا معاملہ نکلتے دیکھا تو آفتاب کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے کچھ مہلت مانگی جو کے ایک ہفتے کی ہی دی گئی ایسل نے اپنے پاس موجودہ ثبوتوں کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ آفتاب ایک اسمگلر تھا جو کے ہر طرح کی ڈرگز اسمگلنگ میں ملوث تھا اور یہ کام کرتے ہوئے اسے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا منشاء کی ڈیٹھ سے کچھ ماہ پہلے ہی وہ اس کام میں ملوث ہوا اور جب منشاء کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے بہت شور مچایا اور کہا کہ وہ یہ سب چھوڑے ورنہ وہ پولیس کو بتادے گی جس پر آفتاب نے اسے کافی مارا اور جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی اس کا یہ خیال تھا کہ وہ ڈر سہم کر خاموش ہو جائے گی اور ویسے بھی ماں باب تو ہیں نہیں جن کے پاس جائے اور رہا ایک بھائی تو وہ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی پریشان نہیں کرے گی مختصر یہ کہ وہ میرے ہی رحم و کرم پر پڑی رہے گی اور اپنے زبان بند رکھے گی لیکن جب منشاء اس کے کسی دباؤ میں نہیں آئی بلکہ پولیس کو فون کرنے لگی تو آفتاب نے اس کا موبائل توڑ دیا اور اسے کمرے میں بند کر دیا منشاء اور آفتاب کے بارے میں اگر

کوئی جانتا تھا تو وہ تھی آفتاب کی سب سے پرانی ملازمہ جو عمر رسیدہ خاتون تھی لیکن پرانی اور وفادار ہونے کی وجہ سے انھیں گھر میں باقی ملازمو کا انچارج بنایا ہوا تھا اور سب ان کی نگرانی میں اپنا کام انجام دیتے تھے جب آفتاب نے منشاء کو کمرے میں بند کر دیا تو وہی منشاء کے لیے کھانا پانی لاتی منشاء نے ان کی بہت منتیں کی کہ وہ اسے جانے دیں بلکہ ایسل کے ہوٹل کا اڈریس بھی دیا کیونکہ منشاء کو کبھی نمبر زیادہ ہی نہیں ہوتے تھے اگر وہ حدید کے گھر کا اڈریس دیتی اور گھر نہیں ملتا یا وہ گھر پر نہیں ہوتا وہ رسک نہیں لینا چاہتی تھی اسی لیے اس نے ایسل کا اڈریس دیا کہ وہ میری مدد کرے حویلی سے چاچو اور تایا ابو کو میرے پاس بھیج دے لیکن اس بے رحم ملازمہ نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے آفتاب صاحب کا نمک کھایا ہے وہ دھوکا نہیں دے سکتی لیکن اس سب میں کہی نہ کہی اس کے دل میں ملامت تھی کہ وہ غلط کر رہی ہے اسی لئے اس نے بہت چلاکی سے منشاء کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا اور یہ سب اس طرح کیا کہ منشاء کو بھی یہی لگا کہ اس نے غلطی سے دروازہ کھلا چھوڑ دیا اور موقع پاتے ہی منشاء وہاں سے بھاگ گئی اب جب ملازمہ نے اتمان کر لیا کہ وہ جا چکی ہے تو بات خود پر نہ آئے اسی لیے آفتاب کو فون کر کے اس کے بھاگنے کی اطلاع کر دی اور یہ غلطی منشاء کی جان نکل گئی آفتاب جانتا تھا کہ منشاء سوائے حدید کے اور کہا جاسکتی ہے اور اس کا اندازہ بالکل درست تھا وہی تھی اور اسی وقت حدید کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آفتاب نے اسے گلابا کے مار ڈالا پھر اسے پتکھے کے ساتھ لٹکا دیا اور سب کچھ اس طرح کر دیا کہ جیسے منشاء نے خود ہی اپنی جان لی ہو وہ جانتا تھا کہ اگر وہ زندہ رہی تو اس کو پولیس سے کوئی نہیں بچا سکتا اسی لیے وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی ہی بیوی کو قتل کر چکا تھا۔ اس واقعے کو کافی وقت گزر چکا تھا جب ایسل کے

ہوسٹل سے اس کو قال آئی جس میں اسے کسی عورت کا نمبر دیا گیا تھا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے یہ وہی آفتاب کی ملازمہ تھی جو اب اپنے ضمیر کی ملامت اور خوفِ خدا کی وجہ سے ایسل کو سب کچھ بتانے آئی تھی کہ اس کی بی بی نے خود کش نہیں کی بلکہ ان کا قتل ہوا ہے اور اس سب کے بعد وہ ملازمت چھوڑ کر اپنے گاؤں چلی گئی تھی اب ایسل کو اگلی پیشی کو آخری بنانے کے لیے اس عورت کو کوٹ میں چشمہ دید کے تور پر پیش کرنا تھا اور ساتھ ہی اس ڈاکٹر کو جس نے جھوٹی پوسٹ مارٹم رپورٹ تیار کی تھی جس میں موت کی وجہ صرف گلے پر شدید دباؤ بتایا گیا تھا اور جسم پر تشدد کے نشانات کا کہی کوئی ذکر ہی نہیں تھا یہ سب سوچتے ہوئے وہ خود کو بہت تھکا ہوا محسوس کرنے لگی ایک ہفتے میں سے ایک دن اپنے اختتام کو پہنچا تھا اب باقی تھے چھ دن۔۔

تبھی اس کا موبائل بجنے لگا انجان نمبر دیکھ کر کچھ دیر تو وہ سوچ میں پڑھ گئی پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھایا دوسری طرف سے ملنے والی دھمکی نے ایسل کے قدموں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی فون بند ہو چکا تھا لیکن وہ ابھی بھی ایسے ہی فون کان سے لگائے ہوئے تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ بہادر نہیں تھی اگر وہ بزدل ہوتی تو کبھی یہاں نہ ہوتی لیکن زندگی میں پہلی بار اسے اپنی کامیابی پر اپنے دشمنوں سے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی ملی تھی یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ ڈر گئی تھی بس کچھ دیر کے لیے حوصلہ گبھرا گیا تھا۔۔

رات کے تقریباً دس بجے کا ٹام تھا جب ایسل کے موبائل پر رنگ ہوئی اس نے نیند سے بو جھل آنکھیں کھولی اور موبائل اٹھایا جہاں جدید کالنگ جگمگا رہا تھا۔

ہیلو۔۔

کہاں ہو اپنی ونڈو پر آؤ، حدید کی پر جوش آواز گونجی۔

کیا مطلب ایسل کی بند آنکھیں ایسے کھلیں جیسے کبھی ان میں نیند تھی ہی نہیں۔ اور وہ کھڑکی کی طرف بھاگی کھڑکی کا پٹ کھولتے ہی تیز ہوا کے جھوکے نے اس کا استقبال کیا اور اس کے چہرے کو چھو کر چہرے پر موجود لٹو کو اڑنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

نیچے ہی حدید بلیک ہوڈی میں ملبوس، ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے اور دوسرے سے موبائل کان سے لگائے اپنی برینڈ نیو کار سے ٹیک لگائے کھاڑا ایسل کی کھڑکی پر ہی نظر جمائے ہوئے تھا۔۔

ایسل کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی۔ ایسل کو ایسا لگا جیسے یہ اسٹریٹ لائٹ حدید کی یہ مسکراہٹ دیکھانے کے لیے لگی ہو۔۔ وہ حدید کو پورے دو ماہ بعد دیکھ رہی تھی فون پر بات بھی بس مختصر سی ہی ہوا کرتی تھی اسی لیے یوں اس کا اچانک آجانا ایسل کو ہر چیز بھلا گیا تھا دوسری طرف حدید کا بھی حال کچھ الگ نہیں تھا۔

محترمہ اب آپ نیچے آئیں گی یا وہی کھڑے رہ کر مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے؟

اوه ہاں میں ابھی آئی یہ کہہ کر اس نے فون بند کیا اور جلدی سے اپنے کھلے بالوں کو پونی میں قید کیا، کافی کلر کے لونگ کوٹ پر آؤف وائٹ مفلر اپنی گردن کے گرد لپیٹتے ہوئے پیروں میں جوتے پہنتی وہ پانچ منٹ میں ہوٹل سے باہر پہنچ چکی تھی۔۔

یہ اچانک یہاں کیسے وہ اپنی سانسوں کو درست کرتی بہ مشکل بول پائی۔۔

ریلیکس ریلیکس... پہلے سانس لو پھر پوچھ لینا میں یہی ہوں کہی بھاگ نہیں رہا۔ ویسے میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا تم سے مل لوں۔

جھوٹ! سچ بتاؤ ایسل نے اپنی آنکھوں کو چھوٹا کر کے گھورا۔ تم اچھی لگ رہی ہوں ویسے، حدید نے تھوڑا جھک کے جاسوسی انداز میں کہا۔

یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔

کیا یار ابھی تم نے ہی بولا کے جھوٹ اب جب میں سچ بول رہا ہوں تو کہہ رہی ہو یہ میری بات کا جواب نہیں خیر چھوڑو سب اور یہ بتاؤ کے یہ گاڑی کیسی ہے؟

ہم ہے تو بہت اچھی لیکن پہلے والی وہ کہا ہے وہ بھی تو کچھ ٹائم پہلے ہی لی تھی، ایسل انجانے میں حدید کے زخم ہرے کر چکی تھی

جی بالکل وہ بھی بہت اچھی تھی لیکن وہ کیا ہے نا میں نے وہ سیل کر دی کیونکہ میری کچھ گھنٹوں پہلے بنی منکوحہ نے اسے کھٹارا کا خطاب دے دیا تھا اور اس سے وہ صدمہ برداشت نہیں ہوا اور وہ اپنے صدمہ کی تاب نہ لاتے ہوئے مجھے چھوڑ کر چلی گئی

ہاہا مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم میری بات کو اتنا دل پر لے لو گے ورنہ میں احتیاط کرتی ہاہا ہا ایک بار پھر سے ایسل کا قہقہہ بلند ہوا وہ ہنسنے ہی جا رہی شاید وہ بھی کافی عرصہ بعد کھل کے ہنس رہی تھی، حدید اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا شاید وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے گالوں پر پھیلتی سرخی جو آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی وہ سردی کی وجہ سے تھی یا اس کے زیادہ ہنسنے کی وجہ سے یا پھر اس کی خود کی موجودگی کی وجہ سے۔۔

آؤ ایک چیز اور ہے اس نے فرنٹ ڈور کھولا جس میں ریڈ روزس کا ایک بہت ہی شاندار بو کے رکھا ہوا تھا،

یہ تمہارے لیے، حدید نے وہ بو کے ایسل کے آگے کیا۔ جسے دیکھ کر وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح خوشی سے اچھلی اور فورم ہی بو کے حدید کے ہاتھ سے لے لیا دو تین راؤنڈ گول گول گھومی اور پھر ایک گہرا سانس لے کر پھولوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا اس وقت حدید کو یہ بالکل وہ ہی ایسل لگی تھی جب وہ نیا نیا حویلی میں آیا تھا اور وہ ہر روز اپنی ایک نئی بچکانہ حرکت سے اسے ایسے ہی حیران کر دیتی تھی۔۔

تھینک یو سو مچ یہ بہت پیارے ہیں ابھی وہ آگے کچھ بولتی کے اچانک ہی کسی نے پیچھے سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا ایسل کی آنکھیں حیرت سے پھیلی surprise آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور عافیہ نے اس کے منہ پر سے ہاتھ ہٹا دیا دونوں ہی ایک دوسرے سے بہت ہی گرم جوشی سے ملیں وہاں ہوٹل کے علاوہ کچھ تھا نہیں اسی لئے وہاں لوگوں کی آمدورفت بھی نہ ہونے کے برابر تھی اسی لیے وہ لوگ اس روڈ کو اپنا گھر سمجھ بیٹھے تھے۔۔

ہائے میری دشمن کیسی ہو روڈ کے ایک کونے سے صارم چلتا ہوا آیا اور ساتھ ہی حارث بھی تھا سہی معنوں میں ایسل کو اب دھچکا لگا تھا لیکن ایک اور حیرت کا جھٹکا لگنا باقی تھا جو لگانے ایک گاڑی آکر رکی جس میں سے احمد زینب اور ساتھ میں نمل برآمد ہوئے۔۔

آپ سب یہاں کیسے؟

ایسل ہم نے سوچا کے تم تو اسلام آباد جا کر ہمیں بھول ہی گئی ہو تو سوچا کیوں نہ ہم خود ہی آکر مل لیں زینب نے ایسل کو گلے لگایا اور نمل تم کیسے۔۔ وہ کیا ہے نہ کے آپ کی دوست کی خوش قسمتی سے میرے ساتھ بات پکی ہو گئی ہے اسی لیے اب کچھ ٹائم بعد یہ بھی ہمارے ہی گھر کا فرد بنے والی

ہیں تو سوچہ انھیں آپ سے ملو ادیں نمل کے بجائے جواب صارم کی طرف سے آیا تھا اور وہ اپنے ہوڈی کو دانتوں میں دبائے خالص زنانہ والے انداز میں بولا تھا۔ کیمیسییا بات بھی پکی ہو گئی اور مجھے بتایا بھی نہیں یہ تو غلط بات ہے زینب کے ٹائم پر بھی مجھے ساتھ نہیں لے کر گئے تھے اور اب پھر یہ کیا بات ہے ایسل کو اپنے نہ جانے کا غم تھا خیر چھوڑو مبارک ہو تمہیں تم نے اپنے پیر پر کلہاڑی ماری ہے میری ساری ہمدردی تمہارے ساتھ ہے ایسل نے روندی شکل بنا کر کہا جس پر وہاں موجود سب ہی نے قہقہہ لگایا۔

اور میری بھی تمہارے ساتھ ہیں صارم نے بھی حدید کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور ساتھ ہی دوسرا ہاتھ لڑکیوں والے انداز میں کمر پر ٹکایا۔ مجھے یہ بتاؤ زرا کہی تم نے ٹک ٹاک تو جوائن نہیں کر لی تمہاری حرکتیں کچھ مشکوک لگ رہی ہیں کہی شلوار سوٹ پر رنگین ڈوپٹہ پہن کر سگنل پر تو نہیں کھڑے ہو رہے ہو آج کل، ایسل نے گھوم کر صارم کا جائزہ لیا کتنی بری ہو تم میری نئی اور بالکل تازی تازی منگیتر کے سامنے میری اس قدر بے عزتی کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی صارم نے اس کے کان میں سرگوشی کی جبکہ باقی سب اپنی باتوں میں مصروف ہو چکے تھے

یہ نئی اور بالکل تازی کا کیا مطلب ہے بیکری میں رکھی کسی پیسٹری کا ذکر کر رہے ہو یا اپنی منگیتر کا اور بے شرم تو میں اسی دن ہو گئی تھی جب تم نے مجھے تھپڑ مارا تھا رہی بات بری کی تو اچھا ہونا مجھے سوٹ نہیں کرتا۔

اففف یہ لڑکی مجھے تھپڑ کا تعنا دونا نہیں بھولے گی کبھی، صارم اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔

کیا ہوا کون سی پیٹری کی بات ہو رہی ہے حارث نے پوچھا۔
وہ حارث بھائی پیٹری نہیں، ابھی ایسل کچھ کہتی کہ صارم بول پڑا، ویسے یہ پھول تو دیکھاؤ زرا کس
نے دیے دینے والے نے کافی خرچہ کیا ہے اور خرچہ بھی تو کس پے صارم نے مصنوعی اداکاری دکھائی
اور ساتھ ہی بوکے سے ایک پھول کھینچنا چاہا۔

ہاتھ پیچھے ایسل نے اسکے بڑھتے ہوئے ہاتھ پر ایک چپت لگائی اور بوکے کو مضبوطی کے ساتھ اپنے
ساتھ لگا لیا خواہ کوئی چھین نہ لے سب ہی کو اس کے انداز نے ہنسنے پر مجبور کر دیا اور حدید کو اس
بوکے میں موجود پھولوں پر رشک آیا جنہیں وہ اتنی محبت سے تھامے ہوئے تھی۔
میں پہلے زرا اس بوکے کو اوپر اپنے روم میں رکھ کر آتی ہوں ورنہ صارم کا کیا بھروسہ یہ کہہ کر وہ
ہوسٹل کے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

تو ہمارے یہاں آنے کا مقصد یہ تھا کہ کچھ ہی دیر میں نیویئر لگ جائے گا تو کیوں نہ اس بار ہم
ساتھ میں celebrate کریں ویسے بھی ایسل کی قامیابی کا جشن بھی تو بنتا ہے تو مجھے لگا یہ اچھا موقع
ہوگا اسی لیے میں نے حارث کو بھی بلالیا اور نمل کو بھی اور زینب بھابھی بھی تو ہمارے ساتھ کہی
outing پر نہیں گئی تھی تو سوچہ انہیں بھی موقع مل جائے گا ہمارے ساتھ چل کرنے کا لیکن ہم
سب مری میں ہی انجوائے کرنے والے تھے لیکن وہ کیا ہے نہ کے حدید میرا دوست ساتھ نہیں
ہوتا تو مجھے کیسے مزہ آتا اور بد قسمتی سے وہ یہاں آج اپنی پاگل بیوی سے ملنے ا رہا تھا اور بس اسی
لیے ہمیں تمہیں بھی ساتھ لینا پڑ رہا ہے ورنہ تم ہمارے پلین کا حصہ نہیں تھیں صارم نے آخر میں
ایسل کے بال کھینچے

واہ میری کامیابی کا جشن میرے بغیر اور ساتھ ہی ایسل نے بھی اس کے پیٹ میں ایک مُکا رسید کیا بہت مس کیا پگی تمہیں میں نے بھی تو بلاخر وہ دونوں اپنی جنگ ختم کر چکے تھے۔
چلو چلو پھر جلدی گاڑی میں بیٹھو سب۔

حدید نے اپنی کیز گھماتے ہوئے فرنٹ ڈور کھولا۔ احمد بھائی آپ اپنی گاڑی یہیں پارک کر دیں ہم سب ایک ہی گاڑی میں جائیں گے کیوں حدید صارم نے حدید سے مشورہ چاہا۔ ہاں تھیک ہے لیکن کیا سب ایک گاڑی میں بیٹھ پائیں گے۔

ارے وہ مجھ پر چھوڑ دو کوئی نہ کوئی سیٹنگ بن جائے گی۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ کبھی کوئی آگے بیٹھتا تو کبھی پیچھے کبھی سب کے بیٹھ جانے پر دروازہ بند نہ ہوتا تو کبھی دروازہ بند ہو جانے پر دیکھتے تو کوئی باہر ہی کھڑا ہوتا بالآخر کافی محنت کے بعد سب ہی کو جگہ مل چکی تھی حدید ڈرائیونگ سیٹ پر اس کے ساتھ والی سیٹ احمد پیچھے زینب ایسل نمل اور عافیہ اور بچے حارث اور صارم تو وہ دونوں گاڑی کی ڈیگی میں پاؤ لٹکائے بیٹھے تھے۔

اور اب گاڑی ہوا کی اسپید سے اسلام آباد کی سڑکوں سے گزر رہی تھی راستے میں جگہ جگہ من چلو کارش بھی تھا جنھیں صارم ایسے ہائے ہیلو کرتا ہوا جا رہا تھا جیسے اس کے بچپن کے دوست ہوں پورے راستہ وہ لوگ یوں ہی مستی مزاح کرتے رہے اور پھر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں

fireworks ہونے والا تھا اور لوگوں کا ایک ہجوم بھی موجود تھا وہ سب بھی گاڑی سے اتر کر وہاں موجود ایک کینے کی جانب چل دیئے اب سب ہی کا موڈ قافی کے ساتھ کچھ کھانے کا بھی تھا۔۔۔

کھانے پینے کے دوران سب ہی باتوں کے ساتھ نوک جھونک میں مصروف رہے اب بارہ بجنے میں کچھ ہی منٹ باقی تھے اسی لیے سب باہر اگئے تھے اور ایسل کو حدید کے ساتھ بات کرنے کا موقع بھی مل گیا تھا وہ آج انجان نمبر سے آنے والی فون کال اور اس پر ملنے والی دھمکیوں کے بارے میں اسے سب بتانا چاہتی تھی اس وقت صارم، نمل، عافیہ اور حارث چاروں کسی عجیب سے گروپ کا ڈانس دیکھنے میں مصروف تھے زینب اور احمد دوسری طرف لگے اسٹولز سے چیزیں خرید رہے تھے۔

حدید!

ہم۔۔

وہ مجھے کچھ بتانا ہے،

کیا بات ہے بتاؤ، حدید نے اس کے چہرے کے اڑتے رنگوں کو غور سے دیکھا۔ وہ آج ابھی وہ کچھ کہتی اتنے میں وہاں موجود سب ہی لوگوں نے زور زور سے شور کرنا شروع کر دیا اور باقی سب بھی ان کے پاس اچکے تھے اور اب سب کے ساتھ حدید بھی countdown کر رہا تھا صارم نے ایک طرف سے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا اور دوسری طرف سے احمد نے اسے گھیرا تھا اور ساتھ میں ایک ہاتھ سے حارث کی گردن بھی احمد کے ہاتھ میں تھی وہ چاروں ہی چلا رہے تھے دوسری طرف زینب، عافیہ اور نمل بھی ایسے ہی ساتھ میں کھڑی تھیں سب

countdown کر رہے تھے وہاں موجود سب کی آوازیں ایک دوسرے سے مل گئی تھیں 1, 2, 3 اور پھر happy new year کی صداؤں کے ساتھ پورا آسمان جگمگانے لگا آتش بازی کا مظاہرہ کیا گیا اس وقت وہاں موجود ہر شخص اپنی پریشانیاں بھول کے اس لمحے کو جی رہا تھا اور اب سب کے درمیان

کھڑی وہ واحد تھی جو خاموش کھڑی سب کو خوش ہوتا دیکھ رہی تھی کیا وہ حدید کو اس فون کے بارے بتادے گی تو اس کے بعد بھی وہ اتنا مطمئن اور خوش نظر آئے گا نہیں وہ پریشان ہو جائے گا اور ابھی سب کچھ کتنا اچھا لگ رہا ہے سب ساتھ میں کتنا خوش ہیں مجھے بھی سب بھول کر اس لمحے کو اس وقت کو انجوائے کرنا چاہیے یہ سب سوچتے ہوئے اب ان سب کے ساتھ ایسل کی بھی آوازیں شامل تھیں کتنی ہی دیر وہاں انجوائے کرنے کے بعد اب وہ سب ایک کھلی سڑک پر واک کر رہے تھے وہاں ان سب نے بہت سی تصاویر بھی لیں کسی میں سب ایک گروپ کی شکل میں کھڑے ہیں تو کسی میں سب ہی روڈ پر ایک ہی انداز سے آگے پیچھے بیٹھے تھے تو کسی میں سب ہی ایک فریم میں گھسنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے کسی کا آدھا سر غائب تھا تو کوئی پورا آیا تھا اور صارم ایسل کے بال کھینچ کر اس سے جگہ چھین رہا تھا جبکہ ایسل نے مضبوطی سے حدید کا ہاتھ تھاما ہوا تھا کیونکہ سیلفی وہ ہی لے رہا تھا۔

تقریباً فجر کا وقت ہو ہی گیا تھا تو وہ سب فیصل مسجد پہنچ گئے اب وہ یہاں اذان ہوتے ہی نماز ادا کرنے کا ارادہ رکھتے تھے سب لڑکوں نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی اور لڑکیوں نے بھی وہاں موجود لڑکیوں کے لیے بنائی گئی جگہ پر نماز ادا کی اب آہستہ آہستہ سب ہی باہر مسجد کے سہن میں پہنچ گئے وہاں کا ماربل کافی ٹھنڈا تھا لیکن ایک الگ ہی سکون تھا وہاں کی فضا میں۔ ایسل تم کچھ بتانے والی تھیں مجھے حدید نماز ادا کر کے باہر آیا تو ایسل کو سہن میں بیٹھا دیکھ کر اس کو یاد آیا۔

نہیں کچھ خاص نہیں۔

کچھ تو بتانا تھا چلو جلدی سے شروع ہو جاؤ حدید وہیں ریلیکس سے انداز میں بیٹھ گیا جیسے وہ یہاں بیٹھ کر کوئی لمبی داستان سننے کے موڈ میں ہو۔
وہ میں بس یہی کہہ رہی تھی کہ آج تم سب آئے میرے لیے اس کے لیے تھینکس، ایسل نے اپنی نظریں ادھر ادھر گھماتے ہوئے بولا۔
اوه تو یہ بات تھی ویسے ایک مشورہ دو؟
ہاں کہو۔

انسان کو اگر جھوٹ بولنا نہ آتا ہو تو وہ جھوٹ نہ بولا کرے۔
ایسل شرمندہ ہوئی۔

لیکن میں تمہیں فورس نہیں کروں گا کہ مجھے بتاؤ ڈونٹ وری اب پلیز یہ شکل درست کرو smile
کرو میں آج واپس چلا جاؤں گا کم سے کم یہ وقت ہے اس کو اچھے سے گزار لیں تاکہ جب ہم دور ہوں تو تمہارا ہنستہ مسکراتا چہرہ یاد آئے نہ کہ یہ روتلو سا۔
حدید کی بات پر وہ مسکرا دی کیا تھا وہ شخص۔ وہ بھرم رکھنا جانتا تھا وہ عزت دینا جانتا تھا وہ دل جیتنا جانتا تھا وہ اپنا بنانا جانتا تھا اس وقت ایسل کو لگا کہ وہ خوش نصیب ترین ہے جو اس کے حصے میں
حدید جیسا انسان ہے وقت لمحہ بہ لمحہ کٹا گیا اور آسمان سے سیاہی چھٹ کر روشنی نے جگہ لی اب وہ
سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے ایک بہترین دن کا اختتام ہوا اور وقت جدائی کو آیا۔۔۔

احمد زینب اور نمل ایسل سے مل کر نکل چکے تھے حارث عافیہ اور صارم نے حدید کے ساتھ ہی جانا تھا جبکہ حدید ایسل کو اس کے روم تک چھوڑنے آیا تھا اور ساتھ یہ بھی دیکھنے کے جتنا فنڈ وہ اس ہوٹل کو بھیجتے ہیں کیا اتنا facilitate بھی کیا جاتا ہے یا نہیں۔

بس یہ چھ دن اور اس کے بعد تم شرافت سے مری واپس آجاؤ گی

بس ایک اور کام ہے جیسے ہی وہ ہو جاتا ہے تو میں چھ دن سے پہلے ہی آجاؤ گی بس وہ ڈاکٹر کی ویڈیو مجھے مل جائے جس نے جھوٹی پوسٹ مارٹم رپورٹ دی تھی تو کیس جیتنے سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا اور نیکسٹ ہیرنگ سے پہلے آفتاب کی وہ ملازمہ بھی آجائے گی ان کا بیان بھی بہت ضروری ہے اس کے بعد ان کو میں ملک سے باہر بھیجوا دو گی میری بات ہو گئی ہے میں نہیں چاہتی کہ ان کے بیان کے بعد کوئی ان سے دشمنی نکالے اور انہیں نقصان پہنچائے اور وہ ویڈیو پر بھی میرے سر کے کچھ لوگ کام کر رہے ہیں اور ایک دو دن میں یہ سب کچھ ہو جائے گا انشاء اللہ اور جیت ہماری ہوگی۔

سب کا خیال کرتے کرتے خود کو مت بھول جانا یہ کہہ کر حدید نے ایسل کی ناک پکڑ کے دائیں بائیں ہلائی جس پر وہ کھل کے مسکرا اٹھی۔
چلو تو پھر جب کے لئے اللہ حافظ۔

کیونکہ اب مجھے چلنا چاہیے وہ لوگ انتظار کر رہے ہوں گے اور یہ مسکراہٹ کام آئے گی میرے۔۔۔
ایک آنکھ دبا کے وہ شرارت کہتا چلا گیا۔

حدید نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ایک نظر اس کی کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں ایسل کھڑی تھی نظروں کا تصادم ہوا اور پھر ایسل نے ہاتھ ہلایا جواباً اس نے بھی ہاتھ ہلایا اور اپنے گلاسز آنکھوں پر ایک ادا سے لگا کے گاڑی میں بیٹھ گیا کون جانتا تھا کہ ان گلاسز کے پیچھے چھپی آنکھیں اب بالکل ویران ہیں رات والی چمک ان آنکھوں سے کہی دور جا چکی ہے وہ چمک جس کی موجودگی کی وجہ سے تھی وہ اس وجہ کو یہی چھوڑ کے جا رہا ہے۔

ایسل گاڑی کو جاتا دیکھتی رہی جیسے جیسے وہ دور جا رہی تھی اس کا دل عجیب ویران ہوتا جا رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ایسل اب اپنے کمرے کا جائزہ لینے لگی جو اسے کچھ عجیب سا لگ رہا تھا جیسے وہاں موجود ہر چیز کا رنگ اڑ چکا ہو کوئی بھی شے کام کی نہ ہو کچھ دیر پہلے جو کمرہ اسے خوبصورت لگ رہا تھا وہ اب اتنا ہی ویران لگ رہا تھا وہ شخص جاتے جاتے اپنے ساتھ ہر رنگ بھی لے گیا اور اس کو بے رنگ کر گیا دل میں عجیب سی بے چینی ہونے لگی اس سب سے پیچھا چھڑا نے کے لیے اس نے رات

والا بوکے لیا اور اس کے سب ہی پھولوں کو پانی والے واز میں لگا دیا لال پھولوں نے اس کمرے کو دوبارہ سے مہکا دیا ایک بار پھر اس لمحے کو یاد کر کے وہ مسکرا دی اور پھر کہی جا کر وہ سو پائی۔۔

مجھے میری بچی بہت یاد آرہی ہے اتنا عرصہ ہو گیا میرا تو گھر ہی سونا ہو گیا ہے اس گھر کی رونق ہے وہ نہ جانے کب واپس آئے گی جب فون کرتی ہوں ہاں دادی بس کچھ دن اور کہہ کر ٹال دیتی ہے میرا

تو ہر وقت دماغ اسی کی طرف لگا رہتا ہے، آج صبح سے ہی دادی کو ایسل کی یاد کچھ زیادہ ہی ستا رہی تھی۔

اٹی بس دو دن ہی تو رہ گئے ہیں کورٹ کیس کے بعد ان شالہ اللہ ہماری بچی جیت کر ہی واپس آئے گی ہاجرہ نے سمجھایا۔

اور ویسے بھی آپ جانتی تو ہیں ایسل کو وہ بھی کہا اتنے دن سکون سے رہ سکتی ہے اس کو سیریس رہنا تو آتا ہی نہیں وہ بھی گھر کو اتنا ہی یاد کر رہی ہوگی اور یقیناً اپنی الٹی سیدھی حرکتوں کو بھی وہاں تو انسان بنے رہنا پڑھتا ہوگا جو اس کے لیے بہت ہی مشکل کام ہے امید کرتی ہوں کہ اس بار میری بچی سدھر کر ہی آئے۔

سعدیہ کیا ہو گیا ہے تمہیں ایسل کی ان ہی حرکتوں سے تو دل لگا رہتا ہے اگر وہ سدھر گئی تو پھر اس گھر میں سارا وقت بچوں کی طرح کون دوڑے گا یہ حویلی اب عادی ہو گئی ہے اس کی حرکتوں کی اب اگر وہ سدھر گئی تو اس حویلی کا کیا ہوگا وہ باہر لگی ڈور بیل جس پر ہاتھ رکھ کر وہ بھول جاتی ہے یا لان میں لگا جھولا جس کے بار بار ٹوٹ جانے پر بھی وہ اس کو پھر جڑواتی ہے مگر اس بیچارے کی جان نہیں چھوڑتی، بیٹھک میں رکھے وہ صوفے جن کو وہ جمپنگ بنا کر اچھلتی ہے، دروازے جن کو بند کرنے کے لیے وہ اپنے ہاتھوں کا استعمال کم ہی کرتی ہے ڈائریکٹ پیر سے بند کرتی ہے غصہ ہو تو زور سے نارمل ہو تو آرام سے اور کچن کے وہ برتن جن کو توڑنے کا وہ ریکارڈ قائم کر چکی ہے ان کا کیا ہوگا وہ تو ماتم کرنے لگیں گے نہیں بھی اس کا سدھرنا اس حویلی کے لیے بالکل بھی درست نہیں، دادی بولیں جا رہی تھیں جبکہ وہاں موجود ہاجرہ، سعدیہ، زینب اور عافیہ کا منہ کھلا رہ گیا تھا یہ

کیا دادی آپ ہی تو سب سے زیادہ ڈانٹتی تھی اس کو اور اب آپ ہی نہیں چاہتی کہ وہ سدھرے عافیہ نے کہا۔

ہاں وہ تو میں پہلے کہتی تھی وہ اس کی سعدیہ کی وجہ سے جو ہر وقت مجھے کہتی رہتی تھی یہ دیکھیں اپنی پوتی کی حرکتیں آپ نے سر چڑھایا ہے بس اسی کی وجہ سے میں بھی ڈانٹ دیا کرتی تھی اپنی پھول سی بچی کو۔ لیکن امی اس کی شادی ہونی ہے لڑکیوں کو سنجیدہ ہونا چاہیے۔

ارے سعدیہ بی بی اس کی شادی ہونی نہیں ہو چکی ہے اور جہاں تک بات رہی سنجیدگی کی تو مجھے نہیں پسند میری بچی پر سنجیدگی اس پر جیتی نہیں اور حدید کو بھی نہیں پسند سنجیدہ لڑکیاں۔ آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں امی کے اس کو سنجیدہ لڑکیاں نہیں پسند اس بار سوال ہاجرہ کی جانب سے تھا کیونکہ سعدیہ کی تو ہمت نہیں رہی تھی کچھ کہنے کی۔

اس کو صرف ایسل پسند ہے اور وہ جیسی ہے ویسی ہی پسند ہے میرے حدید کو اصلی چیزیں پسند ہیں ملاوٹ یا بناوٹ نہیں پسند اب اگر ایسل شروع سے ہی سنجیدہ ہوتی تو بھی اس کو پسند ہوتی لیکن چونکہ ایسل چلبلی سی ہے تو اسے وہ ایسی ہی پسند ہے وہ اس کی پسند ہے۔۔۔

کون آگیا ابھی تو آفس کے آف کا ٹائم بھی نہیں ہوا، جنوری کی شروعات تھی اور مری میں موسم سرما کی دوسری بر فباری پڑ رہی تھی وہ سب بیٹھک کا دروازہ بند کیے آتش دان کے سامنے بیٹھی ڈرائی فروٹس سے انصاف کر رہیں تھی۔

آپ بیٹھیں بھابھی میں دیکھتی ہوں عافیہ زینب کو اٹھتا دیکھ خود اٹھی اور دروازے پر چلی گئی۔
تم....

نہیں میرا بھوت۔

تم کیسے آئیں عافیہ کو ایسل کا یوں اچانک انا حیران کر گیا تھا۔
میں اپنے پیروں سے آئی، پرے ہٹو یہاں سے ایسل نے اپنا بیگ عافیہ کے شولڈر پر مارا اور اندر کی
طرف بڑھ گئی۔

پڑسو تو کورٹ کیس ہے اور آج وہ یہاں نہیں وہ سب چھوڑ کر کیسے آسکتی ہے، عافیہ کو پریشانی نے
آگھیرا۔

نہیں تم یہاں نہیں آسکتی تم کس سے پوچھ کر واپس آئی ہو، عافیہ پھر ایسل کے پیچھے لپکی۔
کیا مطلب ہے کس سے پوچھ کے میرا گھر ہے کیا اپنے گھر نہیں آسکتی تم یہ بتاؤ پاگل واگل تو نہیں
ہو گئی ہو یہ کیا عجیب سی باتیں کر رہی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے
لیکن ایسل....

چپ بلکل چپ میرا پہلے ہی دماغ پھٹ رہا ہے اس سر درد سے اوپر سے تم اور سر درد کر رہی ہو۔
ارے عافیہ کون آیا ہے کہا رہہ گئی، اندر سے سعدیہ کی آواز آئی۔
اُمی ایسل دوڑ کر بیٹھک میں پہنچی اور سعدیہ کے گلے لگ گئی پھر باری باری سب سے ملی دادی تائی اور
پھر زینب۔

تو آخر اپنی بوڑھی دادی کی یاد آہی گئی ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ ہم ہی یاد کرتے ہیں ہماری ایسل ہمیں
یاد نہیں کرتی

نہیں دادی ایسی بات نہیں ہے آپ سب کو یاد تو میں تب کرتی نہ جب بھولتی آپ لوگ تو ہمیشہ میرے دل اور دماغ میں رہتے ہیں اور بس اب کام بھی ختم ہو گیا تھا فارغ تھی کیس بھی پڑسو ہے تو سوچا کے دو دن کیا کروں گی گھر ہی چلی جاتی ہو پڑسو وہی سے ہی کورٹ پہنچ جاؤ گی۔

ہاں بہت اچھا کیا بیٹا۔

ایسل کی بات سن کر اب عافیہ کو اطمینان ہوا تھا کہ سب کچھ نارمل ہے چلو تم تھک گئی ہوگی اور بھوک بھی لگی ہوگی تو تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں پھر کچھ دیر ریست کر لینا۔ زینب نے پیار سے ایسل کے گلے میں باہیں ڈالیں۔

ہاں بھوک تو بہت لگ رہی ہے اور تھکن بھی بہت ہو رہی ہے۔ عجیب احساس تھا وہ وہاں تو اتنی جلدی نہیں تھکتی تھی کیس کے سلسلے میں وہ کتنا کتنا خوار ہوتی کبھی تو پورا دن ایسا لگتا جیسے سفر کرتے ہی گزارہ ہو اور آج وہ سفر کر کے صرف اپنے گھر آئی تھی ایک بہت ہی آرام دہ گاڑی میں جب تک وہ سفر میں تھی وہ خود کو بہت فریش فیل کر رہی تھی لیکن اپنے گھر اور اپنے پیاروں کو دیکھتے ہی اس کو وہ ساری بے سکونی کی راتیں یاد آگئی وہ آرام کرنا چاہتی تھی ایک پرسکون نیند لینا چاہتی تھی۔

-- کھانا کھا کر ایسل اپنے کمرے میں کچھ دیر آرام کرنے چلی گئی

شام کا وقت تھا جب سب ہی آفس سے گھر آچکے تھے سوائے حدید کے۔۔

شام کی چائے سے لطف لیتی وہ ساتھ ساتھ احمر اور امان صاحب کو کیس سے متعلق تفصیلات بتانے میں مگن تھی۔ کافی دیر باتیں کرنے کے بعد اب امان اور احمر صاحب کو آرام کرنے کے لئے ان کے کمروں میں چھوڑتی ان سے خوب دعائیں لیتی آئی اور باہر موجود صارم اور عافیہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

ایسل دادی نے دیکھ لیا نا اگر کے تم نے ٹیبل پر پاؤ رکھے ہوئے ہیں تو بہت ڈانٹ کھاؤ گی، عافیہ نے ایسل کو ہوشیار کیا جو خود کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور پاؤ سامنے رکھے ٹیبل پر رکھے ہوئے تھے وہ پہلے بھی کتنی ہی دفعہ اس بات پر ڈانٹ کھا چکی تھی لیکن وہ ایسل ہی کیا جو سدھر جائے۔۔

ہائے بہت دن ہو گئے ڈانٹ کھائے ہوئے میں تو چاہتی ہوں کے دادی مجھے ڈانٹیں زندگی میں کچھ مزا آئے بورنگ بورنگ لگ رہا سب۔۔

ایک کام کرو تمہیں بہت تھل پسند ہے نہ ابھی حدید دی اینگری ینگ مین آئے گا نا تو اس کی ناک پر مکا مار دینا تمہاری بوریت دور ہو جائے گی۔

اوہ پلیز صارم بونگیاں مت مارو ورنہ یہ مکا مجھے تمہارے مارنے میں دیر نہیں لگے گی اور یہ اینگری ینگ مین کا خطاب کیوں اچھا خاصا سویٹ تو ہے

سویٹ ہے نہیں تھا جب سے تمہارے کالے سائے اس حویلی سے دور ہوئے ہیں تب سے ہی وہ اپنی ناک پر غصہ جمائے ایسے گھومتا ہے جیسے کے اگر مسکرا لیا تو کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا، صارم نے اپنی شکل کے زاویے اتنے بگاڑے جتنے بگاڑے جاسکتے تھے۔

اچھا بھئی مان لیا لیکن اب تم اپنی شکل تو سیدھی کرو الٹی آرہی ہے دیکھ کر، ایسل نے مصنوعی ابکائی لی اور ساتھ ہی عافیہ نے بھی گندی سی شکل بنائی۔

تبھی داخلی دروازے سے حدید اندر داخل ہوا چہرے پر سنجیدگی ناک پر غصہ بالکل صارم کے بتانے کے مطابق مغرور چال ارد گرد کے ماحول سے بے نیاز وہ سیدھا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔ ارے رکو حدید اتنی جلدی کیا ہے جانے کی آؤ زرا ہمارے ساتھ بیٹھو۔

ابھی نہیں صارم میں زرا جلدی میں ہوں وہ مجھے اسلام آباد جانا ہے بس چنچ کر لوں پھر نکلوں گا یہ کہہ کر وہ سیڑھیاں عبور کر گیا اور صارم کے ساتھ موجود وجود کو دیکھا تک نہیں۔
یہ کیا کہہ کر گیا اب یہ واپس اسلام آباد کیوں جا رہا ہے مطلب میں تو یہاں بیٹھی ہوں اس کا وہاں کیا کام۔

ارے بے فکر رہو اس نے ابھی تک تمہیں دیکھا نہیں ہے جس قدر جلد بازی میں وہ تھا تو یقیناً وہ تم سے ملنے کے لیے ہی اسلام آباد جا رہا ہوگا لیکن اب جب وہ نیچے آئے گا تو میں اس کو روک لو گا کے بھائی میرے جس بلا کے لیے تم جا رہے وہ بلا خود چل کے ہمارے گھر آچکی ہے۔ ہا ہا ہا ہا عافیہ نے صارم کی بات پر زوردار قہقہہ لگایا اور ایسل نے عافیہ کو زوردار تھپڑ.. ہا ہا ہا ہا جوک تھا یہ۔۔
عافیہ بیچاری اپنا ہاتھ سہلاتی رہ گئی اف یار اس میں اتنا زور سے مارنے والی کیا بات تھی وہ بس منمنا ہی سکی۔۔

وہ دیکھو آگیا اینگری ینگ مین صارم نے سیڑھیوں سے آتے حدید کی طرف آنکھوں سے اشارہ کیا...
عافیہ صارم کی دائیں جانب جبکہ ایسل صارم کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی تھی اور حدید کی جانب اس کی پیٹ تھی تبھی وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا۔
اسلام آباد کیوں جا رہے ہو؟ صارم نے سوال کیا

وہ ایسل کا فون آف آرہا ہے صبح سے ٹرائی کر رہا ہوں، حدید نے بنا رکے ہی جواب دیا
ہو سکتا ہے اس کی بیٹری ڈیڈ ہو، جواب ایسل نے دیا

ہاں تو بندہ اتنی دور ہے کم سے کم فون تو چارج رکھنا چاہیے عجلت میں کہنے کے بعد اچانک ہی حدید کے جاتے قدم رکے اور وہ ایک دم ہی پلٹا۔ وہ کیسے اس آواز کو نہ پہچانتا وہ تو ہزاروں لوگوں کی بھیڑ میں بھی اس ایک آواز کو پہچان سکتا تھا۔

ایسل تم یہاں کب آئیں کیسے اور کیوں کیا مطلب کیوں کیسے میرا گھر ہے جب چاہے آؤ یہاں سب کو ہو کیا گیا ہے ایسے behave کر رہے ہیں جیسے میں اس گھر سے ہمیشہ کے لیے چلی گئی تھی۔ کاش ایسا ہی ہوتا، صارم نے دھیمی آواز میں کہا۔

تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو ایسل نے پیر زور سے صارم کے پاؤ پر مارا جس پر وہ اپنا پاؤ پکڑ کر وہی زمین پر بیٹھ گیا اور ایکٹینگ میں تو وہ دونوں ہی ماسٹر تھے اور کہی کا حدید تم بتاؤ کیسے ہو ورنہ یہ شخص تو ہمیں بات بھی نہیں کرنے دے گا وہ حدید کے آتے ہی پارٹی بدل چکی تھی۔

میں تو تھیک ہوں پر یہ بتاؤ کہ تمہیں مجھے پریشان کر کے کیا ملتا ہے صبح سے موبائل off ارہا تھا پتا بھی ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا اتنی irresponsible کیوں ہو گئی ہو۔

وہ میرا چارج خراب تو نہیں ہوا اور لائٹ بھی نہیں گئی تھی میں مصروف بھی نہیں تھی میرے ہاتھ بھی سلامت تھے، اففف یہ کیا بولے جا رہی ہوں میں.. ایسل سے کوئی بہانہ نہیں بن پا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہی تھی۔

صارم اور عافیہ تو ایسل کی حالت سے خوب لطف لے رہے تھے البتہ صارم ابھی تک زمین پر ہی بیٹھا ہوا تھا اٹھنے کی زحمت نہیں کی تھی اور حدید ایسل کے اس قدر سچ بولنے پر اپنی ہنسی کو بامشکل روکے ہوئے تھا اور وہ بیچاری گردن جھکائے کھڑی تھی

خیر جو ہو گیا سو ہو گیا آج کے بعد ایسا نہ ہو اور پلیز عافیہ ایک کپ چائے بنا دو یہ کہہ کر وہ وہی چیئر پر بیٹھ گیا

حدید تمہیں نہیں لگتا کہ ایسل آگئی ہے تو تمہیں اُس سے چائے بنوانی چاہیے۔ وہ ابھی آئی ہے فورن کام کروانا اچھی بات نہیں۔

کوئی ابھی نہیں آئی دوپہر سے ٹپکی ہوئی ہے، عافیہ نے جلے ہوئے انداز میں کہا ارے کس بات پر بہس چل رہی ہے، زینب بھی اچکی تھی

کچھ نہیں بھا بھی بس یہ حدید ہے نا ایسل کے ہوتے ہوئے بھی اس سے چائے نہیں بنوا رہا مجھے بول رہا ہے پہلے ہی وہ اتنی کام چور ہے ایسے تو اور ہو جائے گی

اوہ عافیہ تم نے بڑی فکر کری میری خیر میں کام چور ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیٹ بھی ہوں تمہاری ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا تو اس لیے جاؤ اور چائے بناؤ بلکہ دو کپ بنانا۔

ارے ارے اب تم دونوں لڑنا مت شروع ہو جانا میں بنا دیتی ہوں چائے کوئی اور بھی پیئے گا تو بتائے

بھا بھی میرے لیے بھی صارم نے بھی حصہ لیا۔

زینب پلیز ویسی چائے بنانا جیسی ہاسٹل میں سر درد بھگانے کے لیے تم بنایا کرتی تھی۔

ہاں کیوں نہیں میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔

زینب کے جاتے ہی ملازمہ آئی، جی وہ آپ سب کو بڑی بیگم صاحبہ نے اپنے کمرے میں بلایا ہے۔۔۔
دادی کا بلاوا سنتے ہی وہ سب دادی کے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دادی اپنے پلنگ سے کچھ فاصلے پر
رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی وہ سب بھی اپنی اپنی جگہ سنبھالتے وہی نیچے بچھے کالین پر بیٹھ گئے۔

تو بچوں میں نے تم سب کو یہاں ایک مشورہ کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔ دادی مشورہ نہ کہیں یہ کہیں
کے میں نے تم سب کو اپنا فیصلہ سنانے کے لیے بلایا ہے ایسل نے بات تو پتے کی کری تھی لیکن کی
دادی کے سامنے تھی مطلب اپنی شامت بلائی تھی

دادی نے ایک زبردست گھوری سے ایسل کو نوازہ جس پر وہ دیوار پر لگے پردے میں چھپ گئی۔ تو
بات دراصل یہ ہے کہ حارث کے گھر والے چاہتے ہیں کہ حارث کی شادی کر دی جائے یا پھر نکاح
کر دیا جائے اور پھر ایسل اور حدید کا نکاح بھی تو جیسے حالات میں ہوا اس کی وجہ سے خاندان والے
بھی ابھی اس بات سے لاعلم ہیں تو میری اور گھر کے باقی بڑوں کی تو یہ رائے ہے کہ یہ کیس کے ہو
جانے کے بعد اگلے مہینے کی کوئی تاریخ رکھ لی جائے اور باقاعدہ شاندار انداز میں ایسل اور عافیہ کا
نکاح کیا جائے۔۔۔ اب بتاؤ تم سب کا کیا کہنا ہے

ویسے دادی ایسل نے بالکل تھیک کہا تھا آپ سب نے جب فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اب ہمارا رائے دینے
کا کیا فائدہ اب تو یہ بتائیں کہ ہم سب کے حصہ میں کون کون سے کام آنے ہیں یقین آپ نے
ہمیں کام بانٹنے کے لیے ہی بلایا ہوگا، صارم کے انداز سے صاف ناراضگی ظاہر ہو رہی تھی اور آخر
کیوں نہ ہوتی دادی نے اس کے نکاح کی بات جو نہ کی تھی۔

بھی میں پہلے ہی بتا دوں میں نہ ہی اس حویلی کے پتکھے صاف کرنے والی اور نہ ہی ایک بھی دیوار آخر آپ نئے ملازم کیوں نہیں رکھ لیتیں۔ ہاں دادی میں بھی کوئی کام نہیں کرنے والی ایسل بلکل تھیک کہہ رہی ہے آپ ملازم بدلیں اور ملازم رکھیں عافیہ کو بھی کام کی فکر ہوئی۔
حدید کو ان دونوں کے ہی انداز پر ہنسی آئی پاگل لڑکیاں کام کی فکر لے کر بیٹھ گئی اب دادی ان ہی کے نکاح کی تقریب کا کام ان ہی سے تو کروانے سے رہیں۔

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر ایسل عافیہ اور زینب کو لے کر واک کرنے چلی گئی تھی جس دوران گھر میں نکاح کی تاریخ رکھی گئی جو کے ڈیڑھ ماہ بعد کی تھی مطلب موسم بہار کا آغاز ہوتے ہی نکاح کی تقریب ہونا طے پائی تھی۔

وہ تینوں ہی واک کرتے کرتے مال روڈ پہنچ گئی جہاں اس وقت ٹورسٹ کا ایک جمع غفیر موجود تھا۔ ایسل یار مجھے ٹینشن ہو رہی ہے میں نے احمد کو بھی نہیں بتایا صرف امی کو ہی معلوم ہے کہ ہم تینوں باہر ہیں وہ بھی سر درد کی وجہ سے سونے ہی جانے والی تھیں اب اگر کسی نے ہمیں ڈھونڈا تو کون بتائے گا کہ ہم واک کرنے نکلے ہوئے ہیں اففف زینب کوئی ہمیں ڈھونڈ نہ سکے اسی لئے تو بناہ بتائے آئے ہیں ہم۔ ورنہ وہ صارم نامی بلا ہمارے ساتھ چپک کر آجاتی اور بس پھر ہمارا سکون برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی وہ... اور حدید آج ہی مجھے صارم نے بتایا کہ اسے بہت غصہ آنے لگا ہے بات بات پر اینگری برڈ بن جاتا ہے اب اس کو پتا چلتا تو ممکن تھا کہ وہ تو ہمیں آنے ہی نہیں دیتا کہ نہیں ایسل جب تک یہ کیس ختم نہیں ہو جاتا تم گھر سے باہر نہیں نکلو گی

ارے میرے بھائی تم فکر کیوں کرتے ہو اگر گھر میں کسی کو نہیں معلوم کے وہ تینوں کہاں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کے مجھے بھی نہیں معلوم میں اس ایسل نامی چڑیل کی رگ رگ سے واقف ہوں وہ زیادہ دور نہیں جائے گی بس یہی مال روڈ پر ایک کافی والا ہے وہی تک ہی جائے گی کیونکہ وہ کافی والا باقی کافی والوں کے مقابلے دس روپے سستی کافی دیتا ہے تو مجھے پورا یقین ہے ابھی بھی اپنے دس روپے بچانے وہی کافی پینے گئی ہوگی۔

صارم تم شاید بھول رہے ہو بیوی ہے وہ میری حدید نے ایک آئبرو اچکائی۔
کنجوس ہے وہ چورنی کہی کی میرے پیسے میرا سامان چوراتی ہے اور دیدا دیلیری دیکھو چوری کے بعد وہاں اپنے نام کی چٹ بھی چھوڑتی ہے لیکن جب میں نے ایک بار وہ چٹ امی کو دیکھائی کے اس نے میرا پرفیوم چوری کر کے احمد بھائی کو گفٹ کر دیا میں نے دو دن پہلے ہی خریدا تھا تو اس نے کہا کے میں پاگل ہو جو چوری کر کے ثبوت بھی چھوڑو گی ورنہ آپ سب کی ہینڈ رائٹنگ چیک کر لیں اور چیک کرنے پر وہ ہینڈ رائٹنگ بھی میری نگلی فروڈیا دو نمبری اوےےےے زبان سنبھال کے حدید نے صارم کی گردن دبوچی ہاں ہاں کرلو ہم پر ہی ظلم ایک بار رخصتی ہونے دو پھر پوچھوں گا۔ ارے پہلے دلہن تو ڈھونڈ لیں چلو اب۔

ارے ارے کتنا رش ہے یہاں لگتا ہے سارے کنجوس ایک ہی جگہ جمع ہو گئے دس روپے ہی تو سستی ہے بس کہی اور چلے جائیں۔ ایسل لوگوں کو چھوڑو ہم ہی کہی اور چلتے ہیں۔ تھیک ہے وہ والی شاپ سے لیتے ہیں وہاں زیادہ لوگ نہیں

صارم تم شیور ہو کے وہ لوگ یہی ہوں گی کتنا کراؤڈ ہے یہاں حدید مسلسل اپنی آنکھوں کو یہاں وہاں گھما رہا تھا لیکن وہ لوگ کہی دیکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ ہم اس کافی شاپ پر چلتے ہیں یا تو وہاں ہوں گی ورنہ وہی کہی قریب میں مل ہی جائیں گی۔

آج کی کافی میری طرف سے ایسل نے دونوں کو ایک ایک کافی پکڑائی اور پھر کافی کا بل دے کر اپنی کافی ابھی پکڑی ہی تھی کہ اسے دس روپے کم والی کافی شاپ پر صارم دیکھا یہ صارم کا بچہ یہاں کیا کر رہا ہے وہ تھوڑا نیچے کو جھکی اپنا منہ چھپانے کے لیے۔ ارے وہ دیکھو حدید بھی ہے ساتھ میں اور غصہ میں بھی لگ رہا ہے عافیہ نے کہا حدید غصے میں کھڑا یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔ گئے کام سے نکلو یہاں سے وہ تینوں ہی لوگوں کے ہجوم میں خود کو چھپاتی اور ساتھ اپنی کافی کو گرنے سے بچاتی چلنے لگیں۔ وہ دیکھو وہ رہی صارم نے ان پر نظر پڑتے ہی اسپید پکڑی حدید بھی لوگوں کے رش سے خود کو نکالنے لگا۔ ایسل اس دوران چلتے ہوئے کتنے ہی لوگوں کے پیر کچلتی ہوئی نکلی اور عافیہ تو ایک لڑکی پر اپنی کافی گرا چکی تھی اندھی ہو گیا یہ کیا کیا وہ لڑکی چلائی آپ کو کیسے پتہ چلا ایسل بیچ میں کودی۔ کیا مطلب کیا پتا چلا۔ یہی کہ یہ اندھی ہے ایسل کے اندھی بولنے پر عافیہ نے بھی زینب کے کندھے کو ایسے تھام لیا جیسے سچ میں اندھی ہو کیونکہ کسی پر گرم کافی پھینکا مطلب معاملہ سنگین ہو سکتا تھا۔ اگر اندھی ہے تو اس کو پبلک میں لے کر کیوں آئی ہو۔ اندھی ہے جانور تھوڑی ہے

وہ رہیں وہ لوگ جلدی چلو صارم جلدی۔ حدید اور صارم نے انہیں رکا ہوا دیکھ کر اپنی اسپید اور بڑھالی۔

وہ لوگ پہنچنے ہی والے ہیں ایسل جلدی نکلویہاں سے زینب انہیں تیزی سے ان کی طرف آتا دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔ ارے میں کیا کرو اب جو یہ عافیہ نے رائے پھیلا یا ہے وہ بھی تو سمیٹنا ہے رائے نہیں کافی وہ لڑکی اپنے منہ کے نکش بیگاڑ کر بولی جس پر ایسل کی ہنسی چھوٹ گئی۔ تم مجھ پر ہنس رہی ہو۔ ہاں تو محترمہ آپ نے شکل ہی ایسی بنائی جیسے جلا ہوا پکوڑا ہاہاہا۔ تمہاری اتنی ہمت اس لڑکی کا تو پارا ہی ہائی ہو گیا تھا ایک تو غلطی اوپر سے مجھے ہی جلا ہوا پکوڑا بول رہی ہے۔ صارم اور حدید ان سے بس دو تین قدم کے فاصلے پر ہی تھے دوسری طرف یہ لڑکی ان کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ دیکھو لڑکی اس نے غلطی سے اپ پر کافی گرائی تھی لیکن میں جان بوجھ کر کرتی ہوں یہ کہہ کر ایسل نے اسے پیچھے دھکا دیا جہاں سے کافی ساری لڑکیاں کسی جھنڈ کی صورت اچانک ہی آدھمکی تھیں وہ لڑکی ان میں سے ایک سے ٹکرائی اور وہ لڑکی دوسری سے اور اس طرح وہ جھنڈ کی لڑکیاں سینڈز میں ایسی ہو گئی جیسے کسی نے گرم تیل میں پانی ڈال دیا ہو اور وہ شرٹشر آواز کے ساتھ اڑنے لگا ہو اور حدید اور صارم جو بس اپنے ہدف لے بلکل قریب تھے ان لڑکیوں کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔۔۔

ہاہاہا ایسل تم اتنا ڈیڈلی کیسے سوچ لیتی ہو مجھے رہ رہ کر ان لڑکیوں پر دکھ ہو رہا ہے کتنا اچھا لگتی ہوئی آرہی تھیں عافیہ اور زینب کا ہنس ہنس کر ہال برا ہو گیا تھا مجھے لگتا ہے تمہیں lawyer نہیں بلکہ۔۔۔ کوئی ڈاکو حسینہ ہونا چاہیے ہاں نا یہی کہنے والی تھیں نا آپ بھابھی حدید کی آواز سن کر ان تینوں کو جھٹکا لگا تھا اتنا چھپتے ہوئے اس شاپ پر آئے تھے یہ لوگ کیسے پہنچ گئے عافیہ نے ایسل کے کان میں سرگوشی کی۔ ان تینوں کی حالت دیکھنے والی تھی بھاگ بھاگ کر برا ہال تھا عافیہ کی تو کافی تھی ہی نہیں البتہ ایسل اور زینب کے ہاتھوں میں جو گلاس تھے ان میں کوئی دو تین گھونٹ کی کافی ہی باقی

تھی باقی تو بھاگنے میں ادھر ادھر گرتی رہی ہاووووو یہ کیا کیا تم نے میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو مجھ سے اتنا بڑا بدلا لیا ہے کیا مسئلہ ہے صارم اب تم کیوں یہ انڈین ڈراموں کی ہیروئن بن گئے۔ حدید مجھے چھوڑو اس ایسل کو بولو کے سامنے آئے ایسل جو عافیہ اور زینب کے پیچھے چھپی کھڑی تھی حدید کے کہنے پر سامنے آئی چہرے پر ایسی خوبصورت مسکراہٹ سجائے جیسی شناختی کارڈ پر تصویر ہوتی ہے۔ بلو ڈریس پر کریم کلر کی شال پہنے جس پر جگہ جگہ کافی کے نشان واضح تھے وہ سر جھکائے کھڑی ہو گئی اور یوں اس کا سر جھکا کر کھڑا ہو جانا ہمیشہ ہی حدید کے غصہ کو جھاگ کی طرح اڑا دیتا تھا جس بات کا اندازہ ایسل کو بخوبی تھا تبھی وہ یہ حربہ آزماتی تھی۔ یہ میری شال ہے حدید دیکھو اس نے کیا حشر کر دیا تم، تم میری چیزیں کیوں چراتی ہو اپنے اس شوہر کی شال پہنا کرو نا۔

وہ خراب کرنے کے لیے نہیں ہے۔ ایسل کی طرف سے جواب حاضر تھا

کیا مطلب میری چیزیں خراب کرنے کے لیے ہیں تم دیکھنا میں کیا کرتا ہوں صارم کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا یہ لو پیسے زیادہ چلاؤ مت، ایسل نے اپنے بیگ سے ہزار روپے نکال کر صارم کے آگے کیے۔ ایسل تم رہنے دو کتنے کی ہے صارم بتاؤ میں دیتا ہوں، حدید نے اپنا والٹ نکالا۔ اوہ بھائی کتنی پیلیمنٹی بھرو گے اس کے حصہ کے پیسے اس کو ہی دینے دو ورنہ جتنے یہ لوگوں کا نقصان کرتی ہے تمہارا آدھا اکاؤنٹ تو اس کے نقصان بھرتے ختم ہو جائے گا۔ تم یہ پیسے پکڑو اوہ محترمہ یہ ہزار روپے دے کر جو آپ مجھ پر احسان کر رہی ہیں تو یہ سن لیں یہ کوئی لوکل شال نہیں اور اب تو لوکل بھی اتنے کی نہیں ملتی برینڈ ہے یہ برینڈ۔ جو بھی ہے لینا ہے لو ورنہ یہ بھی نہیں ملیں گے، ایسل تم رہنے دو میں دے دیتا ہوں۔ پلیز حدید مجھے دینے دیں سپاٹ لہجے میں کہتی وہ صارم کو نوٹ پکڑا کر شاپ

سے باہر نکل گئی پیچھے صارم نے جیسے ہی وہ پیسے رکھنے کے لیے اپنا والٹ کھولا اس میں سے پورے پندرہ سو غائب تھے عافیہ آج تم لوگوں نے اپنی اپنی کافی کا بل خود دیا تھا صارم نے فورن پوچھا۔ نہیں وہ تو ایسل نے دیا تھا کے آج کی کافی میری طرف سے۔ نہیں یہ لڑکی میری سوچ سے زیادہ شاطر ہے مطلب صاف تھا کے آج جو کافی پلائی اور جو ابھی پیسے دیے ایسل نے صارم کو وہ سب صارم کے ہی تھے وہ ہمیشہ کہتی تھی کے بہنو کا حق ہوتا ہے بھائیوں کے پیسوں پر اور وہ اس حق کو کبھی چھینتی تھی اور زیادہ تر چراتی ہی تھی۔ صارم کی حالت پر وہ سب ہی ہنس دیے۔ باہر آکر ایسل خوب ہنسی تھی خود ہی خود کو داد دی۔۔

چلو اب شرافت سے گھر ویسے حرکت تھی نہیں معافی کے لائق لیکن آخری غلطی سمجھ کر چھوڑ رہا ہو آئیدہ ایسی کوئی حرکت نہیں بناہ بتائے گھر سے نہیں نکلو گی وہ سب اس وقت ٹہکتے ہوئے گھر واپس جا رہے تھے اور حدید کی ڈانٹ جاری تھی مال روڈ کا شور اور ہجوم وہ پیچھے چھوڑ آئے تھے تبھی ایسل کا فون بجا جہاں اس کے سر کی کال آرہی تھی وہ ان لوگوں سے ایکسیوز کرتی ان سب سے کچھ فاصلے پر روڈ کی دوسری طرف جاکر سر سے بات کرنے لگی اور ساتھ اس کی نظر وہاں بندھے دو سفید گھڑو پر پڑی جو بہت ہی خوبصورت تھے اور برف سے ڈھکی سرک پر کھڑے وہ کوئی برقیلے گھوڑے لگ رہے تھے۔ جی سر میں آج صبح ہی مری آگئی تھی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کے ملازمہ پہنچ گئی ہے آپ کے گھر بس آپ نے کل تک اس کو اور اپنے گھر چھپا کے رکھنا ہے پڑسو اس کو کورٹ میں پیش کرنے کے ٹھیک دو گھنٹے بعد کی فلائٹ بک ہے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ آپ فکر ہی نہ کریں یہاں میں بالکل سیف ہوں اور ویسے بھی یہ دھمکی والی بات کو میں دماغ پر نہیں لیتی وہ صرف ایک دھمکی تھی

کے لڑکی ہے ڈر جائے گی بس اور کچھ نہیں تھیک آپ بھی اپنا خیال رکھنا اور آنٹی کو میرا سلام دیجئے گا یہ کہہ کر ایسل نے فون بند کر دیا اور جیسے ہی وہ پیچھے مڑی اس کے قدموں کے نیچے سے زمین نکل گئی کیونکہ حدید بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا اور اس کے تیور اس بات کا ثبوت دے رہے تھے کہ وہ فون پر ہونے والی ایک طرفہ گفتگو سن چکا ہے۔ وہ تو بس یوں ہی ایسل کے پیچھے چل دیا تھا لیکن اس گفتگو سننے کے بعد اس کا دماغ ہی گھوم گیا تھا وہ جیسا تمھیں لگ رہا حدید نے اس کے بازو کو زور سے اپنی گرفت میں لیا کہ اس کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے عافیہ صارم اور زینب بھی وہی آگئے۔

مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ہر ایک الفاظ چبا چبا کے ادا کیا۔ می مم میں بت بتانے والی تھی وہ بول نہیں پار ہی تھی۔ تو بتایا کیوں نہیں وہ دھاڑا تمھیں جان سے مارنے کی دھمکی مل گئی ہے اور تم نے ہم میں سے کسی کو بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا بازو پر زور اور بڑھ گیا ایسل کو لگا کہ اس کا یہ ہاتھ اب کبھی کام نہیں کرے گا تمھیں کس نے حق دیا کہ یوں اپنی زندگی داؤ پر لگاؤ کیوں کسی کی کوئی بات تمھارے سمجھ نہیں آتی کیوں اپنے سے جڑے رشتوں کے بارے میں تم ایک بار بھی نہیں سوچتی ہو شاید اس لیے کہ تم نے کبھی کسی کو کھویا نہیں ہے اسی وجہ سے تم اس درد سے نہ آشنا ہو جب کوئی اپنا چھوڑ کر جاتا ہے نا تو یوں لگتا ہے کہ جسم میں روح تو ہے پر جان نہیں نا انسان زندوں میں رہتا ہے نا مرو میں کچھ نہیں بچتا اس میں بچتا ہے تو بس خالی وجود۔ جو میں نے کھویا ہے اپنوں کو میں نے سہا ہے وہ درد میں نے گزاری ہیں قرب بھری راتیں جب کسی بھی اپنے کے نا ہونے کا احساس مجھے موت کی دعا کرنے پر مجبور کرتا تھا پھر تم آئی کسی چمکتے جگنو کی طرح اور میری اندھیرے میں ڈوبی

زندگی میں روشنی بھرنے لگیں اب جب میں اس احساس کے ساتھ زندگی کی دعائیں کرتا ہوں کے میرا بھی کوئی ہے جس کے لیے مجھے جینا ہے تو وہ کیوں میرے لیے خود کو سنبھال کر نہیں رکھتا کیوں اس کو میرے جذبات کی کوئی فکر نہیں۔ وہاں وہ اب ایسے کھڑے تھے جیسے حدید کے درد کو اپنے اندر تک محسوس کر رہے ہوں کسی کی بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی ایسل کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے جنہیں بہنے سے روکنا اس کے لیے محال تھا وہ اس بات کو سمجھنے سے کاثر تھی کے یہ آنسو اپنے ہاتھ پر مضبوط گرفت سے ہونے والی تکلیف کی وجہ سے ہیں یا پھر سامنے کھڑے شخص کے دل میں ہونے والی تکلیف کی وجہ سے اس وقت حدید کی آنکھوں میں سب کچھ تھا پرواہ فکر تکلیف خوف بلکل ایسا جیسے ایک چھوٹے بچے کو اپنی من پسند چیز کے کھو جانے کا یا ٹوٹ جانے کا ہوتا ہے کاش تم سمجھ سکتیں کے اپنے کے چلے جانے کا دکھ کیا ہوتا ہے کاش تم زندگی میں اپنے رشتوں کی اہمیت کو سمجھتیں۔

حدید پلیر ایسا نہیں ہے مجھے میری فیملی بہت عزیز ہے۔ نہیں اسے عزیز ہونا نہیں کہتے مجھے لگتا ہے کے جب میں نہیں رہوں گا شاید پھر تمہیں اپنوں کی زندگی کی اہمیت آجائے لیکن پھر تمہیں دیکھنے کے لیے میں نہیں ہوں گا۔ ایسا نہ ہو کے تم بہت دیر کر دو۔ یہ کہہ کر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا صارم ان کو لیکر گھر پہنچو یہ کہہ کر وہ رکا نہیں تھا اور پیچھے ایسل کو برف کا کر گیا تھا۔ وہ سب گھر پہنچتے ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔

حدید نہ جانے کتنی ہی دیر سڑکوں پر بے مقصد گھومتا رہا یہاں تک کے موسم کی خرابی کی وجہ سے اگلے دو روز تک وقفے وقفے سے برف باری کا امکان تھا جس کی شروعات ہو چکی تھی اور ہلکی برف پڑ

رہی تھی پر اس کو کہا کسی چیز کی پرواہ تھی اور جس کی پرواہ تھی اس کو اپنی پرواہ نہیں تھی وہ اس کو کیسے بتاتا کہ اس نے محسوس کیا ہے کہ جان کیسے نکلتی ہے سانس کیسے بند ہوتا ہے مرنا کسے کہتے ہیں جب اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بہن کے بے جان وجود کو دیکھا تو اس کو لگا جیسے اگلا سانس وہ نہیں لے پائے گا پیرو میں جیسے جان ہی ختم ہو گئی تھی دماغ نے کام کرنا بند کر دیا تھا لیکن وہ زندہ تھا اور اس گلٹ کے ساتھ کہ وہ اپنی بہن کو بچا نہیں پایا بھائی تو محافظ ہوتے ہیں بہنوں کے پھر وہ کیسے غافل ہو گیا کیسے اس نے اپنی بہن کی خبر نہ رکھی اور اس کو اس ظالم کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جو اس کی زندگی نگل گیا یہ سب کچھ اس کے دماغ میں کسی فلم کی طرح چل رہا تھا رات گئے تک وہ یونہی سڑکوں پر گھومتا رہا اور پھر فجر سے کچھ دیر پہلے ہی حویلی آیا جس حالت میں وہ گھومتا رہا تھا بستر پر پڑتے ہی وہ حوش سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔

ایسل بیلکینی میں کھڑی کب سے حدید کی راہ دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ ٹھنڈ سے اس کے ہاتھ سرخ پڑ گئے کسی کا انتظار کرنا کیسا ہوتا یہ اسے آج معلوم ہوا تھا وہ کہا کسی کا انتظار کرتی تھی وہ تو ہمیشہ انتظار کرواتی تھی وہ اپنے ٹھنڈ سے شل ہوتے ہاتھوں کو آپس میں ملتی ہوئی یہاں وہاں ٹہیلنے لگی بالآخر رات کے آخری پہر وہ حویلی میں داخل ہوتا دکھائی دیا ایسل حدید کو دیکھتے ہی بیلکینی سے چلی گئی جیسے اگر اس کی نظر پڑ گئی تو دوبارہ کلاس نا لگا لے کے پھر سردی میں کھڑی ہو کوئی خیال نہیں اپنا وہ ایسے دور کر کمرے میں آئی اور ایسے دبک کر لیٹ گئی گویا وہ کمرے میں آکر چیک نہ کر لے وہ سوئی ہے یا جاگ رہی ہے۔۔۔۔۔

صبح سب بڑے جلد ہی ناشتہ سے فارغ ہو چکے تھے اور ینگ پارٹی سنڈے مناتے ہوئے دیر تک سوتے رہے ایک ایک کر کے سب سو کر اٹھتے گئے اور پھر ناشتہ کر کے اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے ایسل بھی کافی دیر سے اٹھی تھی اٹھنے کے بعد اس نے کمرے سے نکلنے کا کشت نہیں کیا تھا وہ اگلے دن ہونے والے کیس کی تیاریوں میں مصروف ہو گئی اور ناشتہ بھی کمرے میں ہی منگوا لیا۔۔۔

ویسے زینب بھابھی آپ کو کیا لگتا ہے حدید نے کل جو کچھ بھی کہا ایسل کو وہ اس وجہ سے باہر نہیں آرہی یا سچ مچ میں کام میں مصروف ہے۔

عافیہ ہلکے بولو اور مجھے تو یہی لگتا ہے کہ حدید کی وجہ سے نہیں آئی زینب نے سامنے بیٹھے حدید کو دیکھ کر عافیہ کے تقریباً کان میں گھس کر کہا۔ جبکہ سامنے بیٹھا حدید بخوبی جانتا تھا کہ یہ دونوں اس کے ہی بارے میں بات کر رہی ہیں لیکن وہ بالکل ایسے بیٹھا لیپ ٹاپ میں لگا رہا جیسے وہ یہاں موجود ہی نہیں ہے۔

حدید یہ دیکھو میں نے کچھ event planner سے بات کی تھی نکاح کے فنکشن کی تو انہوں نے یہ کچھ ڈیزائنز بھیجے ہیں تم دیکھو پسند آرہے ہیں احمد نے حدید کی طرف لیپ ٹاپ بڑھایا۔ احمد بھائی آپ دیکھ لیں جو ٹھیک لگے۔

لیکن نکاح میرا نہیں ہے برو تمہارا ہے تو اس لیے تم پسند کرو اگر نہیں سمجھ آتے تو پھر ہم اور کسی سے کانٹیک کر لیں گے آپ عافیہ سے یا ایسل سے پوچھ لیں اس نے بظاہر خود کو مصروف دکھانے کے لیے لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیوں کی رفتار بڑھا دی احمد نے پہلے حدید کے چہرے کو دیکھا پھر اس کی

چلتی انگلیوں کو۔ تھیک ہے نہیں بتاؤ پھر بعد میں مت بولنا کہ یہ برتھڈے والا پنک تھیم کس نے رکھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا بھائی میں اور ایسل اتنے پاگل نہیں ہمیں نکاح اور برتھڈے کے تھیم میں فرق کرنا آتا ہے۔

احمد بھائی آپ مجھے دکھائیں دیکوریشن کے ڈیزائنز ایسل کی آواز پر حید کی چلتی انگلیاں تھمی لیکن خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اس ہی انداز میں لیپ ٹاپ پر کام شروع کر دیا اور ایسل بس ایک نظر حید کی جانب دیکھ کر رہ گئی اس کو لگا تھا کہ وہ خود بات کرے گا اور کل کے لیے شاید سوری بھی کر لے لیکن یہ تو بالکل الٹ ہوا وہ تو اب بھی ناراض تھا خیر اس نے احمد سے لے کر ڈیزائنز دیکھنا شروع کیے اور اس میں سے ایک ڈیزائن پسند کر کے احمد کو دیکھایا جس میں سفید پھولوں سے سجااٹیج اور پھر ایک ٹریک جس کے دونوں طرف مکمل سفید پھولوں کی سجاوٹ تھی پھولوں سے سجا ایک جھولا کرسی سے لے کر پردوں تک ہر چیز کا رنگ سفید پھولوں کے ساتھ جگہ جگہ لگی شیشے کی لڑیاں جو انہیں ایک الگ چمک دے رہی تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت ہی خوبصورت ہے لیکن ابھی احمد آگے بولتا کہ عافیہ نے فورن آکر سکرین میں جھانکا یہ نکاح کا تھیم تو نہیں لگ رہا ایسا لگ رہا ہے کوئی مر گیا ہے جو ہر چیز سفید ہے۔ عافیہ بولنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو کیا بول رہی ہو زینب نے فورن عافیہ کو جھڑکا کیونکہ اس کے بولنے پر وہ سب ہی شاکڈ ہو گئے تھے۔ سوری بھابھی میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ یہ ہے تو اچھا لیکن کچھ زیادہ ہی سفید نہیں لگ رہا اب دیکھیں یہاں سفید گلاب کی جگہ کسی دوسرے پھول کا استعمال نہیں ہوا۔ مجھے

پسند ہے یہ رنگ بھی اور یہ سجاوٹ بھی ہماری حویلی کو چار چاند لگ جائیں گے اگر تمہیں کوئی اور پسند ہے تو تم بتا دو یا پھر اسی میں کوئی تبدیلی کروانی ہو تو کروالو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ایسل عافیہ کو کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی چلی گئی تھی۔ چلو بھئی اب جب اس نے ڈیسانڈ کر ہی لیا تو تھیک ہے مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں یہی ڈن کر دیں بھائی آپ۔ ایسل کا اس طرح سے جانا حدید کو شدید چبھا تھا وہ مجھ سے بھی پوچھ سکتی تھی کہ کیا مجھے بھی وہ پسند ہے یا نہیں ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس کی پسند میں ہی میری پسند شامل ہے لیکن پھر بھی مجھے منانے کے لیے ہی ایسا کر لیتی لیکن الٹا وہ مجھے ایسے فیل کروا کر چلی گئی جیسے غلطی اس کی نہیں میری ہو حدید ایسل کے وہاں سے جاتے ہی خود بھی وہاں سے آٹھ کر لان میں آگیا تھا اور اب کب سے یہاں وہاں ٹیہل رہا تھا.. کہی واقعی میری غلطی تو نہیں ہے ویسے کل میں نے شاید کچھ زیادہ ہی آور ریکٹ کر دیا تھا وہ یہ سب کر بھی تو آپنی کو انصاف دلانے کے لیے رہی ہے اور کیا ہوا اگر وہ اپنا خیال نہیں رکھتی میں ہوں نا اب سے میں ایسل کے ساتھ سائے کی طرح رہوں گا وہ میری ذمہ داری ہے اور مجھے اپنی ذمہ داری نبھانی آتی ہے ایک ادا سے اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور بے اختیاری میں ہی اس کی کھڑکی پر نظر پڑھی جہاں وہ اس کو دیکھتے ہی غائب ہو گئی اور حدید کو اس حرکت پر دل کھول کر ہنسی آئی اور اس بار اس نے کنجوسی نہیں کی بلکہ وہ دل کھول کر ہنس دیا صارم جو نا جانے کس کام سے لان میں آیا تھا حدید کو یوں اکیلے ہنستے دیکھ مشکوک ہوا اوہ میرے بھائی کیا ہو گیا ہے کوئی جن بھوت تو نہیں آئے تم پر یوں اکیلے کھڑے ہنسنا وہ کھلے آسمان کے نیچے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ جن بھوت وہ بھی مجھ پر حدید نے خود کو نارمل کیا.. ارے ہاں میں بھی بھول ہی گیا تم پر جن بھوت کہا آئیں گے تم تو خود ایک چڑیل کے

ایسل جو کب سے حدید کو یوں پریشان ادھر سے اُدھر ٹیہلتا دیکھ کر پریشان تھی کے اس کے اپر دیکھتے ہی وہ نیچے چھپ گئی کے کہی اس کی چوری نہ پکڑی جائے اب اگر وہ اپر اٹھتی تو ممکن تھا کے حدید ابھی بھی اس کی کھڑکی کی جانب ہی دیکھ رہا ہو اسی لیے وہ گٹھنوں کے بل چل دی اتنے میں عافیہ جو کسی کام سے اس کے روم میں آئی تھی اسے ایسے بلی بنا دیکھ حیران ہوئی۔ ایسل یہ کیا کر رہی۔ کام کر رہی ہوں، اب وہ کھڑی ہو چکی تھی۔ کیا یہ بھی تمہارے کیس کا کوئی حصہ ہے کیا تم بلی بن کر کیس لڑنے والی ہو؟۔

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر ایسل دادی کے کمرے میں چلی گئی۔ دادی میں کل صبح جلدی نکل جاؤں گی اسلام آباد کے لیے کل کورٹ کیس ہے نا سوچہ تو تھا کہ آج رات کو چلی جاتی لیکن پھر پتا نہیں کیوں دل کیا کہ آج رات اپنے گھر میں ہی گزاروں وہ باقی سب کو تو کھانے کی میز پر ہی بتا چکی تھی لیکن دادی کیونکہ کھانا کھانے باہر نہیں آئیں تھیں اسی لیے انہیں بتانے وہ ان کے کمرے میں آئی تھی،

اچھا کیا جو آج نہیں گئی بھلا جلدی جا کر کیا کرنا کل صبح چلی جانا آرام سے اور جیت کر واپس آ جانا پھر کہی جانے نہیں دوں گی میں۔ دادی کے انداز میں پختگی تھی جیسے انہیں پتا ہو کے ایسل ہار ہی نہیں سکتی اور پہلی بار ایسل کو ہار جانے سے خوف آیا۔۔۔ دادی جو اپنے پلنگ پر پیر لٹکائے بیٹھیں تھی ایسل وہی نیچے دادی کی گود میں سر رکھے بیٹھی ہوئی تھی اس وقت وہ خود کو بے وجہ اداس محسوس کر رہی تھی۔

اگلے دن صبح ایسل جلد ہی اپنی تیاری مکمل کر کے گھر کے بڑوں سے مل کر ڈرائیور کے ساتھ اسلام آباد کے لیے نکل چکی تھی باقی سب کے اٹھنے میں ابھی وقت تھا۔۔۔ ناشتہ کی ٹیبل پر سب ہی موجود تھے جب حدید نے ملازمہ کو کہا کہ جا کر ایسل کو بلا کر لے آئے ابھی تک نہیں آئی پھر ہمیں اسلام آباد کے لیے بھی نکلنا ہے۔ وہ تو اسلام آباد کے لیے نکل بھی چکیں۔

کیا کب اور کس کے ساتھ ایک دم ہی حدید کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا کیونکہ احمد اور صارم بھی وہی موجود تھے۔

حدید بیٹا وہ ڈرائیور کے ساتھ گئی میں نے کہا تھا کہ رک جائے کچھ دیر تمہارے یا احمد کے ساتھ چلی جائے لیکن کسی ضروری کام کا کہہ کر نکل گئی چچی آپ نے کیوں جانے دیا مجھے اٹھا دیا ہوتا وہ ایک دم ہی اُجلت میں اٹھا۔

حدید رک جاؤ ناشتہ کر لو پھر میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔۔

نہیں احمد بھائی میں چلتا ہوں وہ کار کی کیز لیتا نکل گیا ساتھ ہی ایسل کو فون ملایا جو کے دو سے تین بیل پر ہی اٹھا لیا گیا۔ کہا ہو؟ دو ٹوک انداز میں سوال کیا

میں راستہ میں ہوں لیکن ہماری گاڑی خراب ہو گئی ہے، ایسل کے لہجے میں کچھ پریشانی تھی جس نے حدید کو مزید پریشان کر دیا تھا

ٹھیک ہے میں بس دس منٹ میں وہاں پہنچ رہا ہوں ڈونٹ وری ایسل نے جو جگہ بتائی تھی وہ گھر سے زیادہ دور نہیں تھی فون بند کرتے ہی حدید نے گاڑی کی اسپیڈ اور بڑھادی لیکن موسم خراب ہونے کے باعث ایک بار پھر ہلکی برف باری شروع ہو چکی تھی جس کی وجہ سے گاڑی چلانے میں حدید کو کافی دشواری ہو رہی تھی۔

بھائی ہوا کیا ہے گاڑی میں ٹھیک تو تھی اچانک کیا ہو گیا ہے ایک تو یہ راستہ جہاں لوگوں کی آمدورفت نا ہونے کے برابر تھی اور اب تو برف باری بھی شروع ہو چکی تھی جو آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی ایسل کی نظرے گاڑی سے باہر جمی حدید کی ہی راہ تک رہیں تھی کے تبھی اسے دور سے ہی حدید کی گاڑی آتی دکھائی جیسے دیکھتے ہی وہ فورن گاڑی سے نیچے اتری حدید نے جیسے ہی ایسل کو دیکھا اس نے ایک گہری سانس خارج کی جیسے کے کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی ہو ان دونوں کے درمیان تقریباً دس قدم کا فاصلہ تھا جسے دونوں نے برابر کے قدم چل کے طے کیا اب بس ایک قدم کا ہی فاصلہ باقی تھا ایسل ہلکے سرمائی رنگ کے سوٹ پر کالے رنگ کی شال پہنے کھڑی مسکرا رہی تھی جیسے کئی دن بعد مل رہی ہو دوسری جانب حدید نے ہنس کر اپنی سفید شرٹ کی طرف اشارہ کیا کے دیکھو تمہاری وجہ سے جیکٹ کے بغیر آیا ہو وہ بھی اس موسم میں ایسل نے مسکرا کر

نظریں جھکائیں اور اچانک ہی حدید نے اس ایک قدم کے فاصلے کو مٹاتے ہوئے ایسل کو گھما کر جیسے چھپایا ہو اور ساتھ ہی گولی چلنے کی آواز آئی ایک گولی چلی ساتھ ہی دوسری۔

ایک دم خاموشی چھا گئی دونوں کی آنکھوں میں خوف تھا ایک دوسرے کو کھو دینے کا خوف ایسل کا سانس اکھڑنے لگا تھا اس کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی اس کے سانس کی آواز با آسانی سنی جاسکتی تھی شال جو کچھ دیر پہلے سر پر تھی اب سرک چکی تھی برف ان دونوں پر کسی روئی کی طرح برس رہی تھی جیسے آج ان کو برف کا بنانے آئی ہو۔ یہ ک کی کیا کیا ت تم نے الفاظ ٹوٹ کے ادا ہوئے بولنے کے لیے جان چاہئے تھی اور جان تو نکلنے کے در پر تھی، سرخ آنکھوں نے مسکراتی آنکھوں سے کہا، میں نے اپنی زندگی کو بچایا۔ بے ساختہ ایسل کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے ہاتھ فورن ہی خون سے بھر گیا اور اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے وہ گھٹنوں کے بل نیچے گرا ساتھ ہی وہ بھی نیچے بیٹھتی چلی گئی گولی کس کو لگی تھی کون بتائے یہاں تو جان دونوں کی نکلنے کو تھی۔ حدید کے سینے پر دو گولیاں لگی تھیں اور وہ یوں مسکرا رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ "تو جان جب نہیں نکلتی جب آپ کی جان نکلتی ہے جان تو تب نکلتی ہے جب کسی جان سے پیارے کی جان نکلتی ہے"۔ ایسل کو لگ رہا تھا کہ اس کی جان بس نکلنے کے در پر ہے تمہیں کچھ نہیں ہوگا تم تھیک ہو بلکل ایسل اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی اور اس کے بالوں پر برف کسی موتیوں کی طرح آکر ٹھہر رہی تھی۔ مجھے کچھ نہیں ہوگا میں زندہ رہوں گا تم میں۔ پلیز حدید کچھ مت بولو اٹھو چلو ہم ہسپتال جائیں گے تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ آج تمہیں سمجھ آجائے گا کسی اپنے کے دور ہونے کا دکھ کیسا ہوتا ہے لیکن میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا میں تو تمہارے ساتھ رہنا چاہتا تھا لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور ہے

اور یہ تکلیف کسی اپنے کو کھونے کی تکلیف جیسی بلکل نہیں ہے اس کی آواز ہلکی ہوتی جا رہی تھی آنکھیں بھی بند ہونے لگیں تھیں۔ ایسل کو لگ رہا تھا کہ اگر یہ آنکھیں بند ہوئی تو کہی اس کا دل بھی ان کے ساتھ ہی بند نہ ہو جائے۔ حدید پلیر پلیر آنکھیں بند مت کرنا ہمت کرو ہم ابھی چلیں گے ہسپتال وہ حدید کے ہی سینے پر سر ٹکائے بری طرح رو دی تھی آہیندہ کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کروں گی تمہاری ساری باتیں مانوں گی بس آنکھیں بند مت کرنا حدید نے بمشکل اپنا ہاتھ ایسل کے چہرے پر رکھا اس کی بھی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے بالوں میں جبر ہونے لگے میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔ ڈرائیور نے اس گاڑی کا نمبر نوٹس کر لیا تھا جس گاڑی میں سوار شخص نے گولی چلائی تھی۔ ڈرائیور نے ایسل کے ساتھ مل کر حدید کو گاڑی میں ڈالا ہسپتال پہنچنے تک وہ کبھی آنکھیں بند کرتا کبھی کھول دیتا وہ حدید تھا اس کو مان رکھنا آتا پھر بھلا ایسل کی بات کا مان کیسے نارکھتا اگر اس نے کہا تھا کہ آنکھیں بند مت کرنا تو کیسے وہ ہار مانتا۔ ہسپتال پہنچنے کے بعد وہ مکمل بے حوش ہو چکا تھا اس کے سفید شرٹ اب سرخ ہو چکی تھی وہی ایسل کے سرمائی لباس پر بھی سرخ خون کے نشان تھے ہاتھ خون میں ایسے بھرے ہوئے تھے کہ ہسپتال میں لوگ اس کو خوف کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے گھر والوں کو خبر کر دی گئی تھی ایک قہرام مچ گیا تھا کچھ ہی دیر میں سب جینٹس ہسپتال میں موجود تھے حدید کا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا۔

تمہیں کس نے حق دیا کہ یوں اپنی زندگی داؤ پر لگاؤ کیوں کسی کی کوئی بات تمہارے سمجھ نہیں آتی کیوں اپنے سے جڑے رشتوں کے بارے میں تم ایک بار بھی نہیں سوچتی ہو شاید اس لیے کہ تم نے کبھی کسی کو کھویا نہیں ہے اسی وجہ سے تم اس درد سے نہ آشنا ہو جب کوئی اپنا چھوڑ کر جاتا ہے

نا تو یوں لگتا ہے کہ جسم میں روح تو ہے پر جان نہیں نا انسان زندوں میں رہتا ہے نا مرد میں کچھ نہیں بچتا اس میں بچتا ہے تو بس خالی وجود۔ ایسل سر جھکائے اپنے خالی ہاتھوں کو گھور رہی تھی اور دو دن پہلی کہی حدید کی باتیں اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔

صارم نے ایسل کو دیکھ کر اپنی آنکھوں میں آتی نمی کو اندر دھکیلا، ایسل میری بہن ہمت کرو چلو اٹھو کورٹ بھی جانا ہے تمہیں ٹائم کم ہے چلو آج تمہارا کیس ہے نا۔

ایسل نے صارم کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو تم پاگل ہو کیا دیکھ نہیں رہا میں مر چکی ہوں بھلا مردوں سے بھی کوئی بات کرتا ہے وہ بھی کیا کیس لڑتے ہیں۔

ایسل پلیر اٹھو وہ یہی تو چاہتے تھے تم پر حملہ اسی لیے کروایا گیا تاکہ تم کورٹ نہ جا سکو اور وہ پھر کسی طرح جیل سے چھوٹ جائے اور منشاء آپی پر پھر سے خودکشی جیسی حرام موت کا الزام آجائے اگر آج تم نہیں گئی تو وہ اپنی سازش میں کامیاب ہو جائیں گے اور حدید اس نے جو کیا تمہارے لیے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی اس کی یہ قربانی تم کیسے جانے دے سکتی ہو چلو میرے ساتھ صارم ایسل کو اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا حدید کی ایک گولی نکال دی گئی تھی جبکہ دوسری نکالنے میں کافی مشکلات کا سامنا تھا ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ان کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں آپ سب دعا کریں ایسل اس بات سے لاعلم تھی کیونکہ وہ کورٹ پہنچ چکی تھی اور صارم بھی اس کے ساتھ ہی تھا لیکن احمد سے اسے منٹ منٹ کی خبر مل رہی تھی اور پھر ایسل اللہ کے فضل سے اپنے پہلے کیس میں فاتح رہی تھی آفتاب کو سزائے موت سنائی گئی تھی جن دو لوگوں نے حدید کو شوٹ کیا تھا ان کا بھی پتہ چل گیا تھا اور اب وہ پولیس کی گرفت میں تھے جن کے بیان سے یہ بھی ثابت ہو چکا تھا

کے وہ آفتاب کے کہنے پر ایسل پر حملہ کرنے آئے تھے لیکن حدید بیچ میں آگیا یہ سب ڈرائیور کی حاضر دماغی کی وجہ سے ممکن ہوا تھا کیونکہ اس نے ان کی گاڑی کا نمبر نوٹس کر کے پہلی فرصت میں پولیس کو انفارم کیا تھا۔۔۔

ایسل جب کورٹ سے نکلی تو اس کے ارد گرد کافی بھیڑ تھی کچھ لوگ بھی اس سے بات کرنا چاہتے تھے جبکہ وہ سب کو انکور کرتی ایسے چلتی ہوئی آرہی تھی جیسے کوئی موجود ہی نہیں ہو صارم سامنے ہی گاڑی میں ایسل کا ویٹ کر رہا تھا اس نے سفید سوٹ پر سفید ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا ہاتھ میں کالے رنگ کا کوٹ تھا جو وہ اتار چکی تھی صارم کو ایسل کے اس سفید لباس کو دیکھ کر عجیب وحشت ہوئی اس کا دل کیا کے اس کو بول دے کے اپنے سارے سفید کپڑوں کو آگ لگا دے اور آج کے بعد کبھی نا پہنے۔۔۔

وہ کورٹ کے بعد ڈائریکٹ ہسپتال آئی تھی جہاں آکر اس کو پتا چلا تھا کہ ڈاکٹرز نے آپریشن کر کے گولیاں نکال دی ہیں لیکن حالت تشویشناک ہے اور اگر اگلے چوبیس گھنٹے تک ہوش نا آیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔

رات ہونے کو آئی تھی بارہ گھنٹے گزر چکے تھے لیکن حدید کو ہوش نہیں آیا تھا۔ ایسل پلینز کچھ کھا لو احمد اور صارم اس کو کب سے کہہ رہے تھے کہ کچھ کھالے مگر وہ کچھ کھانے کو تیار ہی نہیں تھی پہلے تو رو بھی رہی تھی اب تو آنکھوں نے بھی جیسے ساتھ چھوڑ دیا تھا وہ ہر چیز سے لا تعلق ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔

پلیز آپ سب مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں وہ اٹھ کر باہر نکل گئی۔

کچھ عرصہ بعد۔۔

Whatsapp : 03335586927

خوش رہو ہمیشہ پھر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا جس پر ایسل کی آنکھوں میں بھی نمی تیر گئی اس سے پہلے کے ان دونوں میں سے کوئی روتا نمل صارم کو کام کا کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی (صارم، نمل اور عافیہ، حارث کا نکاح طے کردہ تاریخ پر ہو گیا تھا بس فرق اتنا تھا کہ پہلے ایسل کا تھا پھر اس کی جگہ صارم کا نکاح ہو گیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ رخصتی بھی ہو گئی تھی اور اب عافیہ پچھلے کئی دن سے ایسل کی شادی کے لیے حویلی روکنے آئی ہوئی تھی)

میں اندر آسکتی ہوں عافیہ نے اجازت چاہی۔

تم کب سے اجازت مانگنے لگی؟

ایسے ہی بس دل کیا ویسے یہ بتاؤ کے تمہارا منہ کیوں اترا ہوا ہے اتنی خوبصورت لگ رہی ہو مسکراؤ اور اپنی خوبصورتی کو چار چاند لگاؤ عافیہ نے باقاعدہ ایسل کو مسکرا کر دکھایا۔ اور جب دل ہی نہ چاہے مسکرانے کو تو پھر وہ جا کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے اکس کو دیکھنے لگی

ایسل تم بھول کیوں نہیں جاتی سب۔

میں کوشش تو کر رہی ہوں پر بھول نہیں پارہی۔

تمہارا نکاح ہے آج عافیہ نے جیسے یاد دلایا اسے۔

میرا نکاح ہو چکا ہے ایسل نے بھی دو ٹوک جواب دیا جس پر عافیہ بس لب بھیج کر رہ گئی۔۔۔

چلو تم دونوں یہاں کیا باتیں کر رہی ہو ایسل کو نیچے لے کر چلنا ہے زینب اور نمل دونوں روم میں آئیں۔

ایسل ان تینوں کے ساتھ لال مٹلی قالین جو کے سیڑھیوں سے ہوتا ہوا نیچے تک جا رہا تھا اس پر چلتی ہوئی آرہی تھی ہر طرف سفید اور لال پھولوں کی سجاوٹ تھی ہر چیز کو جیسے ان دو رنگوں میں رنگ دیا گیا تھا وہ اپنے خوبصورت لباس میں ایک شان سے چلتی ہوئی آئی جہاں سامنے ہی کوئی بے صبری سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا سفید شیروانی میں وہ بھی کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا اب وہ چلتی ہوئی اسٹیج تک پہنچ چکی تھی۔

اس نے اپنا ہاتھ ایسل کے آگے کیا۔

ایسل کچھ دیر ایسے ہی ہاتھ کو دیکھے گئی اس کو حدید کا وہ خون سے بھرا ہاتھ یاد آیا چہرے پر اچانک ہی خوف منڈلانے لگا۔ (تمہیں کس نے حق دیا کے یوں اپنی زندگی داؤ پر لگاؤ کیوں کسی کی کوئی بات تمہارے سمجھ نہیں آتی کیوں اپنے سے جڑے رشتوں کے بارے میں تم ایک بار بھی نہیں سوچتی جب میں نہیں رہوں گا شاید پھر تمہیں اپنوں کی زندگی کی اہمیت آجائے لیکن پھر تمہیں دیکھنے کے لیے میں نہیں ہوں گا۔)

سب ہی کھڑے اس انتظار میں تھے کہ کب ایسل اس کا ہاتھ تھام کر اسٹیج پر قدم رکھے گی۔ سامنے کھڑا شخص اس کی حالت کو سمجھ چکا تھا اس لیے اس نے آگے بڑھ کر ایسل کا ہاتھ تھاما جس پر ایک دم وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی ہاتھ سے ہوتی ہوئی نظر حدید کے چہرے پر گئی وہ نرمی سے مسکرایا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں تو یہاں ہوں تو آپ کیوں اداس ہیں

ایسل نے مسکرا کر حدید کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما اور اس کے ساتھ آکر اسٹیج پر بیٹھی فوٹو گرافر نے اس موقع کی خوب تصاویر لیں جس پر صارم کا منہ ہی پھول گیا تھا اوہ بھائی فوٹو والے یار ہم بھی ہیں اس شادی میں ہماری بھی کچھ پکچرز لے لو تمہیں دلہا دلہن کے علاوہ کچھ اور دکھ ہی نہیں رہا۔
نہیں میں آپ کی پکچرز نہیں لے سکتا فوٹو گرافر نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

کیوں بھی میں نے کیا بگاڑا ہے ایک تو اتنی مشکل سے دلہے کے برابر میں جگہ بنا کر بیٹھا ہوں ورنہ یہ دلہن کا دریس ہی تین لوگوں کی جگہ لیے ہوئے ہے اپر سے تم باتیں بنا رہے ہو جلدی بنالے پکچر میرے بھائی کہی یہ صوفے کی ڈنڈی نہ ٹوٹ جائے اور میں نیچے گرو۔
دیکھیں مجھے ایسل میم نے سختی سے منع کیا ہے کہ اگر آپ کی ایک بھی فوٹو ہوئی تو وہ میرے پیسے کاٹ لیں گی۔ فوٹو گرافر کا کہنا تھا اور ایسل تو ایسے ہو گئی جیسے اس کا نام ایسل ہو ہی نہیں۔

اسٹیج پر موجود سب ہی گھر والوں نے اس کو گھور کر دیکھا (تو مطلب ایسل دی چڑیل نے اس کی پسند کی ڈیکوریشن ناکروانے کا بدلہ لے ہی لیا حدید کے اسٹیبل نا ہونے کی وجہ سے ہی پہلے ایسل کی جگہ صارم کی شادی کر دی گئی تھی جس میں پورا تھیم ایسل کی پسند سے ہی رکھا گیا تھا ہر چیز سفید پھولوں سے سچی تھی اسی لیے ایسل کی شادی پر صارم نے صاف کہہ دیا تھا کہ تھیم اس کی پسند کا رکھا جائے گا جس پر ایسل کو کافی غصہ آیا لیکن حدید کی وجہ سے خاموش رہی اس کو ڈر تھا کہ کہی صارم اس کی شادی پر غبارے نا سجوادے لیکن جب اس کو نیچے لایا گیا تو سفید اور لال گلابوں کی سجاوٹ نے اس کا دل خوش کر دیا تھا لیکن افسوس وہ پہلے ہی فوٹو گرافر کو بول چکی تھی کہ صارم کی پکچرز نہ لے اور اب سب ہی کی توپوں کا رخ ایسل کی طرف تھا)

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

بیگم کب سدھرو گی کب۔؟ کب اپنے سے جڑے رشتوں کا خیال رکھنا سیکھو گی اب ٹھیک ہے حدید کی بات کو بیچ میں کاٹ کر آگے کا جملہ ایسل نے مکمل کیا۔ صارم کی آنکھیں صدمہ سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی کیونکہ فوٹو گرافر اس ہی نے بلایا تھا اور اس کی پیمینٹ بھی وہ ہی کرنے والا تھا اور اس ہی کی پکچرز پر پابندی۔

ختم شد ~